ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.59, Thursday, 03 September 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۵۹)، بروز جمعرات، ۳ر ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۲۰ر ربیع الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزیاں، صہیونی فوج کی فائرنگ سے غزہ میں تین فلسطینی شہید
ص:02

ایران کی جوابی کارروائی سے امریکہ اور اسرائیل پر لرزہ طاری

خطے میں نئی جنگ کا خدشہ! 6 ماہ کے 'امن' کو ناپید کرنے والے ٹرمپ الٹے تہران کو دے رہے 'سخت حملے' کی دھمکی، صہیونیوں کی بھی نیند حرام

تہران، (ایجنسیاں): امریکی فوج نے منگل کو ایران میں مختلف اہداف پر حملے کیے، جس کے جواب میں تہران نے خطے میں مختلف مقامات کو میزائل اور ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا۔ اس صورت حال سے 6 ماہ سے وقفے وقفے میں جاری جنگ میں ایک بار پھر شدت پیدا ہو گئی ہے۔ امریکی خبر رساں ادارے اے پی کے مطابق ایران کے مقامی حکام کی جانب سے منگل کو بتایا گیا تھا کہ امریکی فوج نے ایک ایسے گھر کو نشانہ بنایا گیا جہاں شادی کی تقریب جاری تھی اور وہاں 5 افراد جاں بحق اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ دوسری جانب امریکی سینٹرل کمانڈ کا کہنا ہے کہ اس نے فوجی اہداف پر تازہ حملے مکمل کر لیے ہیں اور ان اہداف میں فضائی دفاعی تنصیبات، ریڈار سسٹم اور سمندری فوجی تنصیبات شامل تھیں۔ ان حملوں سے قبل اتوار کو بھی امریکہ نے ایران پر حملے کیے تھے جبکہ اس سے تقریباً ایک ماہ تک صورت حال پر سکون رہی تھی تاہم حملوں کی اس لہر کے بعد سے ایک بار پھر بڑے

پیمانے پر جنگ شروع ہونے کے خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس جنگ کی وجہ سے عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے جبکہ دوسری جانب امریکہ کی مقتدر جماعت ریپبلکن کو نومبر میں وسط مدتی انتخابات میں بھی شریک ہونا ہے اور اس صورتحال میں اس کو سیاسی مشکلات کا سامنا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ وہ ایران کو مذاکرات کی میز پر آنے پر مجبور نہیں کریں گے۔ انہوں نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا کہ 'مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ ایک ایسا معاہدہ کریں جو ان کے لیے بے وقت ہو، مجھے یہ صورت حال زیادہ پسند ہے کیونکہ اب تقریباً ہمارا آبنائے ہرمز پر مکمل کنٹرول ہے اور ایران کی معیشت تباہ ہو رہی ہے، وہ اپنے انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں جو کہ ناگزیر ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ایرانی عوام کب اٹھ کھڑے ہوں گے اور مقابلہ کریں گے۔ اس سے قبل صدر ٹرمپ نے ایران کو اپنی مرضی ماننے پر مجبور کرنے کیلئے اقتصادی پابندیوں کا راستہ اختیار کرنے کا عندیہ دیا تھا۔ تاہم اب انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر ایران نے امریکی حملوں کا جواب دیا تو اس پر اس سے کہیں زیادہ سخت اور بڑے پیمانے پر حملے کیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں امریکی سینٹرل کمانڈ کا کہنا ہے کہ تازہ حملے ایران کی جانب سے تجارتی بحری جہازوں اور مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی بیسز کو نشانہ بنانے کی کوششوں کے جواب میں کیے گئے ہیں۔ اسی طرح صدر ٹرمپ نے فوکس نیوز کو بتایا کہ ایران کے ریڈار سسٹم کو نشانہ بنایا گیا۔

ایران کے حملے کا خدشہ، اسرائیل نے بھی جواب دینے کی دھمکی دی

اسرائیل کے وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے خبردار کیا ہے کہ اگر ایران نے اسرائیل پر حملہ کیا تو

اسرائیل 'بھرپور طاقت' کے ساتھ جوابی کارروائی کرے گا۔ اسرائیلی وزیر دفاع نے یہ بیان ایسے وقت میں دیا ہے جب ایرانی فورسز نے خطے کے مختلف مقامات پر موجود امریکی فوجی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی کارروائیاں کی ہیں۔ اسرائیل کاٹز نے کہا کہ اسرائیلی فوج یہودیوں کے اہم مذہبی تہواروں کے سیزن کے دوران ایران کی جانب سے ممکنہ حملے کے لیے تیار ہے۔ یہ مذہبی تہوار ستمبر کے وسط میں شروع ہونے والے ہیں۔ اسرائیلی وزیر دفاع کے مطابق فی الحال ایران خطے میں مختلف مقامات کو نشانہ بنا رہا ہے، تاہم اسرائیل کو بھی ممکنہ ایرانی حملے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوج دفاعی طور پر مکمل تیار ہے۔ اسرائیل کاٹز نے واضح کیا کہ اگر ایران نے اسرائیل پر حملہ کیا تو اسرائیل کسی دوسرے ملک کی مدد یا اجازت کا انتظار کیے بغیر خود کارروائی کرے گا۔

امریکی فوج نکالو ورنہ 'کچل دینے والا' جواب ملے گا، ایران کی عرب ممالک کو بڑی دھمکی

تہران، (ایجنسیاں): ایران کے پاسداران انقلاب کے سیاسی شعبے کے نائب جنرل یداللہ

جوانی نے عرب ممالک کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنی سرزمین سے امریکی فوجی دستوں کو نکال دیں، بصورت دیگر انہیں ایران کی جانب سے 'کچل دینے والے' فوجی ردعمل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق جنرل یداللہ جوانی نے اپنے بیان میں عرب ممالک کو ایران کے خلاف جاری فوجی کارروائیوں میں امریکہ کا ساتھ دینے سے خبردار کیا۔ انہوں نے خاص طور پر کویت، بحرین اور اردن کا نام لیتے ہوئے کہا کہ اگر ان ممالک میں امریکی فوجی موجودگی برقرار رہی تو یہ ممالک ایران کی جوابی کارروائی کے ممکنہ اہداف بن سکتے ہیں۔ ایرانی پاسداران انقلاب کے عہدیدار نے عرب ریاستوں پر زور دیا کہ وہ اپنی سرزمین سے امریکی فوجی اڈے اور اہلکار ہٹا دیں۔ ان کے مطابق ایران خطے میں موجود امریکی فوجی تنصیبات کو اپنی سلامتی کے لیے خطرہ سمجھتا ہے۔ جنرل یداللہ جوانی نے خبردار کیا کہ اگر عرب ممالک نے امریکی فوجی موجودگی ختم نہ کی تو ایران کی جانب سے سخت فوجی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ ان کے بیان میں اس ردعمل کو 'کچل دینے والا' قرار دیا گیا ہے۔ ایران کی جانب سے یہ دھمکی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان فوجی کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے اور خطے کے کئی ممالک میں امریکی فوجی اڈے اور تنصیبات موجود ہیں۔ کویت، بحرین اور اردن خطے میں امریکہ کے اہم شراکت دار سمجھے جاتے ہیں۔ ان ممالک میں امریکی فوجی موجودگی مختلف سکیورٹی اور دفاعی ذمہ داریوں سے منسلک ہے، جبکہ بحرین میں امریکی بحریہ کی ایک اہم تنصیب بھی موجود ہے۔

امریکہ سے تعاون کرنے والے سنگین نتائج بھگتنے کیلئے تیار رہیں، خاتم الانبیاء ہیڈ کوارٹر کا انتباہ

تہران، (ایجنسی): خاتم الانبیاء ہیڈ کوارٹر نے خبردار کیا ہے کہ امریکی جارحیت جاری رہی تو اس

کے خلاف مزید وسیع اور تباہ کن کارروائیاں کی جائیں گی، جبکہ امریکہ کے ساتھ تعاون کرنے والے ممالک کو بھی سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق خاتم الانبیاء سینٹرل ڈیفنس ہیڈ کوارٹر کے ترجمان کرنل ابراہیم ذوالفقاری نے کہا ہے کہ امریکی فوج کی جانب سے ایران کے جنوبی علاقوں میں بعض فوجی اور غیر فوجی مقامات پر فضائی حملوں اور بمباری کے جواب میں ایرانی مسلح افواج نے خطے میں امریکی اڈوں کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کارروائیوں کے نتیجے میں امریکی اڈوں کے بنیادی ڈھانچے، تنصیبات، ہتھیاروں اور فوجی ساز و سامان کو بھاری نقصان پہنچا، جبکہ متعدد امریکی کمانڈروں اور فوجیوں کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ امریکیوں کے خلاف یہ سبق آموز جارحانہ کارروائیاں اس وقت تک جاری رہیں گی جب تک وہ اپنے جرائم پر پشیمان نہیں ہوتے۔ کرنل ذوالفقاری نے مزید خبردار کیا کہ خطے میں امریکی شرارتوں کا سلسلہ جاری رہا تو اسے مزید بھاری، وسیع اور تباہ کن ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی ملک امریکی فوج کے ساتھ تعاون کرے گا، اسے اس کے خطرناک نتائج بھگتنا پڑے گا۔

آبنائے ہرمز میں بڑا حادثہ، سعودی جہاز پر فلپائن کے 2 ملاح ہلاک

ریاض، (ایجنسی): سعودی عرب کی شپنگ کمپنی بحری نے بتایا ہے کہ پیر کو آبنائے ہرمز سے گزرتے ہوئے ایس آئی ڈی آر نامی بحری جہاز پر پیش آنے والے ایک واقعے میں عملے کے 2 ارکان ہلاک ہو گئے۔ الجزیرہ کے مطابق سعودی شپنگ کمپنی بحری نے تصدیق کی ہے کہ ہلاک ہونے والے دونوں ملاح فلپائن کے شہری تھے۔ کمپنی کے مطابق یہ واقعہ جہاز کے آبنائے ہرمز سے گزرنے کے دوران پیش آیا۔ تاہم فوری طور پر واقعے کی نوعیت، اس کی وجہ اور جہاز کو پہنچنے والے ممکنہ نقصان کی مزید تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔

آبنائے ہرمز عالمی تجارت اور توانائی کی ترسیل کے لیے انتہائی اہم سمندری راستہ ہے۔ خطے میں جاری کشیدگی کے باعث یہاں سے گزرنے والے تجارتی جہازوں کی سلامتی پر عالمی سطح پر تشویش پائی جاتی ہے۔ واقعے کے بعد آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کی سکیورٹی اور تجارتی آمد و رفت سے متعلق خدشات مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

فلسطین کے حق میں چینی صدر کی آواز بلند

مشرق وسطیٰ کے ممالک کو خطے کیلئے نیا سیکیورٹی نظام تشکیل دیکر اپنے معاملات میں بیرونی مداخلت کو مسترد کر کے اپنے مستقبل کے فیصلے خود کرنے کا مشورہ

قاہرہ، (ایجنسیاں): چین کے صدر شی جن پنگ نے مشرق وسطیٰ کے ممالک پر زور دیا کہ وہ خطے کے لیے نیا سیکیورٹی نظام تشکیل دیں اور اپنے معاملات میں بیرونی مداخلت کو مسترد کرتے ہوئے اپنے مستقبل کے فیصلے خود کریں۔ چینی سرکاری خبر رساں ادارے کے مطابق چینی صدر شی جن پنگ نے یہ بات قاہرہ میں اپنے مصری ہم منصب عبدالفتاح السیسی کے ساتھ اعلیٰ سطح کے مذاکرات کے دوران کہی۔ ملاقات کے دوران چینی صدر شی جن پنگ نے مشرق وسطیٰ میں غنڈہ گردی، جانبداری اور طاقت کے استعمال کی مخالفت کرنے پر بھی زور دیا۔ صدر شی جن پنگ نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں مشترکہ

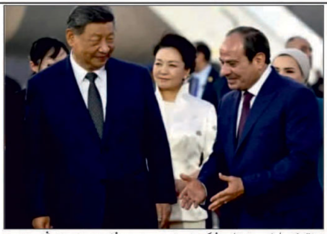

سلامتی کے لیے ایک جامع حل تلاش کرنا ضروری ہے۔ مسئلہ فلسطین خطے کے تنازع کا بنیادی مرکز ہے اور اسے نظرانداز یا پسِ پشت نہیں ڈالا جانا چاہیے۔ انھوں نے اقوام متحدہ کے مؤثر کردار کی حمایت کرتے ہوئے بیرونی طاقتوں پر زور دیا کہ وہ مشرق وسطیٰ کے معاملات میں دہرے معیار ترک کریں اور بین الاقوامی قوانین و اصولوں کا یکساں اطلاق یقینی بنائیں۔ چینی صدر نے کہا کہ خطے کے عوام کو اپنے معاملات کا خود مالک ہونا چاہیے اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کو باہمی طور پر اچھے ہمسائیگی کے تعلقات قائم کرتے ہوئے اپنی سلامتی کا نیا ڈھانچہ تشکیل دینا چاہیے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور آبنائے ہرمز میں پیدا ہونے والے بحران کے تناظر میں چینی صدر نے بین الاقوامی بحری راستوں کی سلامتی کی اہمیت بھی اجاگر کی۔ انھوں نے کہا کہ چین خطے کے ممالک کیساتھ مل کر بین الاقوامی بحری راستوں کی سلامتی یقینی بنانے کے لیے کام کرنے کو تیار ہے۔ آبنائے ہرمز میں موجودہ کشیدگی عالمی توانائی کی منڈی اور تیل کی ترسیل کے لیے اہم تشویش بن چکی ہے۔ امریکی اور ایرانی کشیدگی کے باعث اس اہم بحری راستے سے گزرنے والی جہاز رانی بھی متاثر ہوئی ہے۔

خیال رہے کہ صدر شی جن پنگ کا مصر کا موجودہ دورہ ایک دہائی بعد ہو رہا ہے۔ ان کے دورے کا ایک اہم پہلو چین اور مصر کے درمیان اقتصادی، سفارتی اور دفاعی تعاون کو مزید وسعت دینا بھی ہے۔ دونوں ممالک نے حالیہ برسوں میں انفرااسٹرکچر، توانائی، مینوفیکچرنگ، ٹرانسپورٹ اور ٹیکنالوجی سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھایا ہے۔ مصر کی اسٹریٹجک اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ وہ بحیرۂ احمر اور نہر سویز کے ذریعے عالمی تجارتی راستوں کے ایک اہم مقام پر واقع ہے۔

مشرق وسطیٰ میں نئے سیکیورٹی سسٹم کیلئے 4 نکاتی تجویز

صدر شی جن پنگ نے خطے میں نئی سیکیورٹی تشکیل دینے کے لیے 4 نکاتی تجویز بھی پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ خطے کے ممالک کو سلامتی کے حوالے سے اپنے اندرونی محرکات کو بروئے کار لانا چاہیے۔ علاوہ ازیں سلامتی کے مسائل سے نمٹنے کے لیے مربوط اور جامع طریقہ کار اختیار کیا جائے اور خطے کے استحکام کے لیے اقتصادی و ترقیاتی بنیادیں مضبوط کی جائیں جس کے لیے عالمی برادری کے درمیان بین الاقوامی رابطہ اور تعاون بڑھایا جائے۔

کیف پر روس کا بڑا حملہ، بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کی بارش، 12 افراد جاں بحق

خبر اندرونی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اسرائیل نے امریکہ کی حمایت یافتہ غزہ جنگ بندی مسترد کر دی

نیتن یاہو کا غزہ کی پٹی میں فوجی موجودگی جاری رکھنے کا اعلان

خبر اندرونی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اگست میں 500 فلسطینی گرفتار، اسیران کے خلاف قابض اسرائیل کے مظالم میں اضافہ

غزہ: مرکز فلسطین برائے مطالعہ اسیران کی طرف سے بدھ کے روز فراہم کردہ معلومات کے مطابق قابض اسرائیلی حکام نے گذشتہ ماہ اگست کے دوران غرب اردن اور مقبوضہ بیت المقدس میں گرفتاری کے لگ بھگ 500 کیس ریکارڈ کیے جن میں 31 بچے اور 11 خواتین اور لڑکیاں شامل ہیں جبکہ قابض صہیونی عقوبت خانوں کے اندر ایک اسیر شہید ہو گیا۔

مرکز نے ایک بیان میں واضح کیا کہ گرفتاری کی ان مہمات کے دوران درجنوں گھروں پر دھاوے بولے گئے اور ان کے سامان کی توڑ پھوڑ کی گئی، اس کے علاوہ شہریوں کو حراست میں لے کر ان سے میدانی تحقیقات کی گئیں، اس کے ساتھ ساتھ گھروں کے مالکان کو گھنٹوں باہر نکالا گیا، جن میں سے اکثریت کو توہین، مار پیٹ اور دھمکیوں کا نشانہ بنانے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ مرکز کے مطابق یہ مہمات غرب اردن میں انسانی توانائیوں کو ختم کرنے کے لیے ایک منظم پالیسی کا حصہ ہیں، جن کے ذریعے سیکڑوں افراد کو ماہانہ بنیادوں پر گرفتار کیا جاتا ہے اور سیکڑوں دیگر افراد کو بالخصوص نوجوانوں کو میدانی تحقیقات کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جو فلسطینیوں کے خلاف اجتماعی سزا کی پالیسی کا ہی ایک حصہ ہے۔

بچوں کے حوالے سے مرکز نے گذشتہ ماہ اٹھارہ سال سے کم عمر کے 31 نابالغوں کی گرفتاری کی توثیق کی، جن میں سب سے کم عمر الخلیل سے تعلق رکھنے والا تیرہ سالہ ابراہیم الجندی تھا۔ بیان کے مطابق قابض فوج نے تفتیش کے کچھ گھنٹوں یا دنوں کے بعد متعدد بچوں کو رہا کر دیا، جبکہ دیگر کو حراست اور تفتیشی مراکز منتقل کر دیا گیا اور ان میں سے متعدد کے خلاف واضح الزامات عائد کیے بغیر انتظامی حراست کے احکامات جاری کر دیے گئے۔ جہاں تک خواتین اور لڑکیوں کا تعلق ہے تو گرفتار ہونے والی خواتین کی تعداد 11 تھی، جن میں سے اکثریت مطلوب افراد، اسیران اور شہداء کے اہل خانہ سے تعلق رکھتی تھی۔

گرفتار ہونے والوں میں جنین کے علاقے قباطیا سے تعلق رکھنے والے شہید طاہر زکارنہ کی والدہ آیات الاص※ب، اور انتظامی اسیر احمد متروک※ کی اہلیہ اور روپوش خباب متروک※ کی والدہ اروی متروک شامل ہیں۔ گرفتاریوں میں روپوش قیس البیطاوی کے بھائی ابراہیم البیطاوی کی اہلیہ کے علاوہ ان کی بہن حلا اور ان کی پھوپھی اُم محمد شوباش بھی شامل تھیں، جنہیں خود کو حوالے کرنے پر مجبور کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی غرض سے گرفتار کیا گیا، یہاں تک کہ بعد میں وہ ایک قابض اسرائیلی فضائی حملے میں جاں بحق ہو گئے۔ اس کے علاوہ جنین کی أم عاهد تركمان کو بھی گرفتار کیا گیا۔

رام اللہ میں قابض فوج نے امراض قلب کی علامات اور انجیو پلاسٹی (قسطرة) کے عمل سے گزرنے جیسی مشکل صحت مند حالات کا سامنا کرنے کے باوجود امراض نسواں کی ڈاکٹر دیما امین کو ان کے گھر پر چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا۔ گرفتاریوں میں نابلس سے تعلق رکھنے والی لڑکی لنا عمر بھی شامل تھی، جسے ایک فوجی چوکی پر چھری رکھنے کے دعوے کے تحت روکا گیا، قلندیا کی کفاح حمد جسے پانچ دن کے بعد مالی ضمانت پر رہا کر دیا گیا، بیت امری سے میسم عبدالرؤوف فقیہ اور الخلیل سے سہیلہ الجعبری بھی حراست میں لی گئیں۔

زز مرکز فلسطین برائے مطالعہ اسیران کے مطابق غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے چھتیس سالہ اسیر ایاب محمد دیاب کی شہادت کے ساتھ ہی سنہ 1967ء سے لے کر اب تک تحریکِ اسیران کے شہداء کی تعداد بڑھ کر 328 تک پہنچ گئی ہے، جن میں سے 91 شہداء سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد سے شہید ہوئے ہیں۔ مرکز نے واضح کیا کہ دیاب دسمبر سنہ 2023ء میں اپنی گرفتاری کے بعد کیے جانے والے تشدد کے نتیجے میں شہید ہوئے، اور خاندانی ذرائع کے مطابق گرفتاری کے وقت وہ کسی بیماری میں مبتلا نہیں تھے۔ مرکز نے بتایا کہ قابض حکومت نے ان کی شہادت کی خبر کو دو سال سے زیادہ عرصے تک چھپائے رکھا، جسے اس نے اس بات کا اقرار قرار دیا کہ اس سے غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے درجنوں شہید اسیران کے بارے میں خدشات مزید بڑھ جاتے ہیں جن کی جبری گمشدگی کی پالیسی کے تحت قابض فوج کی طرف سے ان کی تعداد یا ناموں کا اعلان نہ کیے جانے کی وجہ سے ان کا انجام آج بھی نامعلوم ہے۔

سات سو سے زائد انتظامی حراست کے فیصلے

اسی مناسبت سے انتظامی گرفتاری کے معاملے میں اگست کے دوران اس وقت تیزی دیکھی گئی جب قابض حکام نے سات سو سے زیادہ انتظامی فیصلے جاری کیے، جن میں نئے احکامات اور اضافی مدت کے لیے تجدید کے فیصلے بھی شامل تھے۔ مرکز کے مطابق یہ فیصلے "شاباک" سکیورٹی ایجنسی کی سفارشات کے جواب میں اور گرفتار شدگان پر لگائے جانے والے الزامات کی وضاحت کیے بغیر جاری کیے گئے۔

یہ اقدامات صرف انتظامی اسیران تک ہی محدود نہیں رہے بلکہ قابض انٹیلی جنس نے باقاعدہ قید کی سائیں کاٹنے والے متعدد اسیران کی سزاؤں کی مدت ختم ہونے کے بعد انہیں انتظامی حراست میں تبدیل کر دیا۔

غزہ سے 115 اسیران کی رہائی

گذشتہ ماہ کے دوران قابض حکام نے غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے ایک خاتون سمیت 115 اسیران کو حراست کے مختلف ادوار کے بعد رہا کر دیا۔ رہا ہونے والوں کی فہرست میں غرب اردن کے مختلف علاقوں سے گرفتار ہونے والے درجنوں مزدور شامل تھے، جبکہ ان میں سے متعدد افراد رہائی کے فوراً بعد اپنی جسمانی اور ذہنی حالت کے بگڑ جانے کی وجہ سے ہسپتال پہنچ گئے، جو کہ حراست کے دوران انہیں بھوکا رکھنے، تشدد کا نشانہ بنانے اور رسوا کیے جانے کے صدمات کا نتیجہ تھا۔ غزہ کی پٹی میں بھی مرکز نے قابض بحری فوج کی طرف سے غزہ شہر کے ساحلوں کے قریب کام کرتے ہوئے چار ماہی گیروں کی گرفتاری کا مشاہدہ کیا۔ قابض فوج نے پٹی تک امداد لے جانے والے ٹرکوں کے متعدد ڈرائیوروں کو بھی روکا، جبکہ قابض فوج کی فضائی سرپرستی میں دراندازی کرتے ہوئے پناہ گزینوں کے رہائشی علاقوں تک پہنچنے والے مسلح جتھوں نے نام نہاد 'پیلی لائن' کے قریب وسطی اور جنوبی غزہ میں متعدد شہریوں کو اغوا کیا۔ اسیران کے اداروں کے اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیل اپنی جیلوں میں نو ہزار چار سو (9400) سے زائد فلسطینی اسیران کو قید رکھے ہوئے ہے، جن میں 92 خواتین، 3324 انتظامی اسیران، اس کے علاوہ 1316 ایسے معین افراد بھی شامل ہیں جنہیں قابض حکام 'غیر قانونی جنگجوؤں' کے نام سے درج کرتے ہیں۔

قابض صہیونی درندوں سے اپنے شوہر کو بچاتے ہوئے جام شہادت نوش کرنے والی بہادر فلسطینی خاتون سماح العرابید

غزہ: سکیورٹی اور خاندانی ذرائع نے منگل کے روز غزہ شہر کے مغرب میں قابض اسرائیلی فوج کے ایک خصوصی دستے کی طرف سے انجام دیے جانے والے خصوصی آپریشن کے حوالے سے نئے انکشافات کیے ہیں۔ ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ داخلی سکیورٹی سروس کے افسر معین العرابید کی اہلیہ سماح مرعی العرابید (الخالدی) نے اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ گھر سے اپنے شوہر کے انخلا کو یقینی بنانے کی کوشش میں گھر میں گھسنے والی قابض اسرائیلی فورس کا بہادری سے مقابلہ کیا۔

ذرائع نے بتایا کہ سنہ 47 سالہ العرابید اپنے بیٹے عبیدہ کی شادی کی تقریب کی تیاری کر رہی تھیں جب ایک قابض اسرائیلی اسپیشل فورس نے غزہ شہر کے مغربی علاقے میں واقع خاندان کے گھر پر دھاوا بولا۔ انہوں نے اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ حملہ آور فورس کا سامنا کیا تاکہ ان کے شوہر کو وہاں سے نکلنے کا موقع مل سکے۔ قابض صہیونی فوج نے ڈٹ جانے والی اس بہادر خاتون کو اندھا دھند گولیاں مار کر شہید کر دیا

ماں اور اس کے دو بیٹے قابض اسرائیلی اسپیشل فورس کے مقابلے میں

ذرائع کے مطابق العرابید اور ان کے دونوں بیٹوں نے جائے وقوعہ کے گرد و نواح میں موجود مزاحمتی جوانوں کی مدد سے قابض فورس کا مقابلہ کیا۔ ذرائع نے اسپیشل فورس کے ارکان کی تعداد کا تخمینہ لگ بھگ 10 عناصر لگایا جو اس آپریشن کو انجام دینے کے لیے پوری طرح سے لیس تھے۔ اس مقابلے کے نتیجے میں ان کے دونوں بیٹے شدید اور خطرناک زخموں کا شکار ہو گئے، جبکہ قابض فوج نے جھڑپ کے دوران زخمی ہونے کے بعد ان کے شوہر معین العرابید کو گرفتار کر لیا جیسا کہ ایک ویڈیو کلپ میں دکھایا گیا ہے جس نے ان لمحات کی عکاسی کی۔

خاندان نے بتایا کہ ماں اور ان کے دونوں بیٹوں نے اسیر والد کے انخلا کے لیے کور فراہم کرنے کی غرض سے حملہ آور فورس کا مقابلہ کرنے کے لیے پیش قدمی کی اور شدید فائرنگ، طیاروں کی آوازوں اور دھماکوں کے باوجود اپنا مقابلہ جاری رکھا۔ ذرائع نے مزید کہا کہ اس آپریشن کو اسرائیلی فضائی کور حاصل تھا۔ فضا سے فراہم کی جانے والی فائرنگ نے اسپیشل فورس کو اس قابل بنایا کہ وہ اپنا مشن جاری رکھے اور جھڑپ کے مقام سے واپس جانے میں کامیاب ہو سکے۔

غزہ شہر کے مغرب میں ایک خصوصی اسرائیلی آپریشن: قابض اسرائیلی فوج نے منگل کے روز غزہ شہر کے مغرب میں سرکاری انصار کمپلیکس کے قریب الکتیبہ کے علاقے میں ایک خصوصی عسکری آپریشن انجام دیا تھا جس میں داخلی سکیورٹی کے ایک افسر کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

ذرائع کے مطابق قابض اسرائیلی اسپیشل فورس اور مزاحمتی سکیورٹی کے افراد کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا، اس کے بعد قابض فوج جھڑپ کے دوران زخمی ہونے والے داخلی سکیورٹی سروس کے افسر معین العرابید کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

جنگ بندی کی خلاف ورزی، صیہونی فوج کی فائرنگ سے غزہ میں تین فلسطینی شہید

قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں بمباری اور فائرنگ کے ذریعے جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے نتیجے میں کم از کم تین فلسطینی شہید ہو گئے۔ ایک طبی ذرائع نے اطلاع دی کہ وسطی غزہ کی پٹی کے علاقے دیر البلح میں کل قابض اسرائیلی فوج کی گولیوں سے زخمی ہونے والی 51 سالہ خاتون آمنہ الھسی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگئی۔

ایک مقامی ذرائع نے بتایا کہ غزہ کی پٹی کے شمال میں واقع جبالیا کیمپ کے علاقے الھوجا میں قابض اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں 16 سالہ بچہ احمد اسماعیل شہید ہوگیا۔

اسی طرح شمال غزہ میں جبالیا البلد کے علاقے مخیم حلاوہ میں قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ایک شہری شہید ہوگیا۔

ایک مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج کی توپ خانے نے غزہ کی پٹی کے شمال میں واقع بلدہ بیت لا※ یا کے مشرقی اور مغربی علاقوں پر بمباری کی، اس کے ساتھ ساتھ اسرائیلی ٹینکوں کی طرف سے شدید فائرنگ بھی کی گئی۔ قابض فوج کے توپ خانے نے غز※ شہر کے مشرق، شہر دیر البلح کے مشرق اور خان یونس شہر پر بھی بمباری کی۔ اسرائیلی جنگی بحری جہازوں نے خان یونس شہر کے سمندر میں شدید فائرنگ کی، جبکہ قابض فوج نے شہر کے جنوب میں شارع الطینہ کے علاقے میں روشنی والے بم (فلیئر بم) پھینکے۔

گذشتہ روز غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں اسرائیلی فائرنگ اور بمباری کے نتیجے میں دو بچوں اور ایک خاتون سمیت سات فلسطینی شہید اور کئی زخمی ہو گئے، جو کہ قابض فوج کی گاڑیوں کی دراندازی، عسکری کارروائیوں اور جنگ بندی معاہدے کی مسلسل پامالیوں کے ساتھ موافق تھا۔ دس اکتوبر کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہداء کی کل تعداد 1333 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 4398 ہو چکی ہے، اور لاشیں نکالنے کے 815 کیسز ریکارڈ کیے گئے ہیں۔

سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیلی جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 462,73 ہو چکی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 509,174 تک پہنچ گئی ہے۔

’حماس‘ اور المجاہدین کا انتخابی تقاضوں اور فلسطینی صف بندی پر تبادلہ خیال

بدران اور عطا اللہ کے درمیان رابطے کے ذرائع جاری رکھنے، فلسطینی منظرنامے کے مختلف دھڑوں کے ساتھ ملاقاتوں اور مکالموں کو تیز کرنے پر اتفاق ہوا تاکہ مشترکہ فہم اور فارمولوں تک پہنچا جا سکے جو صفوں کو متحد کرنے اور موجودہ قومی چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں معاون ثابت ہوں۔ فلسطینی قومی عمل کے دھڑوں کے درمیان یہ رابطے اور شدید ملاقاتیں اندرونی گھر کو ترتیب دینے اور انتخابی عمل کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ آنے والے سیاسی اور ادارہ جاتی تقاضوں کے لیے تیاری کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہیں۔

موجودہ تیاریاں قانون ساز کونسل اور فلسطینی قومی کونسل کے انتخابات پر مرکوز ہیں جن میں بیلٹ باکسز کے فیصلے کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت، تقرری کو مسترد کرنے اور مختلف قوتوں، دھڑوں اور آزاد شخصیات کی وسیع شرکت کو یقینی بنانے پر قومی سطح پر اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ نمائندہ قانونی حیثیت کو تقویت دی جائے۔

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ کے سیاسی بیورو کے رکن حسام بدران نے فلسطینی تحریک المجاہدین کے سیکرٹری جنرل سالم عطا اللہ کے ساتھ غزہ کی پٹی میں جاری جارحیت کے سائے میں میدانی اور انسانی صورتحال کی پیش رفت کے علاوہ متعدد قومی اور سیاسی فائلوں پر تبادلہ خیال کیا جن میں سب سے اہم آنے والے انتخابی تقاضے ہیں۔ ایک ٹیلی فونک رابطے کے دوران دونوں فریقوں نے قانون ساز کونسل اور فلسطینی قومی کونسل کے انتخابات کے لیے جاری تیاریوں پر گفتگو کی۔

دونوں جانب سے اس بات پر زور دیا گیا کہ قومی شرکت کا دائرہ وسیع کیا جائے تاکہ اس میں مختلف فعال قوتیں، دھڑے اور شخصیات شامل ہوں جبکہ تقرری کے اصول کو مسترد کرنے پر بھی زور دیا گیا تاکہ فلسطینی عوام کے تمام طبقات کی حقیقی اور جامع نمائندگی کو یقینی بنایا جا سکے۔

رابطے کے دوران ”فلسطینی قومی اتحاد“ کی تشکیل کے راستے پر بھی بات کی گئی جو کہ موقف اور سیاسی کوششوں کو مربوط کرنے اور آنے والے مرحلے کے چیلنجز کے حوالے سے مشاورت کو فروغ دینے کے مقصد سے قومی دھڑوں اور شخصیات کو جمع کرنے والے ایک فریم ورک کی حیثیت رکھتا ہے۔

بدران اور عطا اللہ کے درمیان رابطے کے ذرائع جاری رکھنے، فلسطینی منظرنامے کے مختلف دھڑوں کے ساتھ ملاقاتوں اور مکالموں کو تیز کرنے پر اتفاق ہوا تاکہ مشترکہ فہم اور فارمولوں تک پہنچا جا سکے جو صفوں کو متحد کرنے اور موجودہ قومی چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں معاون ثابت ہوں۔

فلسطینی قومی عمل کے دھڑوں کے درمیان یہ رابطے اور شدید ملاقاتیں اندرونی گھر کو ترتیب دینے اور انتخابی عمل کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ آنے والے سیاسی اور ادارہ جاتی تقاضوں کے لیے تیاری کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہیں۔

موجودہ تیاریاں قانون ساز کونسل اور فلسطینی قومی کونسل کے انتخابات پر مرکوز ہیں جن میں بیلٹ باکسز کے فیصلے کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت، تقرری کو مسترد کرنے اور مختلف قوتوں، دھڑوں اور آزاد شخصیات کی وسیع شرکت کو یقینی بنانے پر قومی سطح پر اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ نمائندہ قانونی حیثیت کو تقویت دی جائے۔

گئے وقتوں میں غزہ کی پٹی میں سرکاری میڈیا آفس نے اس بات کی تصدیق کی تھی کہ متعلقہ سرکاری ادارے انتخابی عمل کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے پرعزم ہیں جسے ایک ثابت شدہ قومی تقاضا سمجھا جاتا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ مرکزی انتخابی کمیشن اپنی ذمہ داریاں پوری شفافیت اور خودمختاری کے ساتھ انجام دے سکے۔

اسرائیل نے امریکہ کی حمایت یافتہ غزہ جنگ بندی مسترد کر دی

نیتن یاہو کا غزہ کی پٹی میں فوجی موجودگی جاری رکھنے کا اعلان

تل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے بدھ کے روز غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فوجی پوزیشنز کے دورے کے دوران کہا کہ اسرائیلی افواج اپنی موجودہ پوزیشنز سے پیچھے نہیں ہٹیں گی۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق صیہونی وزیر اعظم کے دفتر کی جانب سے جاری کردہ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ بنیامین نیتن یاہو نے یلو لائن کے قریب گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس علاقے کو کنٹرول کرتے ہیں، ہم پیچھے نہیں ہٹ رہے، ہم اسی لائن پر موجود رہیں گے۔ یلو لائن ان علاقوں کے درمیان حد بندی کرتی ہے جو حماس اور اسرائیلی فوج کے کنٹرول میں ہیں۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا جب امریکہ نے غزہ میں جنگ بندی کا مطالبہ کرتے ہوئے دونوں فریقوں پر زور دیا کہ وہ دشمنی ختم کریں اور مذاکرات کا راستہ اختیار کریں۔ امریکی وزیر خارجہ اینٹونی بلنکن اور

امریکی محکمہ ؟ خارجہ کے بیانات کے مطابق، امریکہ کی سپورٹ سے ہونے والی ہ جنگ بندی کی تجویز کو عالمی سطح پر بھی حمایت حاصل ہے۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اس تجویز کا مقصد شہریوں کی ہلاکتوں میں کمی لانا اور انسانی امداد کی غزہ تک رسائی آسان بنانا ہے۔ نیتن یاہو کے بیانات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ اسرائیل کا مؤقف ہے کہ غزہ میں فوجی کارروائیاں اس وقت تک جاری رہیں گی جب تک اس کے اعلان کردہ مقاصد حاصل نہیں ہو جاتے۔ اسرائیلی حکومت اپنے جاری فوجی وجود کا جواز بارہا سکیورٹی خدشات اور غزہ سے ہونے والے حملوں کی روک تھام کی ضرورت کو قرار دیتی رہی ہے۔ غزہ کی پٹی پر کنٹرول رکھنے والی حماس نے اسرائیلی فوجی موجودگی کو مسترد کرتے ہوئے مستقل جنگ بندی کے لیے اسرائیلی افواج کے مکمل انخلا کو پیشگی شرط قرار دیا ہے۔ تنظیم کے ترجمان کے ایک بیان کے مطابق حماس نے غزہ میں اسرائیلی فوج کی موجودگی کی مذمت کی ہے۔

اقوام متحدہ نے اپنے ترجمان سٹیفان دوجارک کے ذریعے تحمل کا مظاہرہ کرنے اور مذاکرات کے ذریعے کسی سمجھوتے تک پہنچنے کی کوششیں دوبارہ شروع کرنے پر زور دیا ہے، جبکہ جنگ کے انسانی اثرات پر بھی تشویش ظاہر کی ہے۔ مصر کی وزارت خارجہ نے بھی دونوں فریقوں پر زور دیا ہے کہ وہ فوری جنگ بندی قبول کریں اور بین الاقوامی انسانی قوانین کی پابندی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اقوام متحدہ اور انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس کی جانب سے پیش کیے گئے بین الاقوامی قانون کے مؤقف کے مطابق غزہ کو مقبوضہ علاقہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ اسرائیل کو اس کی سرحدوں، فضائی حدود اور سمندری رسائی پر وسیع پیمانے پر کنٹرول حاصل ہے۔

کیف پر روس کا بڑا حملہ، بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کی بارش، 12 افراد جاں بحق

کیف، (ایجنسی): یوکرین کی راجدھانی کیف اور اس کے نواحی علاقوں پر روسی فضائی حملوں میں کم از کم 12 افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں۔ یوکرینی حکام کے مطابق روس نے رات کے وقت ڈرونز اور بیلسٹک میزائلوں کی بڑی تعداد کے ذریعے کیف اور گردونواح کو نشانہ بنایا، جسکے باعث رہائشی عمارتوں اور دیگر شہری تنصیبات کو نقصان پہنچا۔ رائٹرز کے مطابق روسی حملوں کا یہ سلسلہ کیف پر مسلسل چھٹے روز ہونے والی شدید کارروائی ہے۔ یوکرینی حکام کا کہنا ہے کہ تازہ حملوں میں رہائشی علاقوں اور ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ خبریں یوکرین کے وزیر خارجہ آندری سائیبھا نے بتایا کہ روسی ڈرونز اور بیلسٹک میزائلوں نے رات کے دوران مختلف شہری علاقوں کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے مغربی ممالک سے مطالبہ کیا کہ روس پر معاشی دباؤ مزید بڑھایا جائے اور روس کے منجمد اثاثوں کو یوکرین کی جنگی ضروریات کیلئے استعمال کرنے کے معاملے پر دوبارہ بات چیت کی جائے۔ آندری سائیبھا نے اتحادی ممالک سے مزید فضائی دفاعی نظام فراہم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ ان کے مطابق یوکرین کے پاس امریکی ساختہ پیٹریاٹ میزائلوں کے انٹرسیپٹرز کی تعداد تیزی سے کم ہو رہی ہے۔

والدین سے بچوں کے پاسپورٹ کے وقت شہریت یا امیگریشن اسٹیٹس کا ثبوت مانگنے پر غور

پیدائشی شہریت کو محدود کرنے کے لیے صدر ٹرمپ کی نئی کوشش کے تحت امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے تجویز پیش

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی محکمہ خارجہ نے تجویز دی ہے کہ والدین جب اپنے بچوں کے لیے پاسپورٹ کی درخواست دیں تو انہیں اپنی شہریت یا امیگریشن حیثیت کا ثبوت بھی فراہم کرنا ہوگا۔ یہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی تازہ ترین کوشش ہے تاکہ پیدائشی شہریت کو محدود کیا جا سکے۔ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق یہ مسودہ اس بات کی پہلی تفصیلی جھلک ہے کہ محکمہ خارجہ ٹرمپ کے 6 اگست کے ایگزیکٹو آرڈر کو کس طرح نافذ کر سکتا ہے، جس کا ہدف ’برتھ ٹورزم‘ ہے اور پیدائشی شہریت کی رعایت کو محدود کرنا ہے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان ٹومی پیگوٹ نے کہا کہ صدر ٹرمپ بالکل واضح ہیں کہ یہ انتظامیہ امریکی شہریت کے معنی اور قدر کو مکمل طور پر محفوظ کرے گی اور اس میں یہ بھی شامل ہے کہ ہمارا پاسپورٹ جاری کرنے کا عمل اس معیار کو پوری طرح ظاہر کرے۔ پیدائشی شہریت کو محدود کرنا صدر ٹرمپ کی امیگریشن پالیسیوں میں اولین ترجیح رہا ہے۔ سپریم کورٹ نے ان کی پہلی کوشش کو غیر آئینی قرار دیا تھا۔ اُس ابتدائی حکم کے مطابق صرف وہ بچے امریکی شہری بنتے جو کم از کم ایک والدین امریکی شہری یا گرین کارڈ ہولڈر ہوتے۔ سپریم کورٹ نے 6-3 کے فیصلے میں کہا کہ یہ حکم آئین کی 14 ویں ترمیم کی ’سٹیزن شپ کلاز‘ کی خلاف ورزی ہے۔ ٹرمپ کا 6 اگست کا نیا حکم نسبتاً محدود ہے اور خاص طور پر ’برتھ ٹورزم‘ کو نشانہ بناتا ہے، یعنی وہ خواتین جو امریکہ آ کر بچے کو جنم دیتی ہیں تاکہ بچہ خودکار طور پر امریکی شہریت حاصل کرے۔ یہ حکم بھی عدالت میں روکا جا سکتا ہے۔ نئی ہدایت کے مطابق شہریت اُن بچوں کو نہیں دی جائے گی جن کے والدین امریکہ میں کسی غیر ملکی حکومت کیلئے کام کرتے ہیں، دھوکہ دہی یا تجارتی لین دین کے ذریعے شہریت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یا ’دشمن غیر ملکی‘ کے طور پر درج ہیں۔ محکمہ خارجہ کے مسودے میں کہا گیا ہے کہ محکمہ والدین کی معلومات اور ان کی شہریت یا امیگریشن حیثیت کا ثبوت طلب کرے گا تاکہ یہ طے کیا جا سکے کہ درخواست دہندہ ایگزیکٹو آرڈر 14418 پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ اس کے مطابق والدین یا قانونی سرپرستوں کو لازمی طور پر درج ذیل ثبوت دینا ہوگا۔ امریکی پاسپورٹ یا پیدائش کا سرٹیفکیٹ (شہریت کا ثبوت)، یا امیگریشن حیثیت کا ثبوت جیسے I-94 فارم یا گرین کارڈ۔ فی الحال والدین کو صرف اپنی شناخت اور والدین ہونے کا ثبوت دینا ہوتا ہے اور ایک خانے میں یہ نشان لگانا ہوتا ہے کہ وہ امریکی شہری ہیں لیکن کوئی اضافی دستاویز دینا لازمی نہیں ہے۔

ترکیہ میں دو تجارتی بحری جہازوں کی آپس میں ٹکر، 10 افراد لاپتہ

استنبول، (یو این آئی) استنبول کے بحیرہ مارمرا میں 2 بحری جہازوں کے درمیان ٹکراؤ کے نتیجے میں عملے کے 10 افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔ استنبول گورنر دفتر کے اعلان کے مطابق بحیرۂ مارمرا میں سِلیوری کے ساحل کے قریب دو تجارتی بحری جہاز آپس میں ٹکرا گئے، حادثے کے نتیجے میں عملے کے 10 افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔ گورنر دفتر کے بیان کے مطابق ترک پرچم بردار تجارتی جہاز آلتسو ’قوجا ایلی سے علی آغا کی جانب سفر کر رہا تھا اور ’توغ برق امام اوغلو‘ نامی ترک پرچم بردار تجارتی جہاز کا رُخ اسکندرون بندرگاہ سے بحیرۂ اسود کے علاقے قارادینیز ایریلی کی طرف تھا۔ دونوں جہاز بدھ کی صبح تقریباً 3:00 بجے سِلیوری سے تقریباً 18 سمندری میل جنوب میں آپس میں ٹکرا گئے ہیں۔ محکمہ ساحلی تحفظ ڈائریکٹریٹ، کوسٹ گارڈ مارمرا اور آبنائے کمانڈ سے منسلک متعدد بحری یونٹ اور کوسٹ گارڈ کا ایک ہیلی کاپٹر جائے حادثہ کی طرف پر روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

ایران میں شادی کی تقریب پر امریکی حملہ جنگی جرم ہے، یمنی انسانی حقوق کمیٹی

بے گناہ شہریوں کا خون بہانے اور ان میں خوف و ہراس پیدا کرنے کی مکمل قانونی ذمہ داری امریکی حکومت پر عائد ہوتی ہے، واقعے کے ذمہ داران کو بین الاقوامی عدالتوں میں سزا دینے کا مطالبہ

صنعا، (ایجنسی): یمن کی قومی انسانی حقوق کمیٹی نے ایران کے صوبہ ہرمزگان کے شہر کوہستک اور سیریک میں شادی کی تقریب پر امریکی حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے بین الاقوامی انسانی قوانین اور جنیوا کنونشنز کی صریح خلاف ورزی قرار دیا اور ذمہ داروں کے خلاف بین الاقوامی عدالتوں میں کارروائی کا مطالبہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق انسانی حقوق کمیٹی نے ایران کے صوبہ ہرمزگان کے شہرستان سیریک میں ایک شادی کی تقریب پر امریکی حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور اس واقعے کے ذمہ داران کو بین الاقوامی عدالتوں میں سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کمیٹی نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ نے صوبہ ہرمزگان کے ایک رہائشی علاقے اور وہاں جاری شادی کی تقریب کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق متعدد عام شہری شہید اور زخمی ہوئے۔ کمیٹی نے اس واقعے کو مکمل جنگی جرم اور بین الاقوامی انسانی قوانین و جنیوا کنونشنز کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔ بیان میں کہا گیا کہ بے گناہ شہریوں کا خون بہانے اور ان میں خوف و ہراس پیدا کرنے کی مکمل قانونی ذمہ داری امریکی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ کمیٹی نے اس واقعہ کی فوری، آزادانہ اور بین الاقوامی تحقیقات اور ذمہ داران کے خلاف جنگی جرم اور انسانیت کے خلاف جرم کے عنوان سے کارروائی کا مطالبہ کیا۔ یمن کی قومی انسانی حقوق کمیٹی نے اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی کونسل اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کریں، دوہرے اور امتیازی معیار کی پالیسی ختم کریں اور اس حملے کی واضح مذمت کرتے ہوئے ایسے واقعات کی تکرار روکنے کیلئے عملی اقدامات کریں۔ کمیٹی نے اپنے بیان میں اقوام اور ممالک کے حق دفاع، حاکمیت اور سلامتی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی بہانے سے عام شہریوں کو نشانہ بنانے کا جواز قابل قبول نہیں ہے۔

امریکی حملہ انسانی حقوق کے جعلی علمبرداروں کی مایوسی کا ثبوت ہے، ایرانی رکن پارلیمنٹ

تہران: ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی و خارجہ پالیسی کمیٹی کے چیئرمین ابراہیم عزیزی نے ایران کے خلاف حالیہ امریکی جارحیت پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ شادی کی تقریب اور بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا نام نہاد انسانی حقوق کے محافظوں کی مایوسی کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے ’ایکس‘ اکاؤنٹ پر جاری بیان میں کہا کہ ایران کے علاقے کوہستک میں شادی کی تقریب کو نشانہ بنانا اور بے گناہ شہریوں کا قتل، انسانی حقوق کے جعلی علمبرداروں کی انتہائی مایوسی کا ثبوت ہے۔ انہوں نے اس حملے کو میناب اور لامرد میں ہونے والے سابقہ واقعات اور مظالم کی تکرار قرار دیا۔ ابراہیم عزیزی نے مزید کہا کہ یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ ان جرائم کو سزا کے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا اور کوئی بھی چیز ان کے ذمہ داروں کو ایرانی مسلح افواج کے انتقامی عزم اور ارادے سے محفوظ نہیں رکھ سکے گی۔ یاد رہے کہ بدھ کی شام صوبہ ہرمزگان کے شہر بندر کوہستک میں امریکی فورسز نے رہائشی علاقے کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں کئی افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔

غزہ میں غیر معمولی نکاسی آب کا بحران، روزانہ پچپن ہزار مکعب میٹر آلودہ پانی ماحول میں داخل ہونے لگا

غزہ کی پٹی میں نکاسی آب کا بحران صفائی ستھرائی کے نظام کی وسیع پیمانے پر تباہی کے ساتھ غیر معمولی سطح تک بگڑ چکا ہے جو ماحول اور صحت عامہ کے لیے خطرہ بننے کے ساتھ ساتھ سمندر اور پانی کے ذرائع کی آلودگی کے خطرات کو بھی بڑھا رہا ہے۔

واٹر اتھارٹی نے اس بات کی تصدیق کی کہ روزانہ تقریب 55 ہزار مکعب میٹر گندا پانی چھوڑا جا رہا ہے جن میں چالیس ہزار مکعب میٹر پانی براہ راست سمندر میں ڈالا جاتا ہے جبکہ پندرہ ہزار مکعب میٹر مزید گندا پانی جذب کرنے والے گڑھوں اور نیٹ ورک کے رساؤ کے ذریعے ماحول میں پھیل جاتا ہے۔

نکاسی آب کے نظام کی تباہی

واٹر اتھارٹی نے واضح کیا کہ پٹی میں نکاسی آب کے پانچوں مرکزی ٹریٹمنٹ پلانٹ کام چھوڑ چکے ہیں جبکہ اس بحران سے پہلے کام کرنے والے تقریباً چوہتر پمپنگ اسٹیشنوں میں سے صرف اٹھارہ پمپنگ اسٹیشن جزوی طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس نے بتایا کہ نکاسی آب کے نیٹ ورک سے مستفید ہونے والی آبادی کا تناسب پچاسی فیصد سے زائد سے کم ہو کر تقریباً پینتالیس فیصد رہ گیا ہے جبکہ بحران سے پہلے روزانہ ایک لاکھ پچاسی ہزار مکعب میٹر صاف کرنے کی صلاحیت صفر پر آ چکی ہے سوائے الشیخ عجلین پلانٹ میں جاری بحالی کے کاموں کے۔

بحالی کے لیے فوری کوششیں

اتھارٹی نے اشارہ کیا کہ کام کرنے والے پمپنگ اسٹیشنوں کو سپورٹ کرنے اور ایندھن کی فراہمی کے لیے فوری مداخلتیں کی جا رہی ہیں اس کے علاوہ تقریباً بیس پمپنگ اسٹیشنوں اور نکاسی آب کے اہم نیٹ ورکس کی مرمت اور ماحولیاتی اور صحت کے لحاظ سے ترجیحی نوعیت کے تقریباً نو سو مقامات پر کام کیا جا رہا ہے۔ اس ردعمل میں بھاری آلات کا استعمال کرتے ہوئے ہنگامی طور پر سکشن اور پمپنگ کے کام شامل تھے اس کے علاوہ چونتیس پمپنگ اسٹیشنوں اور نکاسی آب کے نیٹ ورکس کے تقریباً تین سو پچاسی کلومیٹر کے رقبے میں نقصانات کا جائزہ بھی لیا گیا۔

بحالی کے منصوبوں کا مرکز الشیخ عجلین ٹریٹمنٹ پلانٹ کو دو مراحل میں دوبارہ چالو کرنا تھا تاکہ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے تعاون سے روزانہ تقریباً بائیس ہزار مکعب میٹر کی ابتدائی صلاحیت کو بحال کیا جا سکے اس کے بعد اسے بڑھا کر روزانہ تقریباً پینسٹھ ہزار مکعب میٹر تک پہنچایا جا سکے۔

اس کام میں یونیسف کے تعاون سے الشیخ رضوان پمپنگ اسٹیشن اور الشیخ عجلین پلانٹ سے منسلک پمپنگ اسٹیشنوں اور پریشر لائنوں کی بحالی کے ساتھ ساتھ متاثرہ نیٹ ورکس کی مرمت بھی شامل ہے۔

ماحولیاتی اور صحت کے خطرات میں مسلسل اضافہ

واٹر اتھارٹی نے باقاعدگی سے ایندھن، پمپ، جنریٹر، اسپیئر پارٹس، سکشن اور صفائی کے ٹرکوں، بھاری آلات اور عارضی نکاسی آب کے نیٹ ورکس اور حل بنانے کے لیے ضروری سامان کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے۔

اس نے بے گھر ہونے کے مقامات پر نکاسی آب کے حل کو وسعت دینے، قابل توسیع ٹریٹمنٹ یونٹس کو تعینات کرنے اور ٹیموں اور آلات کے لیے فنڈنگ اور محفوظ اور پائیدار رسائی کو یقینی بنانے کی بھی اپیل کی ہے۔ واٹر اتھارٹی نے خبردار کیا کہ بغیر علاج کے گندے پانی کا اخراج سمندر اور ماحول کی آلودگی کو مزید ابتر بنا رہا ہے اور صحت عامہ کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔

اس نے اس بات پر زور دیا کہ نکاسی آب کے نظام کو دوبارہ چالو کرنا اور اس کے بنیادی ڈھانچے کی بحالی آبادی اور ماحول کے تحفظ اور غزہ کی پٹی کی بحالی کے لیے ضروری حالات پیدا کرنے کے لیے ایک فوری ترجیح ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

جنگ نہیں، امن کی ضرورت

کرغزستان کے شہر بشکیک میں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہی اجلاس کے موقع پر روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ ملاقات میں وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک بار پھر نہ ختم ہونے والی جنگ کے بجائے جنگ کے خاتمے کی طرف بڑھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جنگ مسائل حل نہیں کرتی بلکہ نئی پیچیدگیاں پیدا کرتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جنگ میں فتح کا دعویٰ کرنے والا ملک بھی بہت کچھ ہارتا ہے۔ پھر، جنگ صرف دو ملکوں یا دو فریقوں تک محدود نہیں ہے۔ اس کے اثرات عالمی معیشت، تجارت، توانائی اور غذائی تحفظ کے لیے سنگین چیلنجز کا باعث ہیں۔ روس یوکرین جنگ اور مغربی ایشیا میں جاری تنازع اس کا واضح ثبوت ہیں۔ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورت حال یہ ظاہر کرتی ہے کہ آج کے باہم جڑے ہوئے عالمی نظام میں ایک خطے میں عدم استحکام پوری دنیا پر اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ ہندوستان ہمیشہ عالمی امن کا حامی رہا ہے اور جنگ کے بجائے امن کے راستے پر چلنے کا حامی رہا ہے۔

روس اور یوکرین کے درمیان گزشتہ ساڑھے چار سال سے تنازع جاری ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر توانائی اور غذائی تحفظ پر پڑا ہے۔ روس تیل، گیس اور کھاد پیدا کرنے والے دنیا کے سرکردہ ممالک میں سے ایک ہے۔ دوسری طرف، یوکرین، گندم، مکئی اور سورج مکھی جیسی زرعی مصنوعات کا ایک بڑا برآمد کنندہ رہا ہے۔ تاہم، جنگ نے ان اشیاء کی پیداوار، نقل و حمل اور برآمد کو متاثر کیا ہے۔ بحیرہ اسود کے ذریعے اناج کی سپلائی میں رکاوٹ نے بہت سے ممالک میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ اور غذائی تحفظ کے بارے میں خدشات کو بڑھا دیا ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری تنازعات نے اس بحران کو مزید بڑھا دیا ہے۔ یہ خطہ توانائی اور بین الاقوامی تجارت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ آبنائے ہرمز کی بندش سے عالمی سطح پر تیل اور گیس کی سپلائی متاثر ہوئی ہے، جس سے بھارت سمیت کئی ممالک میں توانائی کے بحران کا سامنا ہے۔ ان تنازعات نے سمندری راستوں کو خطرہ بڑھا دیا ہے۔ مزید برآں، شپنگ نے شپنگ کے اخراجات میں نمایاں اضافہ کیا ہے کیونکہ بحری جہاز طویل متبادل راستے اختیار کرنے پر مجبور ہیں، جس کا براہ راست اثر عام صارفین پر پڑتا ہے۔ اس تناظر میں بھارتی وزیر اعظم کا پیغام اور بھی اہم ہو جاتا ہے: جنگ کا ہر دن انسانیت کو پس پشت ڈالتا ہے، جب کہ امن کی طرف اٹھایا جانے والا ہر قدم نئی امید، جوش اور حل کی طرف لے جاتا ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ ہندوستان روس-یوکرین اور مغربی ایشیا میں تنازعات کو ختم کرنے کے لیے ہر ممکن اور ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار ہے، کیونکہ ان کا عالمی برادری پر گہرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان تنازعات کے کثیر جہتی اثرات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے عالمی جغرافیائی سیاست میں ہلچل مچا دی ہے۔ امریکہ، یورپ، روس، چین اور مغربی ایشیائی ممالک کے درمیان تعلقات میں نئی مساواتیں جنم لے رہی ہیں۔ تاہم ہندوستان نے روس اور مغربی ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات میں توازن برقرار رکھا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم مودی نے امریکہ کی ناراضگی کے باوجود وشکیک میں ایرانی صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کی۔ ایران نے بھارت کو امن کے لیے مداخلت کی دعوت بھی دی۔ مجموعی طور پر آج عالمی برادری کو سب سے بڑی ضرورت تنازعات کی نہیں بلکہ بات چیت، سفارت کاری اور باہمی تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔

نیپال کا قیامت خیز سیلاب: قدرت کا قہر یا عذاب

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

26 اگست 2026 کو نیپال کے شمالی سرحدی علاقے میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے پورے جنوبی ایشیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہمالیہ کی بلند وادیوں سے اٹھنے والی پانی، برف، چٹانوں اور کیچڑ کی ایک خوفناک لہر نے چند ہی لمحوں میں بستیاں، سڑکیں، پل، بجلی گھر، بازار اور انسانی زندگیاں تہس نہس کر دیں۔ یہ محض ایک معمول کا مون سون سیلاب نہیں تھا بلکہ ہمالیائی خطے میں بدلتے ہوئے موسمی حالات، گلیشیئرز کے عدم استحکام اور قدرتی آفات کے بڑھتے ہوئے خطرے کی ایک انتہائی المناک مثال ہے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق نیپال میں کیم ستمبر تک ہلاکتوں کی تعداد 1,050 تک پہنچ چکی ہے، جب کہ تقریباً چار ہزار سے زیادہ افراد اب بھی لاپتا ہیں۔ ان میں 583 غیر ملکی شہری بھی شامل ہیں۔ گیارہ ہزار سے زیادہ افراد کو مختلف کارروائیوں کے ذریعے بچایا جا چکا ہے۔ تاہم دور دراز پہاڑی علاقوں، تباہ شدہ سڑکوں اور مواصلاتی نظام اور ملبے سے بھرے بجلی گھروں اور سرنگوں کے باعث امدادی کارروائیاں انتہائی مشکل ہیں۔

اس تباہی کا مرکز نیپال کے راسووا ضلع کا بھوٹے کوشی دریائی نظام تھا۔ واٹر کمیشن انڈیا کے سابق چیئرمین مسعود حسین کا کہنا ہے کہ بڑے برفانی و چٹانی تودے یا گلیشیئر کے انہدام کی وجہ زلزلہ، موسمیاتی تبدیلی بتائی گئی تھی۔ زیادہ بارش کی وجہ سے بھی اس طرح کے واقعات پیش آتے ہیں۔ اس لیے نیپال میں گلیشیئر کے ٹوٹنے کا سبب تحقیق طلب ہے۔

ان کے مطابق گلیشیئر کا بڑا حصہ ٹوٹ کر 1200 میٹر اونچائی سے بھوٹے کوشی ندی میں گرا۔ برف، مٹی، پتھر یا چٹانوں کے تودے نے پانی کا راستہ روک کر ایک عارضی جھیل بنائی، جس کے بعد پانی کے اچانک اخراج نے نو میٹر اونچی سیلابی لہر کی صورت اختیار کر لی۔ پانی کے ساتھ آئے ملبے نے تباہ کن اور طاقتور سیلاب پیدا کیا۔ اس کی وجہ سے ترشولی اور نرائنی ندیوں نے بھی تباہی مچائی۔ سیلابی پانی کے بھارت آنے سے گنڈک، بوڑھی گنڈک، کوسی، باگمتی، گنگا اور گھاگھرا جیسی ندیاں بھی ابال پر ہیں۔

ہمالیہ دنیا کے سب سے تیزی سے بدلتے ہوئے ماحولیاتی خطوں میں شمار ہوتا ہے۔ ہمالیائی ریجن میں 221 گلیشیئر جھیلیں بے حد خطرناک ہیں۔ بڑھتے ہوئے درجۂ حرارت کے باعث برفانی ذخائر اور گلیشیئرز میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ ماہرین نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ بلند پہاڑی علاقوں میں گرم ہوتے ماحول سے برف اور چٹانوں کا استحکام متاثر ہو سکتا ہے اور گلیشیئر سے متعلق اچانک سیلابوں کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ نیپال گزشتہ تین دہائیوں میں اپنے گلیشیئر برفانی حجم کا ایک بڑا حصہ کھو چکا ہے۔

اس سیلاب نے نیپال کے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ متعدد سڑکیں اور پل بہہ گئے، مواصلاتی نظام متاثر ہوا اور کئی آبادیوں کا دوسرے علاقوں سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ سب سے زیادہ تشویش ہائیڈرو پاور منصوبوں کے بارے میں ہے۔ اس سیلاب میں تقریباً 900 ہائیڈرو پاور کارکنوں کے لاپتا ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں اور تقریباً 500 افراد کے زیر زمین سرنگوں میں پھنسے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کم از کم 14 ہائیڈرو پاور منصوبے متاثر ہوئے ہیں، جن کی مجموعی پیداواری صلاحیت تقریباً 670 میگاواٹ بتائی گئی ہے۔

تباہی کا ایک اور خوفناک پہلو ملبے کی مقدار ہے۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق تقریباً 22 لاکھ ٹن ملبہ متاثرہ علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اس ملبے کو ہٹانا، سڑکیں اور پل دوبارہ تعمیر کرنا، بجلی بحال کرنا اور تباہ شدہ آبادیوں کی تعمیر نو ایک طویل اور مہنگا عمل ہوگا۔ البتہ اس وقت مجموعی مالی نقصان کی حتمی رقم بتانا قبل از وقت ہوگا۔ خود نیپال کی حکومت کی جانب سے بھی انسانی اور مادی نقصان کا مکمل تخمینہ ابھی جاری نہیں ہوا ہے۔

ایک بڑی مشکل لاشوں کی شناخت بھی ہے۔ بہت سی لاشیں بری طرح مسخ ہو چکی ہیں اور شناخت کے لیے ڈی این اے نمونے حاصل کیے جا رہے ہیں۔ بعض مقامات پر لاوارث لاشوں کی اجتماعی تدفین بھی کرنا پڑی ہے۔ اس لیے لاپتا افراد کی موجودہ تعداد کو حتمی سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ بعض افراد بعد میں زندہ مل سکتے ہیں، جب کہ ملبے سے مزید لاشیں برآمد ہونے کا بھی خدشہ ہے۔

یہ سوال نہایت اہم اور حساس کہ کیا چین نیپال کو اس مصیبت سے بچا سکتا تھا؟ چین چونکہ متاثرہ ہمالیائی علاقے کے دوسری جانب موجود ہے، اس لیے یہ سوال اٹھنا فطری ہے۔ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ چین اس تباہی کو مکمل طور پر روک نہیں سکتا تھا۔ اگر گلیشیئر یا پہاڑی چٹان اچانک ٹوٹ جائے تو اس قدرتی عمل کو محض کسی سرحدی ملک کی طاقت سے روکنا ممکن نہیں۔

چین کے پاس سیٹلائٹ، ڈرون، موسمی نگرانی، ہمالیائی جغرافیہ کی جدید سائنسی نگرانی اور ہنگامی مواصلات کی نسبتاً بہتر صلاحیتیں موجود ہیں۔ اگر سرحد کے دونوں جانب گلیشیئرز، برفانی جھیلوں اور خطرناک ڈھلوانوں کی مشترکہ نگرانی کا مضبوط نظام پہلے سے موجود ہو تو بعض صورتوں میں نیچے آباد آبادیوں کو چند منٹ یا چند گھنٹے پہلے خبردار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ''چین چاہتا تو نیپال کو اس سیلاب سے بچا سکتا تھا'' شواہد سے ثابت نہیں ہوتا۔ زیادہ درست بات یہ ہے کہ چین، نیپال اور بھارت مل کر ایسے خطرات کی پیشگی اطلاع اور نقصان کم کرنے کی صلاحیت ضرور بہتر بنا سکتے ہیں۔ اس سانحے نے دراصل ایک اہم سوال اٹھایا ہے: ہمالیہ کو سیاسی سرحدوں کے بجائے ایک مشترکہ ماحولیاتی نظام سمجھ کر اس کی نگرانی کیوں نہ کی جائے؟

نیپال کے لیے یہ سانحہ ایک سخت انتباہ ہے۔ مستقبل میں صرف سیلاب آنے کے بعد امداد پہنچانا کافی نہیں ہوگا، بلکہ Disaster Preparedness کو قومی ترجیح بنانا ہوگا۔ ہمالیہ میں گلیشیئرز، برفانی جھیلوں، چٹانی ڈھلوانوں اور خطرناک وادیوں کی مسلسل سائنسی نگرانی کی جائے۔ سیٹلائٹ، ریڈار، ڈرون، خودکار موسمی اسٹیشن اور پانی کی سطح ناپنے والے سینسرز کا ایک مربوط نظام قائم ہو۔ ساتھ ہی خطرناک علاقوں میں سائرن، موبائل پیغامات، ریڈیو اور سیٹلائٹ مواصلات کے ذریعے چند منٹ پہلے انتباہ دیا جائے تو سیکڑوں جانیں بچائی جا سکیں۔

دریاؤں کے کنارے غیر محفوظ تعمیرات اور صنعتی و توانائی کے منصوبوں کی منصوبہ بندی پر نظر ثانی ضروری ہے۔ ہائیڈرو پاور منصوبوں کیلئے صرف معاشی فائدہ نہیں بلکہ "Worst Case Scenario" یعنی انتہائی تباہ کن صورتِ حال کو بھی منصوبہ بندی میں شامل کرنا ہوگا۔ پہاڑی علاقوں میں ہنگامی راستے، ہیلی پیڈ، پل، طبی مراکز اور محفوظ پناہ گاہیں پہلے سے تیار کی جائیں۔

نیپال اور بھارت کا جغرافیہ ایک دوسرے سے گہرا جڑا ہوا ہے۔ نیپال سے نکلنے والے کئی بڑے دریا بھارت میں داخل ہوتے ہیں۔ بھوٹے کوشی، تریشولی، نارائنی/گنڈک، کوشی اور دیگر دریائی نظام بالآخر بھارتی میدانوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس واقعے میں بھارت کے لیے ایک بڑا سبق یہ ہے کہ نیپال کے ساتھ حقیقی وقت میں دریا، بارش اور سیلاب کی معلومات کا تبادلہ مزید مضبوط کیا جائے۔ نیپال میں خطرناک پانی کی آمد کا علم اگر بھارت کو چند گھنٹے پہلے ہو جائے تو سرحدی اضلاع میں لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔

نیپال کی حکومت، فوج، پولیس اور دیگر سرکاری اداروں نے بڑے پیمانے پر سرچ، ریسکیو اور ریلیف آپریشن شروع کیا ہے۔ فوجی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا اور دشوار گزار علاقوں میں امدادی سامان پہنچایا گیا۔ اسی کے ساتھ نیپال ریڈ کراس سوسائٹی اور انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس (IFRC) بھی امدادی کارروائیوں میں سرگرم ہیں۔ یونیسف اور دیگر بین الاقوامی امدادی ادارے بچوں اور کمزور طبقات کی مدد کر رہے ہیں۔ یونیسف کے مطابق تقریباً 17,000 بچوں کو فوری انسانی امداد کی ضرورت ہے اور کئی اسکول تباہ یا متاثر ہوئے ہیں۔ چین، بھارت اور جنوبی کوریا سمیت متعدد ممالک نے بھی امدادی سرگرمیوں میں تعاون کیا ہے۔

اس سانحے کا ایک قابلِ ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ نیپال کی مسلم برادری اور مسلم فلاحی اداروں نے بھی متاثرین کی مدد میں حصہ لیا ہے۔ خاص طور پر اسلامک ریلیف نے نیپال میں اپنے مقامی کارکنوں اور شراکت داروں کے ذریعے امدادی سرگرمیاں شروع کی ہیں۔ اسلامک ریلیف کے نیپال میں کنٹری ڈائریکٹر گولام موتصم باللہ نے متاثرہ علاقوں کی تباہی اور لوگوں کی بے بسی کے بارے میں تفصیلات بیان کی ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نیپال کی مسلم برادری اور اس سے وابستہ انسانی خدمت کے ادارے بھی مذہب، ذات اور برادری کی تفریق کے بغیر متاثرہ انسانوں کی مدد میں شریک ہیں۔

نیپال کا یہ سانحہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ قدرتی آفات کو ہمیشہ روکا نہیں جا سکتا، لیکن ان سے ہونے والی تباہی کو کم ضرور کیا جا سکتا ہے۔ گلیشیئر کا ٹوٹنا شاید انسان کے اختیار میں نہ ہو، لیکن گلیشیئر کی نگرانی انسان کے اختیار میں ہے۔ پہاڑ کا سرکنا شاید روکا نہ جا سکے، لیکن خطرناک علاقوں میں بسنے والوں کو پہلے سے خبردار کیا جا سکتا ہے۔

نیپال کا سانحہ دراصل پورے جنوبی ایشیا کے لیے ایک وارننگ ہے۔ ہمالیہ صرف نیپال، بھارت، چین یا بھوٹان کی ملکیت نہیں؛ یہ پورے خطے کے پانی، موسم، زراعت، توانائی اور زندگی کا بنیادی سرچشمہ ہے اس لیے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سانحے کو محض ایک افسوس ناک خبر سمجھ کر فراموش نہ کیا جائے۔ نیپال، چین اور بھارت کو مل کر ہمالیائی آفات کی پیشگی اطلاع، موسمیاتی تحقیق، دریائی معلومات کے تبادلے اور مشترکہ ریسکیو نظام کے لیے ایک مستقل علاقائی میکانزم بنانا چاہیے۔

☐☐☐

مناب کی معصوم بچیوں کا قتل اور انسانیت کی خاموشی

فہیم اختر (لندن)

28 فروری کو امریکہ۔ اسرائیل کے ایران حملے کے دوران مناب کے ایک پرائمری اسکول پر میزائل حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں 110 بچوں سمیت 168 افراد جاں بحق ہوئے۔ اس واقعے کے بعد گزرنے والے تین ماہ میں پینٹا گون کی جانب سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ حملے کی تحقیقات تاحال جاری ہیں۔

ایران کے مناب کے اسکول میں معصوم بچوں کی ہلاکت کی خبر نے دل کو شدید غم اور کرب میں مبتلا کر دیا ہے۔ وہ ننھے پھول جو صبح اپنے خواب، کتابیں اور معصوم مسکراہٹیں لے کر تعلیم حاصل کرنے گئے تھے، چند لمحوں میں جنگ کی بے رحم آگ کا شکار ہو گئے۔ ان بچوں کی چیخیں، خوفزدہ آنکھیں اور ماؤں کی آہیں صرف ایران کا نہیں بلکہ پوری انسانیت کا مشترکہ دکھ ہیں۔ جب سات، آٹھ اور دس برس کے بچے بارود اور بمباری کا نشانہ بننے لگیں تو یہ صرف ایک سانحہ نہیں رہتا بلکہ انسانی ضمیر کی موت بن جاتا ہے۔ دنیا کی ہر ماں آج ان بچوں کے لیے رو رہی ہے جنہوں نے زندگی کی بہار دیکھنے سے پہلے ہی ظلم کی تاریکی میں اپنی جانیں گنوا دیں۔ ان معصوم جانوں کا خون ہمیشہ یہ سوال کرتا رہے گا کہ آخر جنگوں کی قیمت ہمیشہ بچے ہی کیوں ادا کرتے ہیں؟

امریکہ اور اسرائیل کی مسلسل ہٹ دھرمی، طاقت کے بے جا استعمال اور جنگی پالیسیوں نے مشرق وسطیٰ کو خون اور آگ کے میدان میں تبدیل کر دیا ہے۔ انسانی حقوق، انصاف اور امن کے دعوے کرنے والی یہی طاقتیں جب معصوم بچوں کی لاشوں پر خاموش رہتی ہیں تو ان کے تمام دعوے کھوکھلے محسوس ہوتے ہیں۔ اگر اسکول، اسپتال اور شہری علاقے بھی محفوظ نہیں رہے تو پھر عالمی قوانین اور انسانی اقدار کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے؟ امریکہ اور اسرائیل کو یہ سمجھنا ہوگا کہ طاقت کے زور پر قائم کیا گیا خوف کبھی پائیدار امن نہیں لا سکتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ظلم وقتی طور پر غالب آ سکتا ہے مگر معصوموں کے خون کی بازگشت ہمیشہ ظالم قوتوں کا تعاقب کرتی رہتی ہے، اور انسانیت ایک دن ضرور انصاف کا مطالبہ کرتی ہے۔

ایران کے شہر مناب میں ایک اسکول پر ہونے والے ہولناک حملے اور معصوم بچوں کی ہلاکت کی خبروں نے میرے دل کو شدید رنج اور غم میں مبتلا کر دیا ہے۔ جب انسان یہ سنتا ہے کہ کلاس روم میں بیٹھے بچے، جن کے ہاتھوں میں کتابیں ہونی چاہئیں تھیں، وہ بارود اور آگ کی لپیٹ میں آ گئے، تو انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ دنیا میں شاید اس سے بڑا المیہ کوئی نہیں کہ جنگوں کی آگ میں وہ معصوم جانیں جلنے لگیں جنہوں نے ابھی زندگی کو پوری طرح دیکھا بھی نہیں تھا۔ اطلاعات کے مطابق اس حملے میں درجنوں بچے جاں بحق ہوئے، جن میں کم سن بچیاں بھی شامل تھیں۔ یہ صرف ایک فوجی کارروائی نہیں بلکہ انسانیت کے ضمیر پر ایک گہرا زخم ہے۔

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ جنگ ہمیشہ تباہی لاتی ہے، مگر جب جنگ کی قیمت بچے ادا کریں تو یہ صرف سیاسی یا عسکری تنازع نہیں رہتا بلکہ اخلاقی المیہ بن جاتا ہے۔ مناب کے اسکول میں ہونے والا حملہ اسی اخلاقی زوال کی ایک خوفناک مثال ہے۔ وہ بچیاں جو صبح اپنے والدین سے دعائیں لے کر اسکول گئی تھیں، شاید ان کے والدین نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہوگا کہ وہ اپنے بچوں کو دوبارہ زندہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ ایک ماں کے لیے اپنے بچے کا بستہ خون میں ڈوبا ہوا دیکھنا، ایک باپ کے لیے اپنی بیٹی کی لاش اٹھانا، اور ایک خاندان کے لیے اپنے مستقبل کو ملبے میں تبدیل ہوتا دیکھنا، یہ سب ایسے مناظر ہیں جو صرف ایران ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے دل کو چیر دینے چاہئیں۔ بین الاقوامی انسانی قانون واضح طور پر کہتا ہے کہ اسکول، اسپتال، اور عام شہریوں کی جگہیں جنگی اہداف نہیں ہوتیں۔ بچوں کو خصوصی تحفظ حاصل ہے۔ مگر افسوس کہ دنیا نے بارہا دیکھا ہے کہ طاقتور ممالک جب جنگی فیصلے کرتے ہیں تو سب سے پہلے انسانی اصول ہی پامال ہوتے ہیں۔ اگر واقعی اس حملے میں امریکی کارروائی یا اس کے اتحادیوں کا کردار شامل ہے، تو یہ سوال پوری شدت کے ساتھ اٹھنا چاہیے کہ آخر دنیا کب تک طاقت کے نام پر معصوم جانوں کی قربانی برداشت کرتی رہے گی؟

یوں تو امریکہ خود کو انسانی حقوق کا علمبردار قرار دیتا ہے۔ وہ دنیا بھر میں جمہوریت، انصاف اور آزادی کے نعرے لگاتا ہے، مگر جب مشرق وسطیٰ میں بچوں کے خون سے زمین سرخ ہوتی ہے تو یہی عالمی طاقتیں خاموشی اختیار کر لیتی ہیں۔ عراق، افغانستان، فلسطین، شام اور اب ایران تاریخ گواہ ہے کہ جنگوں کے نتیجے میں سب سے زیادہ نقصان عام شہریوں اور بچوں نے اٹھایا۔ امریکہ اور اسرائیل کی پالیسیاں اکثر ''سلامتی'' اور ''دفاع'' کے نام پر پیش کی جاتی ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ کیا کسی بھی سلامتی کی بنیاد معصوم بچوں کی لاشوں پر رکھی جا سکتی ہے؟ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جاری کارروائیوں پر دنیا پہلے ہی شدید تشویش کا شکار ہے۔ ہزاروں فلسطینی بچوں کی ہلاکت کے بعد عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے والی تصاویر ابھی ذہنوں سے محو نہیں ہوئیں کہ ایران میں اسکول پر حملے کی خبریں سامنے آ گئی ہیں۔ اگر دنیا واقعی انسانی حقوق اور انصاف پر یقین رکھتی ہے تو پھر اصول سب کے لیے برابر ہونے چاہئیں۔ ایک بچے کی جان فلسطین میں ہو یا ایران میں، اس کی قیمت یکساں ہونی چاہیے۔

افسوسناک پہلو یہ ہے کہ عالمی برادری کی خاموشی بھی اس سانحے میں کسی حد تک شریک دکھائی دیتی ہے۔ اقوام متحدہ کے بیانات، مغربی طاقتوں کے محتاط ردِعمل، اور بین الاقوامی میڈیا کی محدود توجہ اس سوال کو جنم دیتی ہے کہ کیا انسانی حقوق بھی جغرافیہ اور سیاسی مفادات کے تابع ہو چکے ہیں؟ اگر یہی واقعہ کسی مغربی ملک میں پیش آتا تو شاید پوری دنیا سوگ میں ڈوب جاتی، عالمی میڈیا دن رات نشریات کرتا، اور فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا جاتا۔ مگر مشرق وسطیٰ کے بچوں کی چیخیں اکثر عالمی سیاست کے شور میں دب جاتی ہیں۔ یہ دوہرا معیار دنیا کے لیے خطرناک ہے۔ جب طاقتور ممالک اپنے اتحادیوں کے جرائم پر خاموش رہتے ہیں تو وہ دراصل عالمی انصاف کے تصور کو کمزور کرتے ہیں۔ اگر عالمی قوانین صرف کمزور ممالک کیلئے ہیں اور طاقتور ان سے بالاتر ہیں، تو پھر انسانیت کے تحفظ کی تمام باتیں کھوکھلی محسوس ہوتی ہیں۔ دنیا کو یہ سمجھنا ہوگا کہ خاموشی بھی جرم بن سکتی ہے۔ جب معصوم بچے مر رہے ہوں اور عالمی ضمیر خاموش رہے، تو یہ خاموشی ظالم کو مزید طاقت دیتی ہے۔

اس واقعے کی غیر جانبدار، آزاد اور شفاف تحقیقات ناگزیر ہیں۔ اگر واقعی بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو ذمہ دار عناصر کو جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔ انصاف صرف بیانات سے نہیں ہوتا بلکہ عملی اقدامات سے ہوتا ہے۔ متاثرہ خاندانوں کو معاوضہ، نفسیاتی بحالی، اور انصاف فراہم کرنا عالمی برادری کی ذمہ داری ہے۔ مگر اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے کہ ایسے سانحات کو دوبارہ ہونے سے روکا جائے۔ جنگوں کے حامی اکثر یہ دلیل دیتے ہیں کہ ''قومی سلامتی'' کے لیے سخت فیصلے ضروری ہوتے ہیں، مگر تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جنگیں نفرت کو جنم دیتی ہیں، امن کو نہیں۔ ایک ایسا بچہ جس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے دوستوں اور اساتذہ کو مرتے دیکھا ہو، وہ پوری زندگی اس خوف اور صدمے کے ساتھ جیتا ہے۔ جنگ صرف جسموں کو زخمی نہیں کرتی بلکہ نسلوں کے ذہنوں اور روحوں کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔

آج ایران کے مناب میں بہنے والا خون ہم سب سے سوال کر رہا ہے۔ کیا دنیا واقعی انصاف چاہتی ہے یا صرف طاقت کے توازن کو برقرار رکھنا چاہتی ہے؟ کیا انسانی حقوق صرف سیاسی نعروں تک محدود ہو چکے ہیں؟ اور کیا عالمی ادارے واقعی کمزوروں کی حفاظت کے لیے موجود ہیں یا صرف طاقتوروں کے مفادات کے نگہبان بن چکے ہیں؟ یہ وقت خاموش رہنے کا نہیں۔ یہ وقت ہے کہ دنیا کے باشعور لوگ، انسانی حقوق کی تنظیمیں، صحافی، دانشور، اور عالمی ادارے کھل کر آواز بلند کریں۔ بچوں کے قتل پر خاموشی انسانیت کے مستقبل سے غداری کے مترادف ہے۔ اگر آج دنیا نے اس سانحے پر آنکھیں بند کر لیں تو کل شاید مزید اسکول، مزید بستے، اور مزید معصوم زندگیاں جنگ کی بھینٹ چڑھ جائیں گی۔

ایران کے شہر مناب میں معصوم اسکولی بچوں کی المناک اموات صرف ایک حادثہ نہیں بلکہ پورے معاشرے کے ضمیر پر ایک خوفناک سوالیہ نشان ہیں۔ یہ واقعہ اس سفاک حقیقت کو بے نقاب کرتا ہے کہ جب ریاستیں اپنے بچوں کے تحفظ، تعلیم اور بنیادی انسانی حقوق کی حفاظت میں ناکام ہو جائیں تو اسکول بھی محفوظ پناہ گاہ نہیں رہتے۔ ننھی جانوں کا یوں بے بسی کے عالم میں دنیا سے چلے جانا ہر حساس انسان کے دل کو چیر دیتا ہے۔ اس سانحے پر جتنا غصہ، جتنی مذمت اور جتنی بے چینی ظاہر کی جائے کم ہے، کیونکہ یہ صرف چند خاندانوں کا نہیں بلکہ پوری انسانیت کا نقصان ہے۔ ذمہ دار اداروں کی غفلت، خاموشی اور بے حسی ناقابلِ معافی ہے، اور اگر ایسے واقعات پر بھی دنیا کی طاقتیں اور انسانی حقوق کے علمبردار صرف رسمی بیانات تک محدود رہیں تو پھر انصاف، تحفظ اور انسانیت جیسے الفاظ اپنی معنویت کھو دیتے ہیں۔

مناب کے ان معصوم بچوں کی یاد ہمیں ہمیشہ یہ یاد دلاتی رہے گی کہ جنگ کبھی بھی مسئلے کا حل نہیں ہوتی۔ طاقت کے نشے میں کیے گئے فیصلے وقتی سیاسی فائدہ تو دے سکتے ہیں، مگر وہ انسانیت کے دامن پر ایسے داغ چھوڑ جاتے ہیں جو صدیوں تک نہیں مٹتے۔ دنیا کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ انصاف کے ساتھ کھڑی ہے یا طاقت کے ساتھ۔ کیونکہ تاریخ ہمیشہ خاموش تماشائیوں کو بھی یاد رکھتی ہے۔

OOO

مسلمانوں کے بغیر ہندوستان کا تصور نہیں

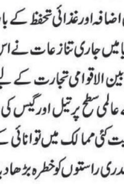

پروفیسر مظہر آصف
وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نیویارک کے میڈیسن اسکوائر گارڈن میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سرسنگھ چالک جناب موہن بھاگوت کا حالیہ خطاب محض ایک سیاسی و تنظیمی بیان نہیں بلکہ ایک ایسی تہذیبی گفتگو کا نمونہ ہے جسے ایک ماہرِ تعلیم اور تاریخ کے طالب علم کی حیثیت سے سنجیدگی کے ساتھ پرکھنا لازم ہے۔ بحیثیت ایک ہندوستانی مسلمان اور ادب کا طالب علم میں اس خطاب کو محض تائید یا تردید کے آسان خانوں میں تقسیم کرنے کے بجائے اس کے تہذیبی مضمرات پر غور کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

تنقیدی بصیرت کسی بھی علمی روایت کی بنیاد ہوتی ہے اور کسی شخصیت یا تنظیم کے بارے میں محتاط رہنا دانش مندی کی علامت ہے لیکن دیانت دارانہ علمی رویہ یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ جب کوئی بیان انسانی وقار، مذہبی تکثیریت اور قومی یکجہتی کی حمایت میں سامنے آئے تو اسے بھی اسی توجہ کے ساتھ زیر بحث لایا جائے جس توجہ کے ساتھ ہم تنقید کرتے ہیں۔ علم و دانش کا تقاضا توازن ہے نہ کہ یک طرفہ موقف۔

جناب بھاگوت نے نیویارک کے اس اجتماع میں ایک ایسا جملہ ادا کیا جو میری دانست میں برسوں کی فکری مغالطہ آرائی کا ازالہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ جو ہندو یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے جگہ نہیں وہ حقیقی معنوں میں ہندو کہلانے کا مستحق نہیں۔ انہوں نے انسانی وقار، تکثیری مذہبی راستوں اور بنیادی انسانی وحدت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عقائد کا اختلاف ممکن ہے مگر انسانیت کی اصل ایک ہے۔ یہ بیان محض سیاسی مصلحت کا نتیجہ نہیں بلکہ اس تاریخی حقیقت کا اعتراف ہے کہ برصغیر کی تہذیب کبھی بھی ایک مذہبی شناخت میں محدود نہیں رہی۔ گنگا جمنی تہذیب جس کی جڑیں صدیوں کی مشترکہ لسانی، فنی اور علمی روایت میں پیوست ہیں اسی کثرت میں وحدت کی گواہ ہے۔ فارسی و اردو ادب کی وہ عظیم روایت جس کا میں خود ایک طالب علم ہوں ہندو اور مسلم قلم کاروں کے مشترکہ تخلیقی سرمائے کے بغیر نامکمل ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی مسلمان یہ محسوس کرے کہ اس کا وجود کسی دوسرے مذہب کی شناخت کے منافی ہے تو ہندوستان کی صدیوں پرانی تہذیبی روایت خود اس تصور کی تردید کرتی ہے۔ ہمارا یقین کامل ہے کہ اس دو جہاں میں جو کچھ بھی ہے اللہ کی تخلیق ہے اور سارے انسان حضرت آدم کی اولاد ہیں۔

اس خطاب اور اس جیسے مکالموں میں ایک تصور بار بار سامنے آتا ہے جس پر علمی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہر ہندوستانی شہری بالخصوص ایک اہلِ علم کا فرض ہے۔ جنم بھومی اور کرم بھومی کا فلسفیانہ فرق۔ اس تصور کی رو سے کسی عقیدے یا قوم کی تاریخی، جغرافیائی یا روحانی اصل خواہ کہیں بھی ہو مگر وہ سرزمین جس نے ہمیں پروان چڑھایا جس کی مٹی میں ہمارے اسلاف آسودۂ خاک ہیں۔ جس کی زبان و ثقافت نے ہماری فکری تشکیل کی وہی ہماری حقیقی کرم بھومی ہے اور اسی سے وفاداری کا تقاضا سب سے مقدم ٹھہرتا ہے۔

یہ سبق ایک ہندوستانی مسلمان کے لیے کوئی اجنبی فکر نہیں۔ اسلام خود وطن دوستی کی تلقین کرتا ہے اور اس سے محبت کرنا ایمان کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ قرآن شریف کے سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "منها خلقنكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى"۔ یعنی ہم نے اسی زمین سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی زمین سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ برصغیر کے علماء و مشائخ کی ایک طویل فہرست ایسی ملتی ہے جنہوں نے اسی سرزمین کی آزادی، تعمیر اور استحکام کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ مثنوی نُہ سپہر میں خسرو لکھتے ہیں کہ وقتیکہ آدم از بہشت بیرون راندہ شد با امر خدا بہ ہند آمد چوں ہند تنہا بدل جنت بروئے زمین بود۔ امیر خسرو نے ہندوستان کو جنت پر ترجیح دی ہے۔ علامہ اقبال جن کا فکری سرمایہ ہندوستانی مسلمانوں کی علمی وراثت کا ایک اہم ستون ہے نے وطن سے وابستگی کو ایک اعلیٰ اخلاقی قدر کے طور پر پیش کیا۔ ان کے نزدیک ملت کا تصور کسی محدود جغرافیائی حد بندی سے بالاتر تھا مگر اس کے باوجود انہوں نے اسی سرزمین سے محبت کو ایک لازمی انسانی جذبہ قرار دیا جس نے انسان کو زندگی اور شناخت بخشی:

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے
بندے کلیم جس کے پربت جہاں کے سینا
نوح نبی کا آ کر ٹھہرا جہاں سفینا
رفعت ہے جس زمیں کی بام فلک کا زینا
جنت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

جب جناب بھاگوت یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے وجود سے انکار ہندوتوا کی نمائندگی نہیں کرتا تو درحقیقت وہ اسی کرم بھومی کے فلسفے کی ایک وسیع تر تعبیر پیش کر رہے ہیں۔ یہ اعتراف کہ عقیدے کی اصل کہیں سے بھی ہو وفاداری، محنت اور تعلق کا اصل معیار وہی سرزمین ہے جس پر انسان جیتا اور جس کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ دیش بھکتی کا حقیقی مفہوم یہی ہے۔ زمین کا ادب، آئین کا احترام اور اجتماعی تعمیر میں برابر کی شرکت۔

اس خطاب کی اہمیت محض مندرجات تک محدود نہیں بلکہ اس کے مقام سے بھی جڑی ہے۔ نیویارک جو عالمی سیاست، معیشت اور ابلاغ عامہ کا ایک اہم مرکز ہے وہاں ہندوستان کے بارے میں کہی گئی بات صرف داخلی سامعین تک محدود نہیں رہتی بلکہ عالمی برادری کے سامنے ایک بیانیہ تشکیل دیتی ہے۔ ایسے دور میں جب ہندوستان کے بارے میں عالمی سطح پر متضاد تصورات موجود ہیں میڈیسن اسکوائر گارڈن جیسے وقیع پلیٹ فارم سے یونٹی ان ڈاورسٹی کی بات کرنا ایک اہم علامتی اقدام تھا۔ جناب بھاگوت نے کہا کہ تنوع میں اتحاد ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے کا حصہ ہے اور ہندوستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا کے سامنے اس نمونے کو پیش کرے۔

ادب کے طالب علم کی حیثیت سے میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ ہندوستان کی شناخت محض اقتصادی ترقی، دفاعی طاقت یا تکنیکی برتری تک محدود نہیں بلکہ اس کی گہرائی اس امر میں پنہاں ہے کہ ہم اپنے تہذیبی و مذہبی تنوع کو کس دانش مندی سے سنبھالتے ہیں۔ اگر ایک ارب سے زائد آبادی رکھنے والا یہ ملک متنوع مذاہب کے پیروکاروں کو ایک مشترکہ قومی شناخت میں پرو سکے تو یہ ہندوستان کی سب سے بڑی تہذیبی کامیابی ہوگی۔

جناب بھاگوت کے خطاب میں "وَسُدھیو کُٹمبکم" یعنی ''پوری دنیا ایک خاندان ہے'' کا فلسفہ بھی نمایاں تھا۔ پروگرام کا عنوان ہی ''ون ورڈ ون ہیومنٹی'' رکھا گیا جس میں مذہبی راستوں کے اختلاف کے باوجود انسانی وحدت اور باہمی احترام پر زور دیا گیا، ایک طالب علم کی حیثیت سے مجھے اس تصور میں اسلامی فکر کی بازگشت صاف سنائی دیتی ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہے: "يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ انا خلقناكم من ذكر و انثى وجعلناكم شعوبا و قبائل لتعارفوا۔" (جاری)

2029 تک مہاراشٹر کو منشیات سے پاک بنانے کی پالیسی منظور

ریاستی کابینہ کا فیصلہ، منشیات کی پیداوار، اسمگلنگ، فروخت اور استعمال کے خلاف سخت کارروائی، اسکولوں میں بیداری اور نشے کے عادی افراد کی علاج و بازآبادکاری پر بھی توجہ

ممبئی: مہاراشٹر کابینہ نے ریاست کو 2029 تک مکمل طور پر منشیات سے پاک بنانے کے لیے ایک جامع پالیسی کو منظوری دے دی ہے۔ حکومت نے اس مقصد کے لیے تمام متعلقہ سرکاری محکموں کو ایک مربوط نظام کے تحت کام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ حکومت کے مطابق مہاراشٹر ملک کی پہلی ریاست ہے جو منشیات کے خاتمے کے لیے اس نوعیت کی جامع بین محکمہ جاتی پالیسی نافذ کر رہی ہے۔ یہ پالیسی مرکز کے 'نشہ مکت بھارت ابھیان' کے تحت 2029 تک ملک کو منشیات سے پاک بنانے کے ہدف کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی گئی ہے۔ اس کے تحت گاؤں کی سطح سے لے کر ضلع، ڈویژن اور وزارت کی سطح تک مختلف محکموں اور افسران کی ذمہ داریاں طے کی گئی ہیں۔ تمام محکموں کو اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس (ANTF) کے ساتھ تال میل کر کے کارروائی کرنا ہوگی، جبکہ وزارت کی سطح پر رابطے کے لیے ہر محکمہ ڈپٹی سیکریٹری رینک کے ایک افسر کو نوڈل افسر مقرر کرے گا۔ پالیسی کے تحت غیر قانونی منشیات کی تیاری میں استعمال ہونے والی فصلوں کی کاشت کے ساتھ قدرتی اور مصنوعی منشیات کی پیداوار، نقل و حمل، فروخت اور استعمال کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ حکومت نے اس سلسلے میں بڑے پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

منشیات کی سپلائی روکنے کی ذمہ داری میں محکمہ محصولات، زراعت اور جنگلات کو شامل کیا گیا ہے، جبکہ مصنوعی اور کیمیائی منشیات کے خلاف کارروائی میں فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن اور صنعتوں کے محکمے بھی کردار ادا کریں گے۔ نوجوانوں کو نشے سے دور رکھنے کے لیے 28-2027 کے تعلیمی سال سے پانچویں جماعت کے نصاب میں کم از کم ایک سبق منشیات کے مضر اثرات اور اس سے بچاؤ سے متعلق شامل کیا جائے گا۔ اسکولوں میں منشیات مخالف بیداری کو فروغ دینے کے لیے 'وزیر اعلیٰ ماجھی شالہ، سندر شالہ' پروگرام کے تحت اضافی نمبر بھی دیے جائیں گے۔

حکومت نے تمام تعلیمی اداروں کے کیمپس کو منشیات سے پاک رکھنے کی ذمہ داری اعلیٰ و تکنیکی تعلیم کے محکمے کو بھی سونپی ہے۔ پنچایت اور گاؤں کی سطح کے مختلف سرکاری پروگراموں میں بھی منشیات مخالف اقدامات کو اضافی اہمیت دی جائے گی۔ بہترین اضلاع کو ہر سال انعام پالیسی کے تحت ہر سال 26 جون، عالمی یومِ انسداد منشیات کے موقع پر منشیات کے خلاف بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اضلاع کو 'منشیات سے پاک بہترین ضلع' کا ایوارڈ دیا جائے گا۔ اضلاع کی کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ لے کر کامیاب اضلاع کا انتخاب کیا جائے گا۔ حکومت نے پالیسی کو چار بنیادی ستونوں پر استوار کیا ہے: منشیات کے خلاف مؤثر نفاذ، سپلائی میں کمی، طلب میں کمی اور نشے کے عادی افراد کا علاج و بازآبادکاری۔ سپلائی اور نفاذ کے علاوہ حکومت نے نشے کے عادی افراد کو صرف قانونی کارروائی کا سامنا کرانے کے بجائے علاج، بحالی اور دوبارہ معاشرے کا حصہ بنانے پر بھی زور دیا ہے۔ اس کے لیے سماجی انصاف، صحت، طبی تعلیم، شہری ترقی اور ہنر مندی و روزگار سے متعلق محکمے مل کر کام کریں گے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس پورے منصوبے کا مقصد صرف منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرنا نہیں بلکہ منشیات کی طلب کو کم کرنا، نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنا اور متاثرہ افراد کو علاج و بازآبادکاری کے ذریعے معمول کی زندگی میں واپس لانا بھی ہے۔

دشا سالیان کی موت: سی بی آئی تحقیقات کا حکم

ہائی کورٹ نے ممبئی پولیس کی چھ سالہ تفتیش پر سوال اٹھاتے ہوئے ایف آئی آر درج کرنے اور مزید جامع تحقیقات کی ہدایت دی

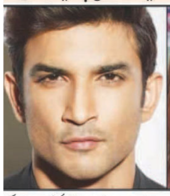

ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے اداکار سشانت سنگھ راجپوت کی سابق منیجر دشا سالیان کی جون 2020 میں ہوئی موت کے معاملے میں مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کو ایف آئی آر درج کر کے جامع تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے سی بی آئی کو ایک سینئر اور تجربہ کار افسر مقرر کرنے اور دشا کے والد ستیش سالیان کا بیان ریکارڈ کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ دشا سالیان 8 جون 2020 کو ممبئی کے ملاڈ علاقے میں واقع ایک بلند عمارت سے گرنے کے بعد ہلاک ہوئی تھیں۔ ان کی موت کو ابتدائی طور پر حادثاتی موت کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ اس واقعے کے صرف چھ دن بعد، 14 جون کو سشانت سنگھ راجپوت بھی ممبئی میں اپنے گھر میں مردہ پائے گئے تھے، جس کے بعد دونوں واقعات کو لے کر مختلف قیاس آرائیاں سامنے آئی تھیں۔ دشا کے والد نے عدالت میں درخواست دائر کر کے اپنی بیٹی کی موت کے حالات پر شکوک ظاہر کیے اور پولیس کی سابقہ تحقیقات میں مبینہ خامیوں کی نشاندہی کی تھی۔ عدالت نے بھی ممبئی پولیس کی طویل عرصے تک جاری رہنے والی تحقیقات اور ایف آئی آر درج نہ کیے جانے پر سوالات اٹھائے اور کہا کہ موجودہ تفتیش کئی سوالات کے جواب دینے کے بجائے مزید سوالات پیدا کرتی ہے۔ عدالت نے ہدایت دی کہ ممبئی پولیس کے پاس موجود متعلقہ دستاویزات اور شواہد سی بی آئی کے حوالے کیے جائیں۔ سی بی آئی تحقیقات کے دوران اگر کسی شخص کے خلاف قابلِ اعتماد شواہد سامنے آتے ہیں تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ عدالت نے واضح کیا کہ محض الزامات یا شبہات کی بنیاد پر کسی کو ملزم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ فیصلہ دشا سالیان کی موت کے تقریباً چھ سال بعد سامنے آیا ہے اور معاملے کی مزید تحقیقات کی راہ ہموار ہوگئی۔

وشاکھا راؤت کی کارپوریٹر رکنیت منسوخ

الیکشن میں دوسرے نمبر پر رہنے والی پریا سرونکر کے کارپوریٹر بننے کا امکان

ممبئی: شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کو ممبئی میں بڑا سیاسی جھٹکا لگا ہے۔ پارٹی کی سابق میئر اور کارپوریٹر وشاکھا راؤت کی کارپوریٹر کی رکنیت منسوخ کر دی گئی ہے۔ ممبئی ہائی کورٹ سے بھی انہیں راحت نہیں ملی۔ ان کی او بی سی ذات کے سرٹیفکیٹ سے متعلق تنازع کے بعد ان کی رکنیت پر سوال اٹھ رہے تھے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کی میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے نے اس معاملے میں شہری ترقی محکمہ کو خط کے ذریعے اطلاع دی ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ وشاکھا راؤت کو آئندہ چھ سال تک کارپوریٹر کے انتخاب کے لیے نااہل قرار دیا گیا ہے۔ ان کی رکنیت منسوخ کیے جانے کا باضابطہ اعلان جلد میونسپل ایوان میں کیا جائے گا۔ وشاکھا راؤت ممبئی کے وارڈ نمبر 191 سے منتخب ہوئی تھیں۔ ان کے خلاف ایکناتھ شندے کی شیوسینا کے لیڈر سدا سرونکر کی بیٹی پریا سرونکر نے انتخاب لڑا تھا۔ راؤت اس سے قبل ممبئی کی میئر بھی رہ چکی ہیں۔ وشاکھا راؤت کا کنبی ذات کا سرٹیفکیٹ پال گھر کے ضلع کلکٹر نے منسوخ کر دیا تھا، جس کے بعد ان کی کارپوریٹر کی رکنیت ختم ہونے کا امکان پیدا ہوگیا تھا۔ انہوں نے اس فیصلے کے خلاف ممبئی ہائی کورٹ سے رجوع کیا، تاہم عدالت نے ان کی عرضی مسترد کر دی۔ وشاکھا راؤت کا موقف تھا کہ ان کے پاس ان کے دادا کے زمانے سے ذات کے سرٹیفکیٹ اور متعلقہ ریکارڈ موجود ہیں۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ پال گھر کے ضلع کلکٹر کو اس معاملے میں فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ تاہم ذات کی جانچ کرنے والی کمیٹی کے مطابق راؤت کی جانب سے پیش کیے گئے دستاویزات میں جن افراد کے کنبی ذات کے ویلیڈیٹی سرٹیفکیٹ منسلک کیے گئے تھے، ان کے ساتھ راؤت کا خون کا رشتہ شواہد کی کمی کے باعث ثابت نہیں ہوسکا۔ اسی بنیاد پر کمیٹی نے ان کے ذات کی تصدیق کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ راؤت کی کارپوریٹر رکنیت ختم ہونے کے بعد دوسرے نمبر پر رہنے والی پریا سرونکر کو باقی مدت کے لیے کارپوریٹر بننے کا موقع ملنے کا امکان ہے۔

غیر قانونی بیٹنگ کیس: ای ڈی کی 12 مقامات پر چھاپے

مہاراشٹر، دہلی-این سی آر، راجستھان اور گجرات میں کارروائی بیٹنگ کی رقم کو نقد میں بیرون ملک منتقل کرنے کا الزام

ممبئی: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے قبرص میں قائم مبینہ غیر قانونی آن لائن بیٹنگ پلیٹ فارم پیریمیچ (Parimatch) کے خلاف منی لانڈرنگ کیس میں بدھ کو مہاراشٹر، دہلی-این سی آر، راجستھان اور گجرات کے 12 مقامات پر چھاپے مارے۔ ای ڈی کے مطابق مہاراشٹر میں 5، دہلی-این سی آر میں 4، راجستھان میں 2 اور گجرات میں ایک مقام کی تلاشی لی گئی۔ کارروائی میں ایسی پیمنٹ کمپنیوں کے احاطے بھی شامل تھے، جن پر الزام ہے کہ انہوں نے کیش مینجمنٹ سسٹم (CMS) ایجنٹس کے ذریعے بیٹنگ سے حاصل رقم کو نقد میں تبدیل کیا۔ اس کے علاوہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس اور کمپنی سیکریٹریز سے وابستہ مقامات کی بھی تلاشی لی گئی، جن پر مبینہ طور پر غیر قانونی ترسیلات اور فرضی اوورسیز ڈائریکٹ انویسٹمنٹ (ODI) کے ذریعے رقم بیرون ملک منتقل کرنے میں مدد کا شبہ ہے۔ پیریمیچ کے لیے رقم جمع کرنے اور ادائیگی کرنے والے پیمنٹ گیٹ ویز بھی کارروائی کی زد میں رہے۔ یہ کارروائی 26 مئی کی گزشتہ چھاپہ ماری کے بعد ہوئی ہے، جب 17 مقامات پر کارروائی کے دوران ای ڈی نے تقریباً 1.56 کروڑ روپے کے منقولہ اثاثے ضبط اور مختلف بینک کھاتوں میں موجود تقریباً 3.8 کروڑ روپے منجمد کیے تھے۔ ای ڈی کے مطابق پیریمیچ اور اس کے ساتھیوں نے ایک سال کے دوران 3,000 کروڑ روپے سے زائد کی رقم بیٹنگ کے ذریعے حاصل کی۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ رقم کو مُول اکاؤنٹس، پیمنٹ ایجنٹس، گراہک سیوا کیندر، CMS چینلز اور دیگر ذرائع کے ذریعے گھمایا گیا تاکہ اس کے اصل ماخذ کا پتہ نہ چل سکے۔ ای ڈی نے مزید کہا کہ بیٹنگ پلیٹ فارم نے 'Parimatch Sports' اور 'Parimatch News' کے نام سے تشہیر کی اور ملک کی 15 سے زائد ریاستوں میں مقامی کرکٹ، ہاکی اور فٹبال ٹورنامنٹس کی اسپانسرشپ کے ذریعے صارفین کو راغب کیا۔

ویرار: شوہر کی دوسری بیوی پر چاقو اور ترشول سے حملہ، خاتون گرفتار

وسئی: ویرار میں شوہر کی دوسری بیوی کی اچانک گھر آمد پر مشتعل ایک خاتون نے مبینہ طور پر اس پر چاقو اور ترشول سے حملہ کر دیا۔ شدید زخمی 22 سالہ کومل سروج نے جان بچانے کے لیے خود کو ایک کمرے میں بند کر لیا اور پولیس کی ایمرجنسی ہیلپ لائن 112 پر اطلاع دی۔ بولنج پولیس نے موقع پر پہنچ کر اسے بچایا اور حملہ کرنے والی خاتون کو گرفتار کر لیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق ملزمہ لکشمی پرساد (31) اپنے شوہر کے ساتھ ویرار کے می فیئر گارڈن علاقے میں رہتی تھی۔ الزام ہے کہ اس کے شوہر نے لکشمی کو بتائے بغیر جولائی 2024 میں کومل سروج سے دوسری شادی کر لی تھی۔ اتوار کو کومل اچانک اپنے شوہر کے گھر پہنچ گئی، جس کے بعد دونوں خواتین کے درمیان شدید بحث ہوگئی۔ الزام ہے کہ تنازع بڑھنے پر لکشمی نے گھر کا دروازہ اندر سے بند کر لیا اور کومل پر چاقو اور ترشول سے حملہ کر دیا۔ جان بچانے کی کوشش میں کومل زخمی حالت میں اندرونی کمرے میں چلی گئی اور خود کو بند کر کے پولیس کو فون کیا۔

اندھیری: رہائشی عمارت میں 11 سالہ بچے کو پالتو کتے نے کاٹ لیا

کتے نے ہینڈلر کے قابو سے نکلنے کے بعد بچے کا تعاقب کر کے اسے کاٹا، مالک اور ہاؤس کیپنگ ملازم کے خلاف ایف آئی آر

ممبئی: اندھیری ایسٹ کی ایک رہائشی عمارت میں اتوار کی دوپہر ایک پالتو کتے نے 11 سالہ بچے کو مبینہ طور پر کاٹ لیا۔ واقعے کے بعد پولیس نے کتے کے مالک 31 سالہ رنگناتھ راج گوپالن اور اس وقت کتے کو ٹہلانے والے ہاؤس کیپنگ ملازم سمت سولنکی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ یہ واقعہ تقریباً دوپہر 3 بج کر 25 منٹ پر پیش آیا۔ متاثرہ بچہ جش اپنے والد دیوانگ شاہ (43) اور دادا کے ساتھ کھانے کے بعد عمارت کے نیچے آیا تھا۔ والد کے مطابق انہوں نے جش کو کچھ اسٹیشنری دی اور اسے گھر واپس جانے کو کہا، جس کے بعد وہ اپنے والد کے ساتھ دکان کے لیے روانہ ہوگئے۔ کچھ دیر بعد انہیں اہلیہ کا فون موصول ہوا کہ جش کو کتے نے کاٹ لیا ہے۔ وہ فوری طور پر واپس پہنچے اور بچے کو خون میں لت پت پایا، جس کے بعد اسے ناناوتی اسپتال لے جایا گیا۔ پولیس کے مطابق جش نے اپنے والد کو بتایا کہ کتے کو سمت سولنکی ٹہلا رہا تھا، اسی دوران کتا اس کے قابو سے نکل گیا اور بچے کا تعاقب کرتے ہوئے اسے کاٹ لیا۔ پولیس نے کتے کے مالک اور ہینڈلر دونوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ پولیس کے مطابق مالک رنگناتھ راج گوپالن کو پیشی کا نوٹس جاری کرنے کے بعد جانے کی اجازت دے دی گئی۔ متاثرہ بچے کے والد نے الزام عائد کیا کہ عمارت کے رہائشی اس کتے کے جارحانہ رویے کی متعدد مرتبہ شکایت کر چکے ہیں اور کتا خاص طور پر بچوں پر جھپٹتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ واقعے کے وقت کتے کے منہ پر حفاظتی پٹہ بھی نہیں لگا ہوا تھا۔

مولانا سید ابوالقاسم رضوی کی والدہ سپردِ خاک

جنازے میں علماء و مومنین کی بڑی تعداد میں شرکت

ممبئی: مولانا سید ابوالقاسم رضوی کی والدۂ محترمہ کی تدفین یکم ستمبر کو رحمت آباد میں عمل میں آئی۔ نمازِ جنازہ اور تدفین میں شہر اور اطراف سے بڑی تعداد میں علماء، شعراء، مومنین و مومنات اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ ہر آنکھ اشکبار اور فضا سوگوار تھی۔ تدفین سے قبل ایک مجلسِ عزا کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوتِ کلامِ الٰہی سے مجلس کا آغاز ہوا، جس کے بعد مرحومہ کے نواسے کمیل رضوی نے سلام پیش کیا۔ بعدازاں مرحومہ کے چھوٹے فرزند سید محمد باقر نے رضا سرسوی کا معروف کلام "ماں" پیش کیا، جبکہ نیر اعظمی نے مرحومہ کی یاد میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مجلس سے بزرگ خطیب مولانا ظہیر عباس صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے مرحومہ کی دینداری، خوش اخلاقی اور غیر معمولی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے ان کی دینی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے مرحوم مولانا ظفریاب صاحب کی علمی و دینی خدمات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ایسے علمی و دینی گھرانوں کی خواتین نے خاموشی سے دین کی خدمت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نمازِ جنازہ مرحومہ کے فرزند حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید ابوالقاسم رضوی صاحب نے پڑھائی۔ اس موقع پر غم کی کیفیت نمایاں تھی اور حاضرین نے انتہائی رنج و الم کے ساتھ مرحومہ کو آخری وداع کیا۔ تلقین مولانا عزیز حیدر زیدی صاحب نے پڑھی، جبکہ تدفین سے قبل مولانا یونس حیدر ماہلی صاحب نے پُردرد و پُرسوز انداز و آواز میں سلام پڑھا۔ اور آخری تلقین حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید روح ظفر صاحب نے پڑھی۔ جنازے میں متعدد علمائے کرام، خطباء، شعراء اور دینی شخصیات نے شرکت کی۔ مرحومہ کی یاد میں مجلسِ سوئم ان شاء اللہ جمعرات، ۳ ستمبر کو بعد نمازِ مغربین مسجد ایرانیان میں منعقد ہوگی، جس سے حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید نجیب الحسن زیدی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ مرحومہ کی رحلت پر تمام علماء، مومنین و مومنات اور اہلِ خانہ نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، محمد و آلِ محمد علیہم السلام کے صدقے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان بالخصوص مولانا سید ابوالقاسم رضوی صاحب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے (آمین)۔

سرکاری دفاتر میں بٹاٹا وڑا ممنوع، پوہا، اِڈلی اور سلاد کو ترجیح

ریاستی کابینہ میں سرکاری و نیم سرکاری دفاتر میں صحت بخش غذاؤں کے فروغ کی تجویز منظور

ممبئی: مہاراشٹر کے سرکاری دفاتر اور نیم سرکاری اداروں میں اب ملازمین اور سرکاری پروگراموں میں شرکاء کو بٹاٹا وڑا، پکوڑے، کٹلٹس، ڈھوکلا، بسکٹ اور دیگر تلی یا زیادہ پروسیس شدہ غذاؤں کے بجائے صحت بخش اور متوازن غذا فراہم کرنے پر زور دیا جائے گا۔ ریاستی کابینہ نے منگل کو اس سلسلے میں ایک تجویز کو منظوری دے دی۔ نئی پالیسی کے تحت سرکاری اجلاسوں، پروگراموں، کانفرنسوں اور تربیتی نشستوں میں موسمی پھل، ابلے انڈے، ابلی دالیں، پوہا، اِڈلی-سانبر، سلاد، سبزیاں، دالیں، اُسل اور چھاچھ کو ترجیح دی جائے گی۔ اس کے علاوہ راگی، جوار اور باجرے سے تیار بھاکری اور دیگر مقامی و روایتی غذاؤں کو بھی مینو میں شامل کیا جائے گا۔ محکمہ صحت کے مطابق اس اقدام کا مقصد سرکاری ملازمین میں متوازن اور غذائیت سے بھرپور غذا کے استعمال کو فروغ دینا اور ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، موٹاپے اور امراضِ قلب جیسی غیر متعدی بیماریوں کے خطرے کو کم کرنا ہے۔ محکمہ نے غذاؤں میں شکر، نمک، تیل اور غیر صحت بخش چکنائی کے استعمال کو محدود کرنے کی سفارش کی ہے۔ محکمہ صحت کے پرنسپل سکریٹری نپن وناٹک نے کہا کہ یہ پالیسی سرکاری نظام میں صحت بخش اور غذائیت سے بھرپور غذا کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے میں ایک مثبت غذائی تبدیلی کا آغاز کرے گی۔ محکمہ صحت کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر کیلاش باوسکر نے بھی کہا کہ طرزِ زندگی سے متعلق بیماریوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جس کے پیشِ نظر صحت بخش غذا کو فروغ دینا ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر کے مطابق منترالیہ کی کینٹین میں پہلے ہی پھل، ابلے انڈے، پوہا، اِڈلی سانبر، گرم دودھ اور گرین ٹی جیسی صحت بخش اشیاء شامل کی جا چکی ہیں۔ کینٹین کے کھانے میں دال، اُسل، ہری سبزیاں، چھاچھ، سلاد اور پلاؤ بھی شامل ہیں، جس کے نتیجے میں تلی ہوئی اشیاء کی مقدار میں کمی آئی ہے۔ نئی پالیسی کے تحت سرکاری دفاتر میں ہونے والے نئے کیٹرنگ معاہدوں میں بھی صحت بخش مینو کو شامل کرنا ہوگا۔ ملازمین کے لیے صحت مند طرزِ زندگی اور غذائیت سے متعلق بیداری پروگرام منعقد کرنے اور متوازن غذا کے لیے رہنما اصول تیار کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔

دادر: جج سے گالی گلوج اور جان سے مارنے کی دھمکی

دو نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر

ممبئی: دادر میں موٹر ایکسیڈنٹ کلیمز ٹریبونل (MACT) کے جج کو مبینہ طور پر راستے میں روک کر گالی گلوج اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کے معاملے میں ماٹونگا پولیس نے دو نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ یہ معاملہ یکم ستمبر کو اس وقت سامنے آیا جب 54 سالہ جج ششی کانت بنگار نے ماٹنگا پولیس سے رجوع کیا۔ شکایت کے مطابق 13 جولائی کو وہ اپنی اہلیہ ودیا ششی کانت بنگار اور بیٹی ساکشی کے ساتھ دھولیہ سے واپس آ رہے تھے۔ رات تقریباً 10:15 بجے دادر ٹی ٹی کے قریب ایرانی ریسٹورنٹ کے علاقے میں دو نامعلوم افراد نے ان کی کار روک لی۔ جج کے مطابق دونوں افراد نے کار کے ڈیش بورڈ پر لگے "نیائے دھیش) "جج (کے بورڈ پر سوال اٹھاتے ہوئے ان کی شناخت کے بارے میں پوچھ گچھ کی۔ جج نے خود کو ضلع جج اور موٹر ایکسیڈنٹ کلیمز ٹریبونل کا رکن بتایا اور وضاحت کی کہ یہ گاڑی ان کی رہائش گاہ اور عدالت کے درمیان سرکاری سفر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ الزام ہے کہ اس کے باوجود دونوں افراد مشتعل ہوگئے اور جج اور ان کی اہلیہ کو سرِعام گالیاں دینے لگے۔ شکایت کے مطابق ایک شخص نے جج کو دھکا بھی دیا، جب کہ ان کی اہلیہ اور موقع پر موجود ایک بزرگ شخص نے مداخلت کر کے معاملہ پرسکون کرنے کی کوشش کی۔ دونوں ملزمان نے مبینہ طور پر جج کو مارنے پیٹنے کی دھمکی بھی دی۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق فی الحال یہ واضح نہیں ہوسکا ہے کہ دونوں افراد نے جج کو دھمکانے کی کوشش کیوں کی۔ ملزمان کی شناخت کے لیے علاقے کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج اور دیگر شواہد کی جانچ کی جا رہی ہے۔

کچرا اور صفائی کی خلاف ورزیوں پر شہریوں سے 90 لاکھ روپے جرمانہ

بی ایم سی کی کارروائی کی، گندگی پھیلانے اور تعمیراتی ملبہ غیر مجاز جگہوں پر ڈالنے والوں کے خلاف سختی

ممبئی: بی ایم سی نے یکم اپریل 2026 سے نافذ نئے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ قوانین کے تحت 31 اگست تک 5,256 معاملات میں مجموعی طور پر 90 لاکھ 22 ہزار 626 روپے جرمانہ وصول کیا ہے۔ کارروائی کچرا پھینکنے، عوامی مقامات پر پیشاب کرنے، تھوکنے، کھلے میں رفع حاجت اور تعمیراتی ملبہ غیر مجاز مقامات پر ڈالنے سمیت مختلف خلاف ورزیوں پر کی گئی۔ سب سے زیادہ 35 لاکھ روپے سے زائد جرمانہ احاطے اور اطراف کی صفائی برقرار نہ رکھنے پر عائد کیا گیا۔ اس میں مکان مالکان سے 21 لاکھ 64 ہزار 80 روپے اور دیگر ذمہ دار افراد سے 13 لاکھ 39 ہزار 220 روپے وصول کیے گئے۔ سڑکوں، فٹ پاتھوں اور عوامی مقامات پر کچرا پھینکنے کے 419 معاملات میں بھی کارروائی ہوئی، جبکہ تعمیراتی و انہدامی ملبہ غیر مجاز طور پر پھینکنے یا بغیر منظور شدہ منصوبے کے منتقل کرنے کے 419 معاملات میں 31 لاکھ 64 ہزار 476 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ اگست میں بی ایم سی کی کارروائی مزید تیز رہی۔ صرف ایک ماہ میں 1,250 معاملات میں 20 لاکھ 19 ہزار 531 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ بی ایم سی نے واضح کیا ہے کہ اس مہم کا مقصد صرف جرمانہ وصول کرنا نہیں بلکہ شہریوں، اداروں اور کچرا پیدا کرنے والوں کو صفائی اور کچرے کی مناسب تلفی کا ذمہ دار بنانا ہے۔

اداکارہ سوارا بھاسکر کے "پدماوت" کے منظر سے پیدا تنازع کا دفاع

فہد احمد نے اہلیہ سوارا کا دفاع کرتے ہوئے ناقدین پر جھوٹ کو سچ کے طور پر پیش کرنے کا الزام عائد کیا

ممبئی: این سی پی (شرد پوار گروپ) کے رہنما فہد احمد نے اپنی اہلیہ اور اداکارہ سوارا بھاسکر کے "پدماوت" کے منظر سے متعلق بیان پر پیدا ہونے والے تنازع کے درمیان ان کا دفاع کیا ہے۔ فہد احمد نے ان لوگوں کو چیلنج کیا جو سوارا پر رانی پدماوتی اور دیگر ستی کرنے والی خواتین کو "بزدل" قرار دینے کا الزام عائد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ الزام ثابت ہوجائے تو وہ قانون کے تحت مقرر کی جانے والی کسی بھی سزا کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ فہد احمد نے منگل کی شب ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ کوئی بھی شخص یہ ثابت کر دے کہ سوارا نے رانی پدماوتی کو بزدل کہا تھا، تو وہ صرف معافی ہی نہیں بلکہ ہندوستانی قانون کے مطابق "جو بھی سزا مقرر ہو" اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے ناقدین پر جھوٹ کو سچ کے طور پر پیش کرنے کا الزام بھی عائد کیا اور کہا کہ وہ جسے "نفرت کی سوچ" قرار دیتے ہیں، اس کے خلاف ان کی جدوجہد جاری رہے گی۔ یہ تنازع اس وقت شروع ہوا جب "پدماوت" کے اختتامی منظر پر سوارا کی گفتگو کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی۔ ناقدین نے الزام لگایا کہ اداکارہ نے رانی پدماوتی اور جوہر کرنے والی خواتین کو بزدل قرار دیا ہے۔ تاہم سوارا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بیان کا غلط ترجمہ کر کے ایک جھوٹی کہانی پھیلائی گئی۔

سوارا کی وضاحت

میں نے پدماوتی کو بزدل نہیں کہا

سوارا بھاسکر نے اپنی وضاحت میں کہا کہ انہوں نے کبھی رانی پدماوتی کو "بزدل" نہیں کہا۔ ان کا کہنا تھا کہ جو لوگ ان کے بیان کا مطلب سمجھنے میں الجھن کا شکار ہیں، انہیں اصل بیان کی تصدیق کرنی چاہیے، نہ کہ غلط دعوے پھیلانے چاہئیں۔ اپنے اصل بیان کی وضاحت کرتے ہوئے سوارا نے کہا کہ "پدماوت" کا اختتام دیکھتے ہوئے ان کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر، خدانہ کرے، وہ خود عصمت دری کا شکار ہوتیں تو شاید انہیں اس بات پر خود کو بزدل محسوس ہوتا کہ انہوں نے اپنی جان کیوں نہیں لے لی۔ انہوں نے کہا کہ ان کا تبصرہ معاشرے میں عصمت دری کے بڑھتے واقعات اور اس حوالے سے موجود سوچ کے تناظر میں تھا۔ سوارا نے سوال اٹھایا کہ کیا فلموں کے ذریعے یہ پیغام دیا جانا چاہیے کہ کسی عورت کی جسمانی پاکیزگی اس کی زندگی سے زیادہ قیمتی ہے۔ سوارا نے دہلی-این سی آر میں ایک کم عمر لڑکی کے مبینہ عصمت دری کے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا کہ کیا عصمت دری سے بچ جانے والی خواتین کو یہ احساس دلایا جانا چاہیے کہ زندہ بچنے کے بجائے مرجانا بہتر تھا۔ انہوں نے نربھیا کا بھی ذکر کیا، جس نے آخری دم تک چھ افراد کے خلاف مزاحمت کی تھی، اور کہا کہ خواتین کی زندہ رہنے کی خواہش کو کمتر نہیں سمجھنا چاہیے۔ سوارا نے اپنی وضاحتی ویڈیو کے ساتھ جاری پیغام میں ایک بار پھر کہا کہ ان کے بیان کی ویڈیو کو "غلط اور جھوٹے ترجمے" کے بعد وائرل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے نہ رانی پدماوتی اور نہ ہی ستی کرنے والی کسی خاتون کو بزدل قرار دیا تھا۔

دہلی ایز آف ڈوئنگ بزنس بل 2026 منظور

راجدھانی میں کاروبار کرنا ہوگا آسان، تیز اور شفاف: وزیر اعلیٰ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے بدھ کے روز کہا کہ دہلی حکومت ایسا نظام تیار کر رہی ہے جس میں تاجروں اور صنعت کاروں کو مختلف سرکاری دفاتر کے چکر نہ لگانے پڑیں، ایک ہی معلومات بار بار جمع نہ کرانی پڑے اور ضروری اجازتوں کے لیے طویل عرصے تک انتظار نہ کرنا پڑے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی صدارت میں منعقدہ کابینہ کے اجلاس میں دہلی ایز آف ڈوئنگ بزنس بل 2026 کو منظوری دی گئی ہے۔ اس بل کا مقصد دہلی میں روزگار اور کاروبار کے لیے اجازت نامے، رجسٹریشن، لائسنس اور دیگر منظوری حاصل کرنے کے موجودہ طریقہ کار میں بنیادی تبدیلی لانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت ایسا نظام تیار کر رہی ہے جس میں تاجروں اور صنعت کاروں کو مختلف سرکاری دفاتر کے چکر نہ لگانے پڑیں، ایک ہی معلومات بار بار جمع نہ کرانی پڑے اور ضروری اجازتوں کے لیے طویل عرصے تک انتظار نہ کرنا پڑے۔ اس کے ذریعے کاروبار سے جڑے مختلف طریقہ کار کو ایک ایسے نظام میں لایا جائے گا جو آسان، شفاف، وقت کا پابند اور ٹیکنالوجی پر مبنی ہوگا۔ بل کا مقصد حکومت اور کاروباری اداروں کے تعلقات کو کنٹرول اور شک وشبہ کے نظام سے نکال کر اعتماد اور سہولت پر مبنی بنانا ہے۔ مجوزہ قانون نافذ ہونے کے بعد حکومت اور کاروباری اداروں کے درمیان تعلقات میں اعتماد اور سہولت کو ترجیح دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ قانون کا سب سے اہم نظام سنگل ونڈو سسٹم ہوگا۔ اس کے تحت ایک آن لائن، آسان اور استعمال میں آسان نظام بنایا جائے گا، جہاں تاجر اپنے کاروبار سے متعلق اجازتوں، رجسٹریشن، این اوسی، رضامندی، لائسنس وغیرہ کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ اس میں عمارتوں کے نقشے، فائر فائٹنگ سے متعلق اجازتوں، پانی، سیور اور بجلی کے کنکشن جیسی خدمات بھی شامل ہوں گی۔ اس سے شہریوں اور تاجروں کو مختلف سرکاری دفاتر میں جا کر الگ الگ درخواستیں جمع کرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس سنگل ونڈو سسٹم کے ذریعے ملنے والی تمام کاروباری منظوریوں کیلئے دہلی اسٹیٹ انڈسٹریل اینڈ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ڈی ایس آئی آئی ڈی سی) کو سنگل نوڈل ایجنسی بنایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ بل کے شیڈول 3- میں شامل کئی سرگرمیوں کیلئے درخواست جمع کرتے ہی منظوری، اجازت، لائسنس یا این اوسی دینے کا التزام ہوگا۔ مقررہ کم خطرے والے زمروں اور طے شدہ حد کے معاملات میں خود سے کی گئی تصدیق کو قبول کیا جائے گا۔ اس سے کم خطرے والی سرگرمیوں کے لیے طویل منظوری کے عمل سے راحت ملے گی۔ جو سرگرمیاں شیڈول 3- میں شامل نہیں ہوں گی، ان کے لیے منظوری، اجازت، لائسنس اور این اوسی شہریوں کو وقت کی پابندی اور آسان سروس فراہم کرنے کے حق سے متعلق ایکٹ 2026 میں مقررہ وقت کی حد کے اندر دیے جائیں گے۔ بل میں مقررہ وقت کی حد ختم ہونے پر قانونی طور پر منظوری مان لیے جانے کا نظام بھی تجویز کیا گیا ہے، یعنی اگر مقررہ مدت میں مجاز اتھارٹی کی طرف سے فیصلہ نہیں کیا جاتا ہے تو بل میں طے شدہ شقوں کے مطابق منظوری مان لی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تاجروں پر بار بار رجسٹریشن کا بوجھ بھی کم کیا جائے گا۔ جو کاروباری ادارے پہلے سے گڈز اینڈ سروسز ٹیکس، فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا، مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈیولپمنٹ ایکٹ یا لیبر کوڈز کے تحت رجسٹرڈ ہیں، انہیں الگ سے ٹریڈ، ہیلتھ ٹریڈ، ایٹنگ ہاؤس یا دکان اور اسٹیبلشمنٹ سے متعلق رجسٹریشن کرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

مجلس کو جھٹکا، قومی ترجمان عاصم وقار کانگریس میں شامل

’اگر ایمانداری سے بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانا چاہتے ہیں تو کانگریس کے ساتھ آنا ہوگا‘

نئی دہلی، (صحافت بیورو): اسدالدین اویسی کی قیادت والی آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے قومی ترجمان سید عاصم وقار نے اتر پردیش اسمبلی انتخاب سے عین قبل کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی۔ ان کے ساتھ کئی دیگر لیڈران نے بھی پارٹی کی رکنیت اختیار کی۔ اس سلسلے میں راجدھانی دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر ’اندرا بھون‘ میں پریس کانفرنس کی گئی جس میں یوپی کانگریس صدر اجے رائے، یوپی انچارج راجندر پال گوتم اور کانگریس اقلیتی سیل کے چیئرمین عمران پرتاپ گڑھی موجود تھے۔ کانگریس کی رکنیت اختیار کرنے کے بعد عاصم وقار نے میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اے آئی ایم آئی ایم میں رہنے کے بعد مجھے لگا کہ ہم بات تو بی جے پی اور اس کے نظریات سے لڑنے کی کرتے ہیں لیکن زمین پر ان سے لڑ رہے ہیں جو بی جے پی کے خلاف ہیں۔ اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ اگر ہم حقیقی معنوں میں محب وطن ہیں اور ایمانداری سے بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانا چاہتے ہیں تو کانگریس کے ساتھ آنا ہوگا، جو مضبوطی کے ساتھ بی جے پی سے لڑ رہی ہے۔“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”ملک سے محبت کرنے والے لوگ بی جے پی کی ملک مخالف حکومت کو اقتدار سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں، تاکہ ملک میں ایک سیکولر اور مفاد عامہ کی حکومت بنائی جا سکے۔“ اس موقع پر عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ عاصم وقار کی کانگریس میں شمولیت خوش آئند ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں سید عاصم وقار کا کانگریس فیملی میں

استقبال کرتا ہوں۔ آج راہل گاندھی کی ’محبت کی دکان‘ کے کارواں میں مزید ایک دوست ہمارے ساتھ جڑے ہیں۔ اس سے ہمارا کنبہ آج مزید مضبوط ہوا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ میں ہمیشہ سے بی جے پی کے نظریات اور ان کی مدد کرنے والے غیر اعلانیہ ساتھیوں سے لڑتا رہا ہوں، اس لیے آنے والے وقت میں کئی دیگر ساتھی پارٹی سے جڑیں گے۔ ہم پوری طاقت سے لڑیں گے اور جیتیں گے۔ یوپی کانگریس صدر اجے رائے نے بھی عاصم وقار کی کانگریس میں شمولیت کو بہت اہم قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ عاصم وقار جیسی مضبوط شخصیت نے کانگریس کی رکنیت اختیار کی ہے۔ انھوں نے ہمیشہ اپنی حاضر جوابی کے ساتھ سماج کو ایک مثبت پیغام دینے کا کام کیا ہے۔ ان کی سوچ اور ان کے نظریات ہمارے لیڈر راہل گاندھی کے اس خواب سے جڑے ہیں، جو انھوں نے اس ملک کے لیے دیکھا ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ آج محبت کی دکان لگاتار بڑھتی جا رہی ہے اور 2027 میں اتر پردیش کے ہر گاؤں، ہر گلی میں کانگریس کا پرچم لہرائے گا۔

میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے یوپی کانگریس انچارج ایڈووکیٹ راجندر پال گوتم نے کہا کہ راہل گاندھی کی قیادت میں پورے ملک میں تعلیم، روزگار، طلبا، خواتین اور محروم طبقات کے ایشوز پر تحریک چل رہی ہے۔ راہل گاندھی مضبوطی کے ساتھ ہر طبقہ کی آواز اٹھا رہے ہیں اور حکومت کو ہر محاذ پر لگاتار متنبہ کر رہے ہیں۔ اسی سے متاثر ہو کر مختلف پارٹیوں کے سینئر لیڈران کانگریس سے جڑ رہے ہیں۔

دہلی حکومت مضبوط آئی ٹی ایکو سسٹم کی تعمیر کے لیے کوشاں ہے: ڈاکٹر پنکج

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کے آئی ٹی وزیر ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ نے بدھ کے روز کہا کہ دہلی حکومت موثر، محفوظ اور شہریوں پر مرکوز حکومت کے لیے ایک مضبوط آئی ٹی ایکو سسٹم کی تعمیر کیلئے کام کر رہی ہے۔ دہلی حکومت کے محکمہ اطلاعات و ٹیکنالوجی کی جانب سے نیشنل ای گورننس ڈویژن اور الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت کے تعاون سے ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن (ڈی پی ڈی پی) ایکٹ، 2023 پر آج یہاں منعقدہ ورکشاپ کی صدارت دہلی حکومت کے آئی ٹی وزیر ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ نے کی۔ اس موقع پر انہوں نے ڈیجیٹل گورننس کے بڑھتے ہوئے دائرے کے درمیان شہریوں کے ذاتی ڈیٹا کی حفاظت کو حکومت کی اہم ذمہ داری بتایا۔ انہوں نے کہا کہ

شہری راشن کارڈ، ذات سرٹیفکیٹ اور دیگر سرکاری خدمات کا فائدہ اٹھانے کے دوران ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے اپنی اہم ذاتی معلومات شیئر کرتے ہیں۔ ایسے میں اس ڈیٹا کو محفوظ رکھنا اور شہریوں کی پرائیویسی کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈی پی ڈی پی ایکٹ کے موثر نفاذ کے لیے افسران کو ذاتی ڈیٹا کو ذمہ داری کے ساتھ جمع کرنے، سنبھالنے، اسٹور کرنے اور محفوظ رکھنے کے طور طریقوں سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل گورننس کی توسیع کے ساتھ آئی ٹی محکمے کے کردار اور ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ دہلی حکومت موثر، محفوظ اور شہریوں پر مرکوز حکومت کے لیے ایک مضبوط آئی ٹی ایکو سسٹم کی تعمیر کیلئے کام کر رہی ہے۔ محکمہ ڈیجیٹل گورننس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اپنی صلاحیتوں کو مضبوط کر رہا ہے۔ حکومت کا مقصد ایسا نظام تیار کرنا ہے جس میں تکنیک کے ذریعے خدمات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ شہریوں کی پرائیویسی اور ذاتی ڈیٹا کی حفاظت بھی یقینی ہو۔ ورکشاپ میں آئی ٹی سکریٹری نے ڈی پی ڈی پی ایکٹ کے موثر نفاذ کیلئے محکمے کے روڈ میپ کی معلومات دی۔ اس میں ڈیٹا ہینڈلنگ کے معیارات کے بارے میں تفصیلی سرکولر جاری کرنا اور ہر محکمے میں ڈیٹا پروٹیکشن نوڈل افسران کی تعیناتی شامل ہے۔ اس موضوع کے ماہرین نے ایکٹ کی اہم دفعات، رضامندی کے فریم ورک، مقصد پر مبنی ڈیٹا کے استعمال، ڈیٹا منیمائزیشن، ڈیٹا پرنسپلز کے حقوق، ڈیٹا فیڈوشریز کی ذمہ داریوں اور ڈیٹا پروٹیکشن بورڈ آف انڈیا کے کردار پر افسران کو معلومات فراہم کی۔

انکت شرما قتل کیس میں طاہر حسین کی اپیل پر دہلی پولیس کو ہائی کورٹ کا نوٹس

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی ہائی کورٹ نے بدھ کے روز طاہر حسین کی جانب سے دائر اپیل پر دہلی پولیس کو نوٹس جاری کیا۔ طاہر حسین نے انکت شرما قتل کیس میں اپنی سزا اور عمر قید کے فیصلے کو چیلنج کیا ہے۔ فروری 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہونیوالے فسادات کے دوران دیال پور علاقے میں انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) کے اہلکار انکت شرما کا قتل کر دیا گیا تھا۔ ان کی مسخ شدہ لاش ایک نالے سے برآمد ہوئی تھی۔

عدالت نے نوٹس جاری کرتے ہوئے پولیس سے جواب طلب کیا۔ طاہر حسین کی جانب سے وکیل راجیو موہن اور تارا نرولا پیش ہوئے، جبکہ دہلی پولیس کی جانب سے اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر (ایس پی پی) راجت نائر نے نوٹس وصول کیا۔ درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ اس معاملے میں طاہر حسین کا کوئی کردار نہیں ہے اور پولیس نے بھی ان کے خلاف کوئی مخصوص کردار متعین نہیں کیا ہے۔ انکا مقدمہ الگ سے سنا جانا چاہیے عدالت نے کہا کہ تمام اپیلوں کی مشترکہ سماعت مکمل ہونے کے بعد اس معاملے کو الگ سے سنا جائے گا۔ عدالت نے کہا کہ ایک نوجوان کی موت ہوئی ہے، ہم ہر اپیل کنندہ کے کردار کا جائزہ لیں گے۔ کڑکڑڈوما عدالت نے 31 جولائی کو طاہر سمیت 5 افراد کو عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ انہیں 13 جولائی کو انکت شرما کے قتل کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ طاہر حسین کی جانب سے یہ اپیل وکلا راجیو موہن، تارا نرولا، سونل سردا اور شوانگی شرما کے ذریعے دائر کی گئی ہے۔ اپیل کے مطابق طاہر حسین کو تعزیرات ہند کی مختلف دفعات کے تحت قابلِ سزا جرائم کا قصوروار قرار دیا گیا ہے۔

نبیل احمد صدیقی کے انتقال پر آئی ایم سی آر کا اظہارِ تعزیت

نئی دہلی، (صحافت بیورو): انڈین مسلمز فار سول رائٹس (آئی ایم سی آر) نے جسولہ گورنمنٹ اسکول بوائز سینئر سیکنڈری کے پرنسپل نبیل احمد صدیقی کے اچانک انتقال پر گہرے رنج وغم اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ آئی ایم سی آر کی جانب سے جاری تعزیتی بیان میں کہا گیا ہے کہ نبیل احمد صدیقی ایک نہایت ملنسار، خوش اخلاق اور اپنے فرائض کے تئیں سنجیدہ اور ذمہ دار شخصیت تھے۔ پرنسپل

مرحوم کی فائل فوٹو

کی ذمہ داری سنبھالنے کے ساتھ ساتھ وہ دہلی سائنس سینٹر کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے تھے۔ بیان کے مطابق نبیل احمد صدیقی سی بی ایس ای کے امتحانات میں بطور انوبجیلیٹر اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے تھے۔ ان کے اچانک انتقال کی خبر سے تعلیمی وسماجی حلقوں، ساتھیوں، دوستوں اور ان سے وابستہ افراد میں گہرے رنج وصدمے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آئی ایم سی آر نے کہا کہ نبیل احمد صدیقی کی اچانک وفات ایک بڑا نقصان ہے۔ وہ اپنے خوش اخلاق رویے، ملنسار طبیعت اور کام کے تئیں ذمہ دارانہ رویے کے باعث اپنے ساتھیوں اور طلبہ میں عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کی خدمات اور خوشگوار یادیں ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں زندہ رہیں گی۔ آئی ایم سی آر نے مرحوم کے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوستوں اور تمام متعلقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس مشکل گھڑی میں ہم سب ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ آئی ایم سی آر نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مرحوم نبیل احمد صدیقی کی مغفرت فرمائے، ان کے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کو معاف فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے اہل خانہ، عزیز واقارب اور تمام احباب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

’اسکول کے بچوں کو کیک کھلانے کا لالچ دیکر انکے ساتھ سیاسی ویڈیو بنانے کا غیر قانونی کام کیا‘

بھاردواج کے خلاف نوٹس لے چائلڈ کمیشن: کپور

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی پردیش بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ترجمان پروین شنکر کپور نے راجدھانی کے سوامی نگر میں واقع اسکول کے باہر پرچے بانٹنے کے معاملے پر عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے پردیش صدر سوربھ بھاردواج کی مذمت کی ہے اور الزام لگایا ہے کہ انہوں نے چھوٹے اسکول کے بچوں کو کیک کھلانے کا لالچ دے کر ان کے ساتھ سیاسی ویڈیو بنانے کا غیر قانونی کام کیا ہے۔ مسٹر کپور نے بدھ کے روز صحافیوں سے بات چیت میں کہا کہ مسٹر بھاردواج وزیر تعلیم رہ چکے ہیں اور شاید مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ اسکول کے بچوں کا اس طرح سیاسی ویڈیو میں دکھایا جانا دہلی ایجوکیشن ایکٹ کے تحت ممنوع ہے۔ قابل ذکر

ہے کہ مسٹر بھاردواج اپنے کارکنوں کے ساتھ چراغ دہلی کے سوامی نگر میں واقع اسکول کے باہر پہنچے اور یہاں انہوں نے کارکنوں کے ساتھ مل کر سائیکل کی خریداری سے جڑے الزامات والے پرچے بانٹے۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ مسٹر بھاردواج اور اے اے پی کو لگتا ہے کہ دہلی ودیا واہنی یوجنا کی سائیکل تقسیم میں کوئی بدعنوانی ہوئی ہے تو آپ پولیس میں ایف آئی آر درج کروا سکتے ہیں، عدالت جا سکتے ہیں، لیکن اسکول کے بچوں کے درمیان سیاسی پروپیگنڈہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور دہلی چائلڈ کمیشن کو مسٹر بھاردواج کے ذریعے بچوں کے درمیان آج کیے گئے سیاسی اثرات کا نوٹس لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر بھاردواج اور اے اے پی دونوں ریکھا گپتا حکومت کی طرف سے اسکول کی طالبات کو دی جا رہی سائیکل، خواتین کو دی جا رہی 2500 روپے ماہانہ کی سمان راشی اور بے سہارا خواتین کو دیے جا رہے مفت سلنڈر جیسی اسکیموں کے نفاذ سے سیاسی طور پر شکست خوردہ اور مایوس ہیں اور اب اپنی مایوسی کو چھپانے کے لیے من گھڑت الزامات لگاتے رہتے ہیں۔

نور الٰہی کی امامبارگاہ میں جشن صادقین کا انعقاد

شعراء کا نذرانہ عقیدت، سیرت نبیؐ اور علم کے موضوع پر مولانا محمد باقر کا خطاب

نئی دہلی، (صحافت بیورو): نور الٰہی کی امام بارگاہ میں منگل کو ایک جشن بعنوان ”جشنِ صادقین“ منعقد ہوا۔ جشن کی ابتدا میں مکتب امام جعفر صادق علیہ السلام نور الٰہی کے طالب علم اعظم نے قرآن کی تلاوت کی جبکہ نظامت کے فرائض مولانا محمد حسن سرسوی نے انجام دیے۔ مرزا فجر سانکھوی، محمد مہدی سانکھوی، مشرف سانکھوی، ندیم نقوی، ساغر کربلائی، رضا عباس وغیرہ جیسے شعراء اور مدح خوانوں نے خوبصورت طریقے سے محفل میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس محفل میں دہلی کے ممتاز علماء نے خصوصی طور پر شرکت کی اور محفل کو زینت بخشی۔ صدارت کے مولانا سید محمد باقر زیدی نے انجام دیے۔

اس موقع پر مولانا عابد رضا، مولانا رضوان حسین، مولانا محمد رضا زیدی، مولانا شاہ محمد زیدی، مولانا علی ثمر زیدی، مولانا مقتدیٰ رضوی، مولانا سجاد ربانی، مولانا ریاض حیدر، مولانا تفاخر، مولانا محمد عباس صابری، مولانا نعمت علی، حافظ محمد رضا رضوی موجود تھے۔ آخر میں مولانا محمد باقر نے بصیرت افروز تقریر کی۔ انہوں نے سیرت نبیؐ اور علم کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ بعدہ دعائیہ کلمات کے ذریعے محفل کو آئندہ سال کے لیے ملتوی کیا گیا۔ مولانا حیدر علی جعفری امام جماعت نور الٰہی نے محفل میں آئے ہوئے مہمان علماء اور مومنین کا شکریہ ادا کیا۔ ساتھ ہی تنظیم جعفری کمیٹی کا بھی تشکر کیا جس کی ہم آہنگی سے محفل میں بہترین انتظامات عمل میں آئے۔

ذاکر حسین دہلی کالج کے شعبہ عربی میں آٹھویں مملوک العلی لیکچر کا انعقاد

اسٹریٹیجی اور اچھی منصوبہ بندی سے ہم ہر مشکل کو مات دے سکتے ہیں: ڈاکٹر ہیفاء شاکری

نئی دہلی، (صحافت بیورو): مادری زبان کے علاوہ دیگر زبانوں کے سیکھنے میں یقیناً بہت سی دشواریاں پیش آتی ہیں لیکن عمدہ حکمت عملی اور اچھی منصوبہ بندی کے ذریعہ ہم ان دشواریوں اور مشکلوں پر آسانی سے قابو پا لیتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ عربی کی مہمان اسپیکر ڈاکٹر ہیفاء شاکری نے اپنے اس محاضرے میں کیا، جسے وہ ذاکر حسین دہلی کالج کے شعبہ عربی میں منعقد کیے جانیوالے آٹھویں ”مملوک العلی لیکچر سیریز“ میں ”عربی زبان کی آموزش میں پیش آنے والی دشواریاں اور ان کے حل“ کے عنوان سے کلیدی خطبے کے طور پیش کر رہی تھیں۔ واضح رہے کہ دہلی یونیورسٹی سے وابستہ 300 سالہ قدیم ذاکر حسین دہلی کالج کے شعبہ عربی نے اپنے قدیم استاذ کی یادگار کے طور پر ہر تعلیمی سال میں یادگاری لکچر منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ یہ لیکچر اس سلسلے کی آٹھویں کڑی تھا۔ لیکچر کا آغاز سال دوم کے طالب علم حافظ عبدالرحمٰن کی آواز میں تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد سال سوم کے طالب علم محمد معاذ فاروقی نے پرکشش آواز میں بارگاہ نبوی میں نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ واضح رہے کہ پروگرام کی نظامت کے فرائض شعبے کی استاذ ڈاکٹر ہدیٰ کاظمی انجام دے رہی تھیں۔ پروگرام کے آغاز ہی میں ڈاکٹر محمد عبیداللہ نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اس لیکچر سیریز کے سابقہ محاضرات اور ان کے پیش کنندگان کی خدمات پر روشنی ڈالی، جس کے بعد شعبے کے انچارج سید محمد طارق نے مہمان اسپیکر کا تعارف پیش کیا، جس میں انہوں نے موصوفہ کی طرف سے اپنے تعلیمی دورانیے میں کی جانے والی جدوجہد اور نتیجے کے طور پر حاصل کیے جانے والے قومی اور بین الاقوامی تمغے اور اعزازات کا ذکر خیر کیا تاکہ سامعین طلبہ وطالبات مہمان محاضرہ کو اسوہ ونمونہ بنا کر اپنی تعلیمی جدوجہد میں ایک نئی امنگ پیدا کر سکیں۔ مہمان محاضرہ نے پروجیکٹر کے خوبصورت استعمال کیساتھ نہایت جامع طریقے سے اپنا محاضرہ پیش کیا، جس میں انہوں نے اولاً بین الاقوامی زبانوں میں عربی زبان کی اہمیت اور اس کے تعلیمی فوائد کو بیان کیا، پھر انہوں نے آموزش زبان کے آزمودہ طریقوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حرف ہجا دراصل منہ سے نکلی ہوئی آواز ہوتے ہیں، اس لیے ہمیں حروف کی

شناخت کے ساتھ ان کے مخارج پر بھی توجہ دینا ہوتی ہے، گرچہ عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں ان مخارج کی اتنی اہمیت نہیں ہوتی ہے؛ لیکن عربی زبان اس کے بغیر ادھوری سی لگتی ہے۔ اس کے بعد دوسرا نمبر مفردات کی ترکیب اور جملہ سازی کا آتا ہے اور پھر تحریری مشق کی ضرورت پیش آتی ہے، جس میں مفرد حروف اور پھر حروف کی ابتدائی، درمیانی اور آخری شکلوں کو ترتیب دے کر الفاظ کی ترکیب وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ شعبے کے سینئر استاذ ڈاکٹر محمد قاسم عادل نے مہمان مکرم کے مفید محاضرے کی ستائش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور پروگرام کے کامیاب انعقاد میں حصہ لینے والے جملہ اساتذہ اور طالبہ وطالبات کی بھی ستائش کی۔ پروگرام میں شعبہ فارسی کے استاذ چودھری محمد عمران کے علاوہ شعبہ عربی کے استاذ ڈاکٹر قمرالدین، ڈاکٹر نسیم احمد، ڈاکٹر عبدالملک، ڈاکٹر ابوتراب، ڈاکٹر ہدیٰ کاظمی کے علاوہ دیگر طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔

ایم سی ڈی جیتنے کیلئے بی جے پی نے کٹوائے ووٹروں کے نام: کانگریس

ایس آئی آر کے بعد ڈرافٹ ووٹر فہرست میں تقریباً 47 لاکھ ووٹروں کے نام شامل نہیں ہیں: ڈاکٹر نریش کمار

نئی دہلی، (صحافت بیورو) کانگریس نے دہلی میں ووٹر فہرست کی خصوصی تفصیلی نظر ثانی (ایس آئی آر) کی ڈرافٹ فہرست میں تقریباً 47 لاکھ ووٹروں کے نام نہ ہونے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور ریاستی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کے انتخابات جیتنے کی تیاری میں یہ کام کروایا گیا ہے۔ دہلی پردیش کانگریس کے ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے بدھ کو صحافیوں سے بات چیت میں کہا کہ ڈیڑھ سال سے زیادہ کا عرصہ اقتدار میں رہنے کے باوجود بی جے پی کے پاس عوام کو اپنی کامیابیاں بتانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2028 کے آغاز میں ایم سی ڈی کے انتخابات ہونے والے ہیں اور بی جے پی نے ابھی سے انتخابی بساط بچھانی شروع کر دی ہے۔ کام کے بجائے ووٹوں کے توازن کو بگاڑ کر انتخابات جیتنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ 4 دسمبر 2022 کے ایم سی ڈی انتخابات کے وقت دہلی میں تقریباً ایک کروڑ 47 لاکھ ووٹر تھے۔ ایس آئی آر کے بعد ڈرافٹ ووٹر فہرست میں تقریباً 47 لاکھ ووٹروں کے نام شامل نہیں ہیں اور موجودہ فہرست میں تعداد کم ہو کر 97 لاکھ 53 ہزار 577 رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں ناموں کا فہرست سے باہر ہونا سنگین معاملہ ہے اور اس کی پوری معلومات عوام کے سامنے آنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی کو اپنے کام پر بھروسہ ہے تو اسے پانی، صفائی، آلودگی، بے روزگاری، ٹریفک اور شہری سہولیات جیسے مسائل پر عوام کو جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے سوال کیا کہ حکومت اپنی کامیابیوں پر ووٹ مانگنے کے بجائے انتخابی جوڑ توڑ پر کیوں منحصر دکھائی دے رہی ہے۔ کانگریس ترجمان نے کہا کہ ووٹ کاٹ کر انتخابات جیتنے کی سیاست جمہوریت کے لیے خطرناک ہے۔ ووٹ کسی سیاسی جماعت کی ملکیت نہیں، بلکہ ہر اہل شہری کا جمہوری حق ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایس آئی آر کے بعد ڈرافٹ فہرست سے باہر ہوئے 47 لاکھ ووٹروں کے ناموں کے تعلق سے پوری شفافیت برتی جائے اور اہل ووٹروں کے حقوق محفوظ کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم سی ڈی قانون کے تحت کارپوریشن کی پہلی میٹنگ سے پانچ سال کی مدت ہوتی ہے، جب تک اسے دفعہ 490 کے تحت پہلے تحلیل نہ کیا جائے۔ ان کے مطابق پہلی میٹنگ 22 فروری 2023 کو ہوئی تھی، اس لیے اگلے انتخابات فروری یا مارچ 2028 کے آس پاس ہونے چاہئیں۔

انہوں نے حکومت اور متعلقہ انتخابی اداروں سے انتخابات کے وقت کی حد واضح کرنے کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ دہلی کے عوام کو بی جے پی سے ’کام کا حساب‘ چاہیے، ’ووٹ کاٹنے کا حساب‘ نہیں اور کانگریس ہر اہل شہری کے ووٹنگ کے حق کے تحفظ کے لیے مضبوطی سے آواز اٹھائے گی۔

دہلی کانگریس نے سرکاری اسپتالوں کی بدحالی پر اٹھایا سوال

دہلی پردیش کانگریس نے دہلی اسٹیٹ کینسر انسٹی ٹیوٹ سمیت تمام 38 سرکاری اسپتالوں کے کچھ صحت کے نظام پر سوال اٹھاتے ہوئے بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا اور الزام لگایا کہ کینسر کے سستے اور بہتر علاج کیلئے بنائے گئے ادارے میں 2017 میں 15.42 کروڑ روپے کی لاگت سے لگائی گئی میڈیکل سائیکلوٹران اور دیگر ہائی اینڈ مشینیں تربیت یافتہ عملے کی کمی کی وجہ سے اپریل 2022 سے بند پڑی ہیں۔ دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے کہا کہ ادارے میں پہلے روزانہ تقریباً 1500 مریض علاج کے لیے آتے تھے، لیکن بدحال انتظامات کے باعث اب یہ تعداد صرف 500 رہ گئی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 40 فیصد سے زائد منظور شدہ اسامیوں پر تقرری نہیں ہوئی ہے، جبکہ 2018 سے باقاعدہ ڈائریکٹر کی تعیناتی نہیں کی گئی ہے۔ کئی کیموتھراپی وارڈز بند ہونے اور مہنگی مشینوں کے غیر فعال پڑے رہنے کا الزام عائد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مریضوں کو جانچ اور ادویات کے لیے نجی مراکز کا رخ کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے دیگر سرکاری اسپتالوں میں بھی ڈاکٹروں، سرجنوں اور نرسوں کی 50 سے 96 فیصد تک اسامیاں خالی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ عملے کی کمی کی وجہ سے آپریشن تھیٹر اور وینٹی لیٹر تک بند پڑے ہیں۔

لکھنؤ: لوک بھون میں آؤٹ سورس سروس کارپوریشن (UPCOS) کا افتتاح کرنے کے بعد، وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آؤٹ سورس ملازمین کو چیک تقسیم کیے، کارپوریشن کی ویب سائٹ اور ڈیجیٹل پورٹل کا آغاز کیا۔

پہلے آؤٹ سورس ملازمین کو 'بوجھ' سمجھا جاتا تھا: یوگی

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کے روز اترپردیش کارپوریشن فار آؤٹ سورس سروسز (UPCOS) کا آغاز کرتے ہوئے الزام لگایا کہ 2017 سے پہلے آؤٹ سورس ملازمین کو 'بوجھ' سمجھا جاتا تھا اور سیاسی جماعتوں اور ان کے رشتہ داروں سے مبینہ طور پر وابستہ کمپنیاں ان کا استحصال کرتی تھیں۔ UPCOS کے پورٹل اور ویب سائٹ کے افتتاح کے موقع پر آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ان کی حکومت آؤٹ سورس ملازمین کو 'اثاثہ' سمجھتی ہے اور انہیں وقت پر معاوضہ، سماجی تحفظ اور ادارہ جاتی تحفظ فراہم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ UPCOS ریاست کے 3.5 لاکھ سے زائد آؤٹ سورس ملازمین کے انتظام کو ڈیجیٹل طور پر مربوط کرے گا اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک ادارہ جاتی نظام فراہم کرے گا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ پہلے ملازمین کے لیے معاوضے، طبی سہولیات اور حادثے کی صورت میں تحفظ کی کوئی ضمانت نہیں تھی۔ نئے نظام کے تحت وقت پر تنخواہ کی ادائیگی کے ساتھ پروویڈنٹ فنڈ اور انشورنس سے متعلق حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ خصوصی پورٹل ملازمین کو ان کے روزگار اور حقوق سے متعلق معلومات فراہم کرے گا اور پورے نظام کو درمیانی افراد سے پاک کیا جائے گا۔ آدتیہ ناتھ نے کہا کہ مصنوعی ذہانت اور آٹومیشن کی وجہ سے روزگار کی نوعیت تبدیل ہو رہی ہے، لیکن انسانی محنت کا وقار برقرار ہے۔ وزیراعلیٰ نے ایک بار پھر کہا کہ اگلے چھ ماہ میں ایک لاکھ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں کے تقرری نامے دیے جائیں گے۔

یوگی حکومت کی بڑی کارروائی چوراہے پر چلا بلڈوزر!

سنبھل: (پی این ایس) یوگی حکومت کی سنبھل کی ترقی اور خوبصورتی کی کوششیں تیز ہوگئی ہیں۔ یہاں تیرتھ گاہوں کو وسعت دینے کیلئے کام جاری ہے۔ پرتھوی راج کی راجدھانی کہے جانے والے سنبھل میں پرتھوی راج چوہان کے مجسمے کی تنصیب کی تیاریاں بھی تیز ہوگئی ہیں، اس سلسلے میں انتظامیہ نے ناجائز تجاوزات کو بلڈوز کر دیا ہے۔ یہ پورا معاملہ سنبھل ضلع کے چندوسی چوراہے سے متعلق ہے، جہاں پرتھوی راج چوہان کا مجسمہ نصب کیا جانا ہے۔

یوپی کانگریس کے صدر اجے رائے نے لکھا مرکزی وزیر داخلہ کو خط

دہلی این سی آر میں نابالغ کی عصمت دری اور یوپی کے بگڑتے امن وامان کی صورتحال پر مانگی رپورٹ

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر مسٹر اجے رائے نے آج مرکزی وزیر داخلہ مسٹر امیت شاہ کو ایک خط لکھ کر درخواست کی ہے کہ مرکزی وزارت داخلہ سے دہلی این سی آر میں ایک نابالغ طالبہ کی اجتماعی عصمت دری اور اس کے نتیجے میں اترپردیش میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح کے بارے میں رپورٹ طلب کی جائے۔ دونوں متاثرین کے خاندانوں کو فوری طور پر مناسب معاوضہ فراہم کیا جائے، جیسا کہ اتفاق کیا گیا ہے۔ خط کی کاپی منسلک ہے۔ ریاستی کانگریس کے صدر نے خط میں مزید لکھا ہے کہ اترپردیش میں سول سیکورٹی اور امن وامان کی صورتحال طویل عرصے کے دوران کافی خراب ہوئی ہے۔ اترپردیش میں دو حالیہ واقعات نے ریاست میں امن وامان اور عام شہریوں کے انسانی حقوق کے بارے میں سنگین خدشات کو جنم دیا ہے۔ 4 اگست کی رات مین پوری کی 11 ویں جماعت کی 16 سالہ طالبہ کو گریٹر نوئیڈا کے پاری چوک سے نوئیڈا کے سیکٹر 63 تک سلیپر بس میں سفر کرتے ہوئے ڈرائیور اور کنڈکٹر نے زیادتی کا نشانہ بنایا اور بس دہلی کی سڑکوں پر تقریباً 47 کلومیٹر تک سفر کرتی رہی۔ اس جرم کا دائرہ اترپردیش کے این سی آر علاقے سے لے کر دہلی تک پھیلا ہوا ہے۔ مسٹر

اجے رائے نے کہا کہ اگرچہ دونوں ملزمین کو گرفتار کرلیا گیا ہے، سوال یہ ہے کہ اترپردیش کے نوئیڈا اور قومی راجدھانی دہلی کی سیکورٹی کے ذمہ دار پولس انتظامیہ کے اہلکار 47 کلومیٹر تک اکیلے لڑکی کو لے کر جانے والی اس بس کا نوٹس لینے میں کیوں ناکام رہے؟ اس سے بھی اہم سوال یہ ہے کہ واقعہ کو 25 دن تک کس کے حکم پر چھپایا گیا؟ اگر بس میں لازمی حفاظتی اقدامات، GPS،CCTV، یا دیگر نگرانی کے نظام کی کمی ہے تو ذمہ دار اہلکاروں کو جوابدہ ہونا چاہیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ متاثرہ طالبہ کی شناخت کو مکمل طور پر خفیہ رکھا جائے اور اسے اور اس کے خاندان کو سیکورٹی اور طبی امداد فراہم کی جائے۔

ریاستی کانگریس صدر نے بدایوں ضلع میں ایک اور سنگین واقعہ سے بھی خطاب کیا، جہاں راجیش کوری کی پولیس حراست میں داتا گنج پولیس اسٹیشن میں موت ہوگئی۔ اہل خانہ نے پولیس پر تشدد اور مار پیٹ کا سنگین الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ذاتی طور پر اہل خانہ سے ملے ہیں۔ پولیس کی حراست میں ایک شہری کی موت صرف ایک خاندان کا المیہ نہیں ہے بلکہ پولیس کے نظام میں انسانی حقوق کی حالت پر بھی سنگین سوالات اٹھاتے ہیں۔ (پولیس حراست) اترپردیش حکومت سے حراست میں ہونے والی موت کی وضاحت طلب کی جائے، غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں اور قصوروار پولیس اہلکاروں کو سخت سزا دی جائے۔

جتیندر مشرا کو رام مندر ٹرسٹ کا بنایا گیا نیا سی ای او

ایودھیا: (پی این ایس) شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیترا ٹرسٹ نے سابق ایئر مارشل جتیندر مشرا کو ٹرسٹ کا نیا سی ای او مقرر کیا ہے۔ اس فیصلے کی منظوری ٹرسٹ کے اعلیٰ سطحی میٹنگ میں دی گئی۔ اس اہم انتظامی تبدیلی کے ساتھ ہی رام مندر ٹرسٹ میں طویل عرصے سے خالی پڑی تین اہم اسامیوں کو بھی بھر دیا گیا ہے۔ دہلی کے معروف سماجی کارکن مہیش بھاگ چندکا، شکوہ آباد کی نرملا یادو اور ایودھیا کے سینئر وکیل مدن موہن پانڈے کو اب ٹرسٹ کے نئے ممبروں کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیترا ٹرسٹ کے سی ای او کی تقرری پر، شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیترا ٹرسٹ کے عبوری جنرل سکریٹری کرشنا موہن نے کہا، دہلی سے تعلق رکھنے والے مہیش بھاگ چندکا، ایودھیا میں مقیم مدن موہن پانڈے اور شکوہ آباد سے تعلق رکھنے والے ٹرسٹ کے نئے ڈاکٹر رام جنم بھومی تیرتھ کھیترا ہوں گے۔

شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیترا ٹرسٹ کے نئے ممبر مدن موہن پانڈے نے کہا، مجھے ٹرسٹ کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔ مجھے یہ خبر دوپہر دو بجے کے قریب ملی۔ ایک میٹنگ ہوئی۔ مجھے خدمت کا موقع دیا گیا ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ دیکھ بھال کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اس سے پہلے رام مندر کمپلیکس میں سی ای او کی تقرری کے لیے انٹرویو کا عمل ہوا تھا۔ یہ انٹرویو کمپلیکس میں واقع گرین ہاؤس میں ہوا۔ واضح رہے کہ رام مندر میں پرساد کے غبن کے بعد ٹرسٹ نے مندر کمپلیکس کے شفاف انتظام کے لیے سی ای او کی تقرری کا فیصلہ کیا تھا۔ ٹرسٹ کی جانب سے جاری کردہ شرائط و ضوابط کے مطابق درخواستیں طلب کی گئی تھیں جس کے لیے پانچ ہزار سے زائد افراد نے درخواستیں دی تھیں۔ ٹرسٹ کے خزانچی مہنت گووند دیو گیری نے بتایا کہ تین رکنی سرچ کمیٹی کو عالمی شہرت یافتہ رام مندر کے موثر انتظام کے لیے ایک قابل اور قابل سی ای او کی تلاش کا کام سونپا گیا تھا۔ اس کمیٹی میں ریٹائرڈ جسٹس پرمود کوہلی، سابق آئی اے ایس افسر سریش ہوڑے اور دیگر ارکان شامل تھے۔

لکھنؤ یونیورسٹی روڈ پر دھنسی سڑک، گڈھے میں گرا موٹرسائیکل سوار

لکھنؤ: (پی این ایس) بارش نے میونسپل کارپوریشن اور محکمہ تعمیرات عامہ کے دعوؤں کی پول کھول دی ہے۔ بارش کے دوران، لکھنؤ میں آئی ٹی چوراہے کے قریب یونیورسٹی روڈ پر سڑک دھنس گئی، جس سے آٹھ فٹ گہرا گڑھا بن گیا، جس میں ایک موٹرسائیکل سوار گر گیا۔ تاہم، بائیک سوار کو راہگیروں نے بچا لیا اور علاج کے لیے ہسپتال لے جایا گیا۔ لکھنؤ میں یہ حادثہ اترپردیش کے سابق نائب وزیراعلیٰ، لکھنؤ کے سابق میئر اور موجودہ راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر دنیش شرما کے گھر کے قریب پیش آیا۔ پچھلے سال پائپ لائن میں لیک ہونے کی وجہ سے ایک بار اور سڑک دھنس گئی تھی۔ جل نگم اس مسئلے کو صحیح طریقے سے حل کرنے میں ناکام رہا۔ اس کے باوجود محکمہ

تعمیرات عامہ نے سڑک کو دوبارہ تعمیر کیا۔ بدھ کی صبح 9 بجے وہی سڑک پھر سے دھنس گئی۔ موٹرسائیکل سوار اس میں گر گیا مگر مرنے سے بال بال بچ گیا۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کے صوبائی ڈویژن کے ایگزیکیٹو انجینئر سچن کمار کا کہنا ہے کہ وہ جلد ہی جائے وقوعہ پر پہنچ کر مکمل معائنہ کریں گے اور سڑک کی مرمت کرائیں گے۔ پولیس نے فی الحال بیر کیڈنگ کیا ہے، رکاوٹیں کھڑی کی ہیں اور لوگوں کو متبادل راستے اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے اوقات کار میں ٹریفک جام ہو جاتا ہے۔ عینی شاہد روی پرکاش شکلا نے کہا کہ ہم مسلسل مطالبہ کر رہے ہیں کہ پائپ لائن کو تبدیل کیا جائے، اس کے باوجود انتظامیہ ہمیں نظرانداز کر رہی ہے۔ وکاس نگر میں اس سڑک پر اس سے پہلے بھی ایسے ہی واقعات ہو چکے ہیں، اس کے باوجود حکام بے پرواہیں۔

عازمین حج سے متعلق اہم فیصلہ: جان بوجھ کر بیماری چھپائی تو رد ہوگا سفر، ضبط ہوگی جمع کی گئی رقم

لکھنؤ: (پی این ایس) حج 2027 کے لیے منتخب ہونے والے عازمین کو طبی معائنے کے دوران بیماری کو چھپانا مہنگا پڑ سکتا ہے۔ جان بوجھ کر بیماری کو چھپانے اور ٹسٹ کے دوران نااہل پائے جانے کے نتیجے میں ضروری کارروائی اور ان کی جمع پونجی ضبط ہوسکتی ہے۔ اترپردیش ریاستی حج کمیٹی نے اس سلسلے میں اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ اترپردیش حج کمیٹی کے سکریٹری محمد طارق نے بتایا کہ حج کمیٹی آف انڈیا کے سرکلر 10 کے مطابق میڈیکل اسکریننگ اور فٹنس ٹیسٹ دو مراحل میں کیے جائیں گے، پہلا انتخاب کے بعد اور دوسرا پرواز سے پہلے۔ منتخب حجاج کو ایک سرکاری طبی مرکز میں ٹسٹ سے گزرنا ہوگا اور مقررہ فارمیٹ میں ایلوپیتھک معالج سے فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوگا۔ فٹنس سرٹیفکیٹ، ٹیسٹ رپورٹ، ایڈوانس ڈپازٹ کی رسید، اور دیگر دستاویزات کو 15 ستمبر 2026 تک حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا ضروری ہے۔ اگر غیر موزوں پایا گیا تو سفر منسوخ کر دیا جائے گا اور ضوابط کے مطابق جمع رقم واپس کر دی جائے گی۔

جونیئر اسسٹنٹ بھرتی کے امیدواروں نے بارش کے درمیان گھیری نائب وزیراعلیٰ کی رہائش گاہ

لکھنؤ: (پی این ایس) بدھ کو لکھنؤ میں شدید بارش کے درمیان جونیئر اسسٹنٹ بھرتی کے امیدوار ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ سینکڑوں امیدواروں نے 3,284 عہدوں پر بھرتی کے عمل کو جلد مکمل کرنے اور نتائج کے اجراء کا مطالبہ کیا۔ بارش میں بھیگنے کے باوجود امیدوار اپنے مطالبات پر ڈٹے رہے اور بھرتیوں میں تاخیر کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ امیدواروں کے احتجاج کی اطلاع ملتے ہی ڈپٹی سی ایم نے ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے بھرتی کے عمل کو جلد مکمل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ امیدواروں سے کمیشن کے چیئرمین کے ساتھ فون کال بھی کرائی۔ امیدواروں کے مطابق، 3,284 جونیئر اسسٹنٹ عہدوں پر بھرتی PET-2023 کی بنیاد پر کی جانی ہے۔ اس عمل میں طویل تاخیر سے ہزاروں امیدوار پریشان ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ تاخیر سے ان کی تیاری اور مستقبل دونوں متاثر ہو رہے ہیں۔ احتجاج کے دوران امیدواروں نے پوسٹرز اٹھا رکھے تھے اور نعرے بازی کی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پہلے بھرتی کے نتائج جاری کیے جائیں اور پھر ٹائپنگ ٹیسٹ کا عمل شروع کیا جائے۔ امیدواروں نے

کمیشن کے چیئرمین کو اپنے خیالات سے آگاہ کرایا۔ ان کا کہنا تھا کہ بھرتی کا عمل ان کی مشکلات کو مزید طول دے رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت جلد نتائج جاری کرے اور ٹائپنگ ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کرے۔ امیدواروں نے الیکشن سے قبل بھرتیاں مکمل کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ ڈپٹی چیف منسٹر کی یقین دہانی کے بعد انہیں امید ہے کہ اس عمل میں تیزی آئے گی۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ وہ اب محض یقین دہانیاں نہیں چاہتے بلکہ نتائج اور ٹائپنگ ٹیسٹ کی تاریخ چاہتے ہیں۔

کوشامبی: پٹاخہ فیکٹری دھماکے میں مرنے والوں کی تعداد 14 ہوگئی

کوشامبی: (پی این ایس) پپری کے محمود پور منوری میں پٹاخہ فیکٹری میں زبردست دھماکے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 14 ہوگئی ہے۔ شدید جھلس جانے والی 16 سالہ خاتون اروشی نے پریاگ راج کے ایس آر این ہسپتال میں علاج کے دوران دم توڑ دیا۔ تین دیگر اب بھی اپنی جان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہسپتال میں داخل 16 سالہ اروشی کی حالت شروع سے ہی نازک تھی۔ ڈاکٹروں کی بہترین کوششوں کے باوجود وہ زندگی کی جنگ ہار گئی۔ اروشی کی موت سے ان کے خاندان میں کہرام مچ گیا ہے۔ انتظامی سطح پر راحت اور بچاؤ کی کارروائیوں کے بعد اب ذمہ داری کے تعین کا عمل جاری ہے۔ مقامی انتظامیہ اور پولیس کی کارکردگی پر بھی سنگین سوالات اٹھ رہے ہیں کہ رہائشی علاقے کے قریب اس غیر قانونی پٹاخے کے کارخانے کو اتنے عرصے تک چلانے کا ذمہ دار کون تھا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور تفتیش جاری ہے، اور ملزمان کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے گی۔ واقعہ کے فوری بعد موقع سے فرار ہونے والے مرکزی ملزم نوشاد کو گرفتار کرلیا گیا۔ پیر کے روز کوشامبی کے پپری تھانہ علاقے کے محمود پور مانوری میں ایک غیر قانونی طور پر چلنے والی پٹاخہ فیکٹری میں زبردست دھماکہ ہوا۔ دھماکا اتنا زور دار تھا کہ پوری عمارت تاش کے پتوں کی طرح منہدم ہوگئی اور اس کی آواز کئی کلومیٹر دور تک سنی گئی۔ حادثے سے جائے وقوعہ پر کہرام مچ گیا۔ ملبے سے کئی لاشیں مسخ شدہ حالت میں نکالی گئیں، جب کہ شدید جھلسنے والوں کو فوری طور پر پریاگ راج کے سوروپ رانی نہرو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔

ایس پی نے پی آر ڈی جوان کا ہاتھ توڑنے والے کانسٹیبل کو کیا معطل

بہرائچ: (پی این ایس) ایس پی نے ڈیوٹی پر موجود پی آر ڈی جوان پر حملہ کرنے کے ملزم کانسٹیبل کو معطل کر کے جانچ کا حکم دیا ہے۔ ایس پی نے کہا کہ اس معاملے میں کسی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ نے ان سے رابطہ کیا اور اس کی شکایت سننے کے بعد ملزم کانسٹیبل کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ضلع کے نانپارہ پولیس اسٹیشن میں تعینات صوبائی آرمڈ کانسٹیبلری (پی آر ڈی) کے ایک 57 سالہ جوان کمتا پرساد یادو نے 29 تاریخ کو پولیس اسٹیشن میں ایک شکایت درج کرائی جس میں حملہ اور بازو ٹوٹنے کا الزام لگایا گیا۔ متاثرہ پی آر ڈی جوان نے بتایا کہ کانسٹیبل شبھم یادو ایک ای رکشہ لایا تھا، لیکن وہ اس سے لاعلم تھا۔ تھوڑی دیر بعد ای رکشہ ڈرائیور چلا گیا۔ جب کانسٹیبل شبھم واپس آیا اور ای رکشہ کو غائب پایا تو شرابی کانسٹیبل نے پی آر ڈی جوان کے ساتھ بدسلوکی شروع کر دی۔ تنازعہ بڑھنے پر کانسٹیبل نے پی آر ڈی جوان سے ڈنڈا چھین لیا اور اسے بری طرح مارا جس سے اس کے بازو کی ایک ہڈی ٹوٹ گئی۔

رام مندر کیلئے کل وقتی سی ای او کی تقرری پر اکھلیش یادو کا طنز

کیا نئی چیزیں ہمیں ماضی کو بھلا دیں گی؟

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کی طرف سے رام مندر کے لیے کل وقتی چیف ایگزیکیٹو آفیسر (سی ای او) کی تقرری پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی چیزوں سے پرانی باتیں نہیں بول سکتے۔ اکھلیش نے بی جے پی پر ایودھیا میں رام مندر سے متعلق عطیات اور زمین کے معاملات کو لے کر سنگین الزامات بھی لگائے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ کیا نئی چیزیں ہمیں ماضی کو بھلا دیں گی؟ ہمیں کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ انہوں نے مندر کے عطیات کی مبینہ چوری کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں عام ملازمین کو جیل بھیجا گیا، جب کہ اہم شخصیات کو چھوڑ دیا گیا۔ ایس پی صدر

نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں "رام پیسے" کی چوری نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایودھیا کو عالمی معیار کے شہر کے طور پر تیار کیا جانا چاہئے تھا، لیکن بی جے پی پر زمین گھوٹالے کی لالچ اور غریبوں کو معاوضہ دینے میں ناکام ہونے کا الزام لگایا۔ اکھلیش نے کہا کہ ایودھیا کی ترقی میں وہاں رہنے والے لوگوں کے مفادات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ انہوں نے حکومت سے زمین سے متعلق مسائل اور معاوضے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ترقی کے نام پر غریبوں کے ساتھ ناانصافی نہیں کی جانی چاہئے۔ رام مندر کے انتظام کے لیے کل وقتی سی ای او کی تقرری کے درمیان اکھلیش یادو کا ردعمل سیاسی طور پر بھی اہم سمجھا جاتا ہے۔ تقرری کی براہ راست مخالفت کرنے کے بجائے، انہوں نے ماضی کے تنازعات اور مندر سے متعلق مبینہ بے ضابطگیوں پر حکومت کو نشانہ بنایا۔

عدالت کے حکم کے بعد ڈالی باغ جائیداد پر قبضہ لینے پہنچے افضال انصاری

لکھنؤ: (پی این ایس) عدالت کے حکم کے بعد ایم پی افضال انصاری اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ لکھنؤ کے حضرت گنج علاقے کے ڈالی باغ میں واقع متنازعہ جائیداد کا قانونی قبضہ حاصل کرنے کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچے۔ عدالت کے موافق فیصلے کے بعد وہ میونسپل کارپوریشن اور پولیس انتظامیہ کی موجودگی میں جائیداد کا جسمانی قبضہ لینے پہنچے۔ یہ جائیداد پہلے قانونی طریقہ کار کے مطابق انتظامیہ کے کنٹرول میں تھی، کیونکہ یہ مختار انصاری اور افضال انصاری کے خاندان کی تھی۔ عدالت کے تازہ حکم کے بعد میونسپل کارپوریشن کی ٹیم نے کاغذی کارروائی اور انتظامی رسمی کارروائیاں مکمل کر کے قبضے کے ٹرانسفر کا عمل شروع کر دیا ہے۔ رکن پارلیمان افضال انصاری قبضہ لینے کے لیے اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔

عمارت کا گیٹ پہلے ڈالی باغ روڈ کی طرف تھا۔ اب، اس گیٹ کو لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کی طرف سے تعمیر کردہ سردار ولبھ بھائی پٹیل ہاؤسنگ اسکیم کی حدود سے بلاک کر دیا گیا ہے۔ نتیجتاً، میونسپل کارپوریشن کی ٹیم فی الحال 1090 کے بندھا روڈ کی طرف سے عمارت کا قبضہ حوالے کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ گیٹ کے سامنے کچھ کچرا جمع ہوگیا ہے، جسے صاف کیا جا رہا ہے۔ غازی پور انتظامیہ نے عمارت کو سیل کر کے دیکھ بھال کے لیے میونسپل کارپوریشن کے حوالے کر دیا تھا۔ ضلع مجسٹریٹ کے حکم کے بعد میونسپل کارپوریشن کی ٹیم اب چابیاں حوالے کرنے پہنچ گئی ہے۔ اس ٹیم میں میونسپل کارپوریشن کے نائب تحصیلدار راجندر کمار اور ایک لیکھ پال شامل ہیں۔

لکھنؤ: عدالتی حکم کے بعد ڈالی باغ میں اپنی رہائش گاہ کا قانونی قبضہ لینے پہنچے افضال انصاری۔ غازی پور انتظامیہ نے عمارت کو سیل کر دیا تھا۔ عدالتی حکم کے بعد میونسپل کارپوریشن کی ٹیم عمارت کی چابیاں حوالے کرنے پہنچی۔

سیلاب اور بارش سے اترپردیش میں بگڑے حالات

بلیا میں تقریباً 100 گھروں میں گھسا پانی، بریلی میں انتظامیہ الرٹ

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش کے مشرقی اور مغربی ڈویژنوں میں موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ گزشتہ تین چار دنوں سے جاری موسلا دھار بارش کے سبب کئی اضلاع میں پانی جمع ہوگیا ہے۔ گنگا، جمنا اور کئی دیگر ندیوں میں پانی کی سطح میں اضافے سے کئی علاقوں میں سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ ندیوں کے قریب بنائے گئے مکانات منہدم ہو رہے ہیں اور لوگ آہستہ آہستہ اپنے گاؤں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ متھرا میں بدھ کے روز موسم میں اچانک تبدیلی کی وجہ سے ہلکی بارش کے بعد پورے شہر میں پانی جمع ہوگیا۔ عوام کو گاڑیوں کی آمدورفت میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ڈی ایم-ایس ایس پی کا قافلہ بھی بھرے پانی میں پھنس گیا، اور گاڑیوں کو کچھ دیر بعد نکال لیا گیا۔ چندولی میں مسلسل بارش اور قریبی ڈیموں سے بڑے پیمانے پر پانی چھوڑنے سے ضلع میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ مسا کھنڈ باندھ، لطیف شاہ باندھ، اور اور وتنڈ باندھ سے پانی چھوڑنے کی وجہ سے کرمانشا، چندر پربھا اور گدائی ندیوں میں تیزی ہے۔ ندی کے کنارے واقع دیہاتوں اور ساحلی علاقوں میں پانی کی سطح بڑھنے سے دیہاتیوں کی پریشانی بڑھ گئی ہے۔ موسی کھنڈ ڈیم سے تقریباً 40,000 کیوسک اور لطیف شاہ ڈیم سے تقریباً 51,000 کیوسک پانی چھوڑا گیا ہے۔ دونوں ڈیموں سے تقریباً 91 ہزار کیوسک پانی چھوڑا گیا ہے۔ مزید برآں، اور وتنڈ ڈیم کے تمام 15 دروازے کھول دیے گئے ہیں، جس سے نشیبی علاقوں میں پانی کے دباؤ میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ ضلع مجسٹریٹ چندر موہن گرگ نے بتایا کہ چکیہ اور نوگڑھ علاقوں میں مسلسل بارش سے ڈیموں اور بیراجوں میں پانی کی سطح میں اضافہ ہوا ہے۔ مرزا پور میں مسلسل بارش سے ریلوے انڈر پاس اور سڑکیں زیر آب آگئیں۔ پتھیگرہ نالہ ریلوے انڈر پاس تالاب میں تبدیل ہوگیا ہے۔ انڈر پاس میں پھنسی روڈویز بس سے مسافروں کو نکالنے کے بعد ٹریکٹر کی مدد سے بس کو پانی سے باہر نکالا گیا۔ دریں اثناء چونڑ میں پیرلی پور ریلوے انڈر پاس پر پانی بھر جانے کی وجہ سے ٹریکٹر، ٹرک اور بائک کو پانی سے گزرنا پڑا۔ کانپور کے اراول تھانہ علاقے کے تحت واقع بھیٹی حویلی گاؤں میں بدھ کی صبح بارش کے دباؤ کو برداشت نہ کر پاتے ہوئے اچانک ایک کچا مکان منہدم ہوگیا۔ ایک جوڑا ملبے تلے دب کر شدید زخمی ہوگیا۔ رامشرن کا بیٹا دلیپ (35) اور اس کی بہو شیتو کٹیار (30) جو حادثے کے وقت گھر میں موجود تھے، ملبے تلے دب گئے۔ زوردار دھماکے کی آواز سن کر قریبی گاؤں والے جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور کافی کوشش کے بعد انہیں ملبے سے نکال کر قریبی کمیونٹی ہیلتھ سنٹر پہنچایا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر ونے تیواری نے بتایا کہ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا اور ضروری قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔

ریزرویشن تھا، ریزرویشن ہے اور ریزرویشن رہے گا

اکھلیش یادو نے سہارنپور میں بدعنوانی سمیت مختلف مسائل پر بی جے پی حکومت کو بنایا نشانہ

دیوبند (عارف عثمانی)

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو بدھ کو سہارنپور پہنچے۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں کے مسائل، صحت خدمات اور بدعنوانی سمیت مختلف مسائل پر بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات کے بعد سماج وادی پارٹی ریاست میں حکومت بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار میں آنے کے بعد سہارنپور کی مقامی ضروریات اور معاشی و سماجی حالات کے مطابق ترقیاتی منصوبے بنائے جائیں گے۔ اکھلیش یادو نے ایودھیا میں مندر کے پرساد کی چوری کو لے کر بھی حکومت سے سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اہم شخصیات کو کلین چٹ دی گئی ہے تو عام ملازمین کو کیوں جیلوں میں ڈالا گیا؟ انہوں نے سرونگ ملازمین کو جیل بھیجنے کے جواز پر سوال اٹھایا۔ اکھلیش نے کہا کہ مندر کے پرساد کی چوری کو لوگ معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سیکورٹی کے حوالے سے ایسے واقعات آئندہ دوبارہ نہیں ہوں گے۔ ایس پی سربراہ نے ایودھیا میں ترقیاتی کاموں پر بھی بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایودھیا کی ترقی کے نام پر بڑی رقم خرچ کی گئی، لیکن اگر کام ٹھیک طریقے سے ہوا ہوتا تو ایودھیا عالمی معیار کا شہر بن سکتا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ترقی کے ساتھ ساتھ زمین کے مسائل اور معاوضے کے حوالے سے بھی عوامی عدم اطمینان ہے جس کی جھلک انتخابی نتائج میں نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سماج وادی پارٹی حکومت بناتی ہے تو ایودھیا کو اس طرح ترقی دی جائے گی کہ ملک اور دنیا بھر سے آنے والے لوگ اسے عالمی معیار کے شہر کے طور پر دیکھیں گے۔ سہارنپور کو کھیلوں اور کھلاڑیوں کے حوالے سے باشعور خطہ بتاتے ہوئے، اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں کھیلوں پر مناسب توجہ نہیں دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو کھیلوں کی سہولیات اور روزگار کے مواقع فراہم کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اگر ایس پی کی حکومت بنتی ہے تو ضرورت کے مطابق اسٹیڈیم، اسپورٹس کمپلیکس اور اسپورٹس سٹی تیار کریں گے۔ ریزرویشن کے معاملے پر اکھلیش یادو نے کہا کہ ریزرویشن تھا، ریزرویشن ہے اور ریزرویشن رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ریزرویشن کے حق میں جتنا زیادہ بولتی ہے، اتنا ہی اس کے نظریاتی حلیف اسے ختم کرنے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ ذات پات کی مردم شماری کی حمایت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام طبقات کی آبادی کو شمار کیا جانا چاہیے اور لوگوں کو ان کے حقوق اور عزت ان کی آبادی کے تناسب سے ملنی چاہیے۔ ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس میڈیکل سروسز سے کروڑوں روپے کی ادویات کی چوری کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اکھلیش یادو نے حکومت سے ایسے معاملات کو سنجیدگی سے لینے کا مطالبہ کیا۔ ادویات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور خوراک کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلے 500 ملی گرام دوا کافی ہوتی تھی، اب 650 ملی گرام کی ضرورت ہے۔ جعلی ادویات کے سابقہ کیسز کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت میں کرپشن کا کلچر پروان چڑھا ہے۔ سہارنپور کے مشہور لکڑی کے نقش و نگار کے کاروبار اور کاریگروں کے معاملے پر اکھلیش یادو نے کہا کہ اگر سماج وادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو ضلع کی ضروریات کے مطابق منصوبے بنائے جائیں گے۔ کاریگروں کو ان کی تکنیکی مہارتوں کو بڑھانے، حفاظت اور صحت کی سہولیات فراہم کرنے اور کاروبار کے لیے ضروری انفراسٹرکچر تیار کرنے پر زور دیا جائے گا۔

ہیوٹ مسلم انٹر کالج انگلش میڈیم میں نئے بلاک کا افتتاح

کالج ہذا کے بزرگ سابق صدر و شہر امام سید معصوم علی آزاد وغیرہ نے فیتہ کاٹا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) عالمی شہرت یافتہ شہر مرادآباد کے 121 سال قدیمی ہیوٹ مسلم انٹر کالج، کٹگھر سے منسلک انگلش میڈیم اسکول میں طلباء کی مسلسل بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر عمارت میں توسیع کی گئی ہے۔ توسیع کے لیے بنائے گئے کمروں (بلاک) کو اتر پردیش حکومت کے سابق وزیر اور سابق ایم پی حافظ محمد صدیق کے نام سے منسوب کیا گیا ہے، جو کہ سن 1994 سے 2004 تک 10 سال مذکورہ کالج کے صدر اور 2004 سے 2012 تک 8 سال تک منیجر رہے۔ بدھ کو اس نئے بلاک کا افتتاح کیا گیا۔ 96 سالہ بزرگ فاروق احمد نظامی ایڈووکیٹ، کالج کے سابق صدر اور کالج سوسائٹی کے سینئر رکن نے پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

افتتاحی پروگرام کا آغاز کالج کے طالب علم کی تلاوت اور نعت پاک سے ہوا۔ مہمانوں کا استقبال کرنے کے بعد کالج کے منیجر مفتی محمد اعظم نے 1905 میں قائم ہوئے ہیوٹ مسلم انٹر کالج کے تعلیمی سفر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج کے ماحول کو دیکھتے ہوئے ہندی میڈیم کے ساتھ ساتھ انگلش میڈیم کی بھی ضرورت تھی۔ اسی لیے کالج سے منسلک انگلش میڈیم بھی شروع کیا گیا۔ انگلش میڈیم کے آغاز کے بعد سے طلباء کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے پیش نظر چار نئے کمروں کی تعمیر کی گئی ہے، ان نئے کمروں کو حافظ محمد صدیق بلاک کا نام دیا گیا ہے۔ حافظ صاحب کی کالج کے لیے خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ نئے بلاک کا افتتاح شہر امام حکیم سید معصوم علی آزاد، نائب شہر امام مفتی سید فہد علی، فاروق احمد نظامی وغیرہ نے فیتہ کاٹ کر کیا، اس موقع پر کالج کے صدر ضعیم احمد چودھری، نائب صدر توصیف کمال، منیجر مفتی اعظم، معاون منیجر نازش وزیر صدیقی، خزانچی شاکر صدیقی، سمیع احمد، باقر علی، مرزا ارشد بیگ، مسرت حفیظ ایڈوکیٹ، صفدر نیازی، اسد مولائی، افسر خان، شہزاد شمسی، محمد رفیع، نعمان جلیل، محمد عباس، محمد اویس، محمد طارق، حماد پاشا، ماسٹر معراج انور سمیت شہر کی معزز شخصیات موجود رہیں۔

سیرتِ نبویؐ پر عمل ہی حقیقی کامیابی کا ذریعہ ہے: مولانا سرتاج احمد قاسمی

جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے زیر اہتمام دینی و اصلاحی پروگرام میں علما کا خطاب

دیوبند (عارف عثمانی)

جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے زیر اہتمام تحصیل رامپور منیہاران کے موضع ہلگویا کی جامع مسجد میں منعقد دینی و اصلاحی پروگرام میں علماء کرام نے منظم مکاتب کے قیام، دینی تعلیم کی اہمیت اور سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر خطاب کیا۔

جمعیۃ علماء ضلع سہارن پور کے جنرل سکریٹری مولانا سرتاج احمد قاسمی نے سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے حسنِ اخلاق، محبت، اخوت، صبر، عدل و انصاف اور انسانیت کی خدمت کا عملی درس دیا۔ آج کے دور میں امتِ مسلمہ کو اپنے مسائل کے حل اور کامیاب زندگی کے لیے سیرتِ رسول ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیرتِ نبوی ﷺ کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ جمعیۃ علماء ضلع سہارن پور کے نائب صدر مولانا شمشیر قاسمی نے منظم مکاتب کے قیام اور ان کی اہمیت و افادیت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت سب سے اہم ضرورت ہے بچوں کو قرآن کریم بنیادی عقائد نماز اسلامی آداب اور اخلاقیات کی تعلیم فراہم کرنے کے لیے منظم مکاتب کا قیام اور ان کا استحکام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ مکاتب اسلامی معاشرے کی بنیاد ہیں اگر بچوں کی ابتدائی عمر ہی میں صحیح دینی تربیت کا انتظام کیا جائے تو وہ اپنے دین و تہذیب سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہ سکتے ہیں انہوں نے ائمہ مساجد علماء اہلِ خیر اور ذمہ داران سے مکاتب کے قیام اور ان کے استحکام کے لیے بھرپور تعاون کی اپیل کی۔ جمعیۃ علماء بلاک رامپور کے صدر قاری مکرم حسین نے کہا ہے کہ معاشرہ کو بیجا رسوم و بدعات سے بچانا آپسی منافرت کو ختم کرنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے پروگرام میں علماء کرام، ائمہ مساجد، ذمہ داران اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ آخر میں ملک و ملت کی سلامتی، امن و امان اور امتِ مسلمہ کی سربلندی کے لیے دعا کی گئی۔ اس موقع پر حافظ شبیر مولانا سلمان مظاہری قاری تنویر راشد نور دین وغیرہ موجود رہے۔

ڈویژنل کمشنر نے اٹل رہائشی اسکول، پپلی کا معائنہ کیا

تعلیمی معیار، صحت، رہائشی سہولیات، کھیلوں اور انتظامی انتظامات کو بہتر بنانے کے لیے ہدایات دیں

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ڈویژنل کمشنر، مرادآباد، مسز سنگیتا سنگھ نے مرادآباد کے بلاری میں واقع اٹل رہائشی اسکول، پپلی کا معائنہ کیا۔ انہوں نے سکول کے تعلیمی، صحت، رہائشی، کھیلوں اور انتظامی انتظامات کا جائزہ لیا اور طلباء کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے ضروری رہنمائی کی۔

اسکول کیمپس پہنچنے پر ڈپٹی لیبر کمشنر مسٹر دیپتیمان بھٹ، پرنسپل مسٹر ٹی پی۔ سنگھ، انتظامی افسر جناب امیش کمار ترپاٹھی اور طلباء نے ڈویژنل کمشنر کا پھولوں کے گلدستے سے استقبال کیا۔ اس کے بعد ڈویژنل کمشنر نے طلباء کے ساتھ خوشگوار بات چیت کی اور ان کی پڑھائی، دلچسپیوں، خواہشات اور مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اہداف کا تعین کریں اور نظم و ضبط کے راستے پر چلیں، اپنے کیریئر کے بارے میں چوکس رہیں، اور اپنی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو مسلسل فروغ دیں۔ بات چیت کے دوران، کمشنر نے اپنی کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے طلباء کے ساتھ اپنے تجربات کا اشتراک کیا۔ فطرت اور تحریر سے متعلق تجربات کے ذریعے، بچوں کو متجسس رہنے، اپنے اردگرد کی دنیا کو سمجھنے، مسلسل سیکھنے اور زندگی میں نئے مواقع حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ کمشنر نے اسکول کے میڈیکل روم کا معائنہ کیا اور دستیاب ادویات اور طبی سہولیات کے بارے میں دریافت کیا۔ اسکول میں لگائی جانے والی ویکسینیشن مہم اور میڈیکل کیمپ کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے ہدایت کی کہ 14 سے 15 سال کی تمام لڑکیوں کو مقررہ پروٹوکول کے مطابق ایچ پی وی سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جائیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ بچیوں کو ضروری صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ اس کے بعد انہوں نے کمپیوٹر روم کا معائنہ کیا اور کمپیوٹر ٹیچر مسٹر ہمانشو جیت سنگھ سے کمپیوٹر کی تعلیم اور طلباء کو فراہم کی جانے والی عملی تربیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے جدید تکنیکی علم کو طلباء کی تعلیم کا ایک اہم حصہ قرار دیتے ہوئے ڈیجیٹل مہارتوں کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ لائبریری کے معائنے کے دوران کمشنر نے دستیاب کتابوں کا جائزہ لیا اور طلباء کو باقاعدہ مطالعہ کے علاوہ اخبارات اور دیگر مفید لٹریچر پڑھنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ کتابیں اور اخبارات پڑھنے سے علم میں وسعت آتی ہے اور طلباء کو ملک اور دنیا کے موجودہ واقعات سے روشناس ہونے کا موقع ملتا ہے۔

کمشنر نے پرسکون اور پرجوش ماحول میں ٹیبل ٹینس کھیل کر طلباء کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے انہیں کھیلوں میں مشغول ہونے اور صحت مند مقابلہ، نظم و ضبط اور ٹیم اسپرٹ کو اپنی زندگیوں میں شامل کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے اسکول میس کا معائنہ کیا اور طلباء سے کھانے کے انتظامات، صفائی ستھرائی اور سہولیات کے بارے میں دریافت کیا۔ طالبات کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے، انہوں نے میس میں ایئر کنڈیشنر (ACs) لگانے کا مشورہ دیا تاکہ انہیں کھانے کے اوقات میں زیادہ آرام دہ ماحول فراہم کیا جا سکے۔ ماحولیاتی تحفظ کا پیغام دیتے ہوئے ڈویژنل کمشنر نے سکول کی انتظامی عمارت کے سامنے ایک درخت لگایا۔ نہوں نے طلباء کو فطرت کے تئیں حساس ہونے اور سکول کیمپس کو صاف ستھرا، خوبصورت اور سرسبز رکھنے کی ترغیب دی۔

نیپالی زائرین کی بس روڈویز بس سے ٹکرائی، 35 زخمی، ڈرائیور سمیت دس شدید زخمی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) منگل کی دیر رات، نیپالی زائرین سے بھری ایک پرائیویٹ بس کانٹھ تھانے کے علاقے میں روڈویز کی بس سے ٹکرا کر سڑک کے کنارے ایک شیڈ سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں 35 سے زائد نیپالی زائرین زخمی ہو گئے۔ بس ڈرائیور سمیت 10 کے قریب زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ حادثے سے افراتفری مچ گئی۔ اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور مقامی لوگوں کی مدد سے زخمیوں کو نکالا۔ تمام زخمیوں کو علاج کے لیے کانٹھ سی ایچ سی لے جایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد بس ڈرائیور سمیت تقریباً 10 شدید زخمیوں کو ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ 60 نیپالی شہریوں کا ایک گروپ 19 اگست کو یاترا پر ہندوستان آیا تھا۔ وشنو دیوی سمیت کئی یاتری مقامات کا دورہ کرنے کے بعد، گروپ کے ارکان رام للا کے دیدار کے لیے ہریدوار سے ایودھیا جا رہے تھے۔ دریں اثنا، ان کی پرائیویٹ بس منگل کی رات تقریباً 1 بجے کانٹھ تھانے کے علاقے میں گڑھی کے قریب حادثے کا شکار ہو گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق نجی بس آگے بڑھنے والی روڈویز کی بس سے ٹکرا گئی اور بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے ایک شیڈ سے ٹکرا گئی۔ حادثے کے بعد پولیس نے امدادی کارروائیاں شروع کر دیں اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا۔ پولیس حادثے کی وجوہات کی تحقیقات کر رہی ہے۔

دیوبند کے نام سے ہی بھائی چارے کے پیغام کو مزید تقویت ملتی ہے

سابق ضلع مجسٹریٹ دنیش چندرا نے کیا دیوبند کے بالاسندری دیوی مندر کا دورہ

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور کے سابق ضلع مجسٹریٹ اور ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر دنیش چندرا نے بدھ کو دیوبند کے تاریخی مندر تریپور ماں بالاسندری دیوی مندر کا دورہ کیا اور پوجا کی۔ مندر پہنچنے پر عقیدت مندوں اور مقامی باشندوں نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر ہندو مسلم بھائی چارہ کمیٹی دیوبند کے صدر محمد سلیم قریشی نے سابق ضلع مجسٹریٹ دنیش چندر کو گلدستہ پیش کر کے انکا خیر مقدم کیا۔ کمیٹی کے جنرل سکریٹری وویک تائل اور وزیر اجے گرگ بھی موجود تھے۔ اس دوران سابق ضلع مجسٹریٹ دنیش چندر نے علاقے کی مذہبی اور سماجی سرگرمیوں کی تعریف کی اور آپسی بھائی چارے اور ہم آہنگی کو سماج کی مضبوطی کی بنیاد قرار دیا۔ ہندو مسلم بھائی چارہ کمیٹی کے عہدیداروں نے کہا کہ دیوبند ہمیشہ سے باہمی محبت، ہم آہنگی اور گنگا جمونی ثقافت کے لیے جانا جاتا ہے۔ دیوبند کے نام سے ہی بھائی چارے کے پیغام کو مزید تقویت ملتی ہے۔ اس دوران کمیٹی کے عہدیداروں نے سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے خوشگوار ملاقات کی اور ان کے دور کی یادیں شیئر کیں اور ان کی روشن اور صحت مند زندگی کی خواہش کی۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کالج آف نرسنگ میں

بیضہ ریزی کٹس اور فرٹیلیٹی بیداری پروگرام کا انعقاد

علی گڑھ، (پریس ریلیز)::

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کالج آف نرسنگ نے ”بیضہ ریزی کٹس اور فرٹیلیٹی سے متعلق بیداری“ کے موضوع پر خصوصی پروگرام منعقد کیا، جس میں بیضہ ریزی، فرٹیلیٹی کی موزوں مدت، بیضہ ریزی کو تحریک دینے والے ہارمون میں اچانک اضافے اور بیضہ ریزی کٹس کے درست استعمال اور نتائج کی تشریح پر توجہ مرکوز کی گئی۔

طلبہ کو جانچ کے طریقہ کار اور نتائج کی تشریح سے روشناس کرانے کے لیے عملی مظاہرہ بھی کیا گیا۔ سوال و جواب کے سیشن میں شرکاء کو فرٹیلیٹی سے متعلق بیداری اور تولیدی صحت کے حوالے سے اپنے سوالات اور شکوک دور کرنے کا موقع ملا۔

پروگرام کا انعقاد اسسٹنٹ پروفیسر محترمہ جے این سونجا اور ٹیوٹر محترمہ مہوش مسیح نے کیا، جبکہ محترمہ دانیہ حسین نے ریسورس پرسن کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ کالج آف نرسنگ کی پرنسپل پروفیسر فرح اعظمی نے رہنمائی فراہم کی۔ پروگرام میں بی ایس سی نرسنگ، ساتویں سمسٹر کے طلبہ نے شرکت کی۔ محمد ریحان اور زرنگار نے نظامت کے فرائض انجام دیے، جبکہ نندنی نے کلمات تشکر ادا کئے۔

اساتذہ نہ صرف معاشرے کے رہنما ہیں بلکہ کردار ساز بھی ہیں: اشوگری

یوم اساتذہ کے موقع پر مانوکلیان منچ نے کیا اساتذہ کے اعزازی تقریب کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی)

اساتذہ صرف کتابی علم دینے تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ وہ طلبہ کی شخصیت اور کردار کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اساتذہ معاشرے کو سمت دینے کا کام کرتے ہیں، ان خیالات کا اظہار مہامنڈلیشور آشو گری نے شری رام کرشنا یوگا شرم انٹر کالج میں مانوکلیان منچ کے زیر اہتمام اساتذہ کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ طلباء کی زندگیوں میں ثقافت اور نظم و ضبط کے بیج بوتے ہیں۔ سنٹرل ہیلتھ سنٹر کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ریانکا چودھری نے کہا کہ اساتذہ چراغوں کی مانند ہوتے ہیں جو اپنی روشنی خود چمکاتے ہیں اور طلبہ کی زندگیوں کو روشن کرتے ہیں۔ منچ کے بانی ارون اگروال نے کہا کہ ایک ماں بچے کی پہلی استاد ہوتی ہے، جب کہ ایک استاد علم، اقدار اور آداب فراہم کرتا ہے، جو انہیں زندگی میں آگے بڑھنے میں رہنمائی کرتا ہے۔ تقریب میں شری گرو رامرائی پبلک اسکول کے پرنسپل وجے گپتا کے علاوہ سنیتا رانی، رامبول شرما، سچن جین، آلوک متل، اور

میگھا شرما کو اعزاز سے نوازا گیا۔ سابق صدر راجیو شرما، سشیل کرنوال، اور پوجا چھابرا نے بھی خطاب کیا۔ تقریب کی نظامت پوجا بنسل نے کی۔ راجو سینی، سنیل بنسل، پرمود متل، رویندر کشیپ، ششی گگلانی، سوربھی اگروال، پرتیبھا جین، ممتا ورما، اور پونم کوشک بھی موجود تھے۔

اے ایم یو کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن میں انٹرپرینیورشپ سے متعلق بیداری ورکشاپ کا اہتمام

علی گڑھ، (پریس ریلیز) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی فیکلٹی آف مینجمنٹ اسٹڈیز اینڈ ریسرچ کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن نے طلبہ میں انٹرپرینیورشپ کے سلسلہ میں بیداری پیدا کرنے کے لئے ایک خصوصی ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ مہمانِ خصوصی جناب ایم آصف حبیب، بانی، ہیپسنس انٹرنیشنل گروپ، نئی دہلی نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ موزوں وقت کا انتظار کرنے کے بجائے اپنے صنعت کارانہ سفر کا آغاز کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ انٹرپرینیورشپ حقیقی زندگی کے مسائل حل کرنے اور قدر پیدا کرنے کا نام ہے، جبکہ مالی کامیابی بامعنی اثرات مرتب کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

انہوں نے ابلاغی صلاحیت، مالیاتی خواندگی، حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی صلاحیت، دیانت داری اور مصنوعی ذہانت ٹکنالوجی کے مؤثر استعمال کی اہمیت پر بھی زور دیا اور طلبہ کو ملازمت کے متلاشی بننے کے بجائے ملازمتیں پیدا کرنے والے بننے کی ترغیب دی۔ مہمانِ اعزازی، جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج سے فارغ التحصیل، سابق آئی اے ایس افسر، گلوکل ہیلتھ کیئر سسٹم انڈیا کے چیئرمین، زویا ٹکنالوجیز، متحدہ عرب امارات کے بانی و چیف ایگزیکٹو افسر اور زویا ٹکنالوجیز، ملیشیا کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سید صباحت عظیم نے اپنے آن لائن کلیدی خطاب میں ”آپ جتنا سمجھتے ہیں، اس سے کہیں زیادہ کر سکتے ہیں“ کے عنوان پر گفتگو کی۔ انہوں نے سول سروس سے ہیلتھ کیئر انٹرپرینیورشپ تک اپنے سفر کا ذکر کرتے ہوئے طلبہ پر زور دیا کہ وہ مواقع کا انتظار کرنے کے بجائے مواقع پیدا کریں۔

مصر اور چین دو ریاستی حل پر قائم، فلسطینیوں کی بے دخلی مسترد

قاہرہ: مصر اور چین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ فلسطینی نصب العین مشرق وسطیٰ کے مسائل کے مرکز میں برقرار ہے جبکہ انہوں نے دو ریاستی حل پر مبنی ایک عادلانہ اور پائیدار حل تک پہنچنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ یہ بیانات مصری صدر عبدالفتاح السیسی اور ان کے چینی ہم منصب شی جن پنگ کے درمیان قاہرہ میں ہونے والی سرکاری بات چیت کے اختتام پر سامنے آئے جن میں دوطرفہ تعلقات کے ساتھ ساتھ متعدد علاقائی اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بات چیت کے بعد جاری ہونے والے ایک مشترکہ بیان کے مطابق دو ریاستی حل کے نفاذ کے لیے چار جون سنہ 1967ء کی سرحدوں پر ایک خودمختار اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی ضرورت ہے جس کا دارالحکومت مقبوضہ بیت المقدس ہو جبکہ کسی بھی بہانے یا نام کے تحت فلسطینیوں کو ان کی سرزمین سے بے دخل کرنے کے تمام منصوبوں کو مسترد کیا جاتا ہے۔ انسانی امور کے ضمن میں دونوں فریقوں نے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کو پائیدار بنانے اور بغیر کسی رکاوٹ کے فوری طور پر انسانی امداد کی فراہمی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ جلد از جلد غزہ کی پٹی میں فلسطینی اتھارٹی کی واپسی کی حمایت پر بھی زور دیا گیا۔ قاہرہ اور بیجنگ نے مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیلی کشیدگی کے جاری رہنے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے جبکہ ان کا بنیادی فوکس یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں، زمینوں پر قبضے اور یہودی بستیوں کی توسیع پر تھا۔ اسی تناظر میں مشترکہ بیان میں فلسطینی سرزمین کے اتحاد کو برقرار رکھنے کی شدید ضرورت پر زور دیا گیا اور اقوام متحدہ کے فلاحی ادارے برائے مہاجرین یعنی "انروا" کی بھرپور حمایت کا اعادہ کیا گیا نیز اس کے کام کے تسلسل کو برقرار رکھنے اور اس کے دائرہ اختیار کی حفاظت کرنے نیز اس پر کسی قسم کی دست درازی نہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا۔

حسام ابوصفیہ کی گواہی عقوبت خانوں میں قابض دشمن کے سفاکیت کے ہولناک رخ کو بے نقاب

غزہ: فلسطینی اسیر ڈاکٹر حسام ابوصفیہ نے اپنے وکیل کے توسط سے منتقل کردہ ایک تازہ ترین پیغام میں قابض اسرائیلی قابض صہیونی عقوبت خانوں کے اندر اپنی گرفتاری کے حالات اور وہاں ہونے والی زیادتیوں کے حوالے سے ہولناک تفصیلات کا انکشاف کیا ہے۔ ابوصفیہ نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ انہیں اپنے جسم کے مختلف حصوں پر جن میں حساس حصے بھی شامل ہیں، ہاتھوں، پاؤں اور لاٹھیوں کا استعمال کرتے ہوئے بے رحمانہ مار پیٹ اور بار بار ہونے والے تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ قید کے کڑے حالات کے سائے میں وکلاء کے دورے ختم ہونے کے بعد یہ حملے براہ راست اور بطور سزا بار بار

دہرائے جاتے اسیر ڈاکٹر نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ انہیں رات کے اوقات میں مسلسل شور مچا کر اور لاؤڈ اسپیکر چلا کر جان بوجھ کر نیند سے محروم رکھا جاتا ہے۔ ابوصفیہ نے اس بات کی طرف توجہ مبذول کرائی کہ انہیں مسلسل دھمکیوں کا سامنا ہے اور حراست کے اندر پیش آنے والے حالات کی تفصیلات اپنے وکیل تک پہنچانے پر انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔ "ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس" نامی تنظیم نے ابوصفیہ کو پیش آنے والے پہلے کے سنگین زخموں کی دستاویزات فراہم کی ہیں جن میں سر، چہرہ اور ان کے جسم کے دیگر حصے شامل تھے۔ تنظیم نے واضح کیا کہ ان زخموں میں بائیں آنکھ پر لگنے والی شدید چوٹ بھی شامل ہے جبکہ جاری رہنے والے تشدد کے نتیجے میں سر، سینے اور حساس علاقوں میں درد اور چوٹوں کی بار بار شکایات بھی سامنے آئی ہیں۔ قابض فوج نے ستائیس دسمبر سنہ 2024ء کو شمالی غزہ کی پٹی میں کمال عدوان ہسپتال پر دھاڑے کے دوران اس ہسپتال کے اندر ڈاکٹر حسام ابوصفیہ کو گرفتار کیا تھا جبکہ اس وقت یہ طبی ادارہ جنگ کے ماحول میں اپنے فرائض انجام دے رہا تھا۔ ابوصفیہ دل کے عارضے اور ہائی بلڈ پریشر سمیت متعدد مزمن امراض میں مبتلا ہیں جبکہ ان کی حراست کے دوران ان کی صحت کی حالت میں گراوٹ دیکھی جا رہی ہے۔ بین الاقوامی، انسانی حقوق اور طبی ادارے مسلسل یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اسیر ڈاکٹر کی سلامتی کی ضمانت دی جائے اور انہیں ضروری طبی امداد فراہم کی جائے۔

برطانوی اور اسرائیلی تعلقات کئی دہائیوں کی بدترین سطح پر

کیا مغربی کنارہ محاذِ جنگ میں بدلنے جا رہا ہے؟

تل ابیب/لندن اور بنجمن نیتن یاھو کی حکومت کے درمیان غزہ کی پٹی میں جاری جنگ اور مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کی بستیوں کی توسیع کے معاملے پر اختلافات میں شدت آنے کے ساتھ ہی برطانیہ اور قابض اسرائیل کے تعلقات بے مثال کشیدگی کے مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں جبکہ دوسری طرف برطانیہ کی جانب سے قابض اسرائیل کے خلاف نئے اقدامات اٹھانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ برطانوی اخبار "فنانشل ٹائمز" نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات سیاسی اور سفارتی اختلافات میں شدت اور مغربی کنارے میں یہودی بستیوں کی فائل دونوں حکومتوں کے درمیان کشیدگی کے نمایاں ترین ذرائع میں سے ایک بننے کے تناظر میں "کئی دہائیوں کی بدترین سطح" پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ صورت حال ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب برطانوی وزیراعظم آندی بورنے کی حکومت یہودی بستیوں میں قابض اسرائیل کی توسیع کے ردعمل میں اقدامات کے ایک پیکج کا اعلان کرنے کی تیاری کر رہی ہے جن میں مغربی کنارے میں "E1" نامی علاقے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔

یہودی بستیوں کا قیام اختلافات کو ہوا دے رہا ہے

"E1" کا منصوبہ لندن اور تل ابیب کے درمیان حالیہ کشیدگی میں ایک بنیادی محور کی حیثیت رکھتا ہے۔ برطانوی حکومت کا ماننا ہے کہ یہ یہودی بستیوں کا منصوبہ مقبوضہ بیت المقدس اور معالیہ ادومیم نامی یہودی بستی کے درمیان حساس جغرافیائی محل وقوع اور اس کے نتیجے میں مغربی کنارے کے حصوں کے درمیان جغرافیائی رابطے کے منقطع ہونے کے خدشات کی وجہ سے ایک قابلِ عمل فلسطینی ریاست کے قیام کے امکانات کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے ہاؤس آف کامنز سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ برطانیہ "دو ریاستی حل کی تباہی کو قبول نہیں کرے گا"۔ انہوں نے قابض اسرائیل کی یہودی بستیوں کی توسیع کے ردعمل میں اقدامات اٹھانے کا عزم ظاہر کیا۔

اخبار کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق لندن ایسے اقدامات پر غور کر رہا ہے جو قابض اسرائیل کی یہودی بستیوں سے وابستہ تجارتی سرگرمیوں کو نشانہ بنا سکتے ہیں جو قابض اسرائیلی حکومت کے ساتھ کشیدگی کی شدت میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔

برطانیہ نے اگست کے مہینے میں "E1" کے منصوبے میں بارہ سو سے زائد رہائشی یونٹس کی تعمیر کے لیے ٹینڈر جاری کیے جانے کی مذمت کی تھی اور اس اقدام پر احتجاج کے لیے اپنے ہاں قابض اسرائیل کے ناظم الامور کو طلب کیا تھا۔

غزہ سے مغربی کنارے تک

مغربی کنارے کے حوالے سے پائے جانے والے اختلافات غزہ کی جنگ کے بارے میں لندن کے مؤقف سے الگ نہیں ہیں کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعلقات اور سکیورٹی و دفاعی تعاون کے برسوں کے بعد برطانوی حکومت قابض اسرائیل کی فوجی کارروائیوں پر زیادہ نکتہ چینی کرنے لگی ہے۔ "فنانشل ٹائمز" کے مطابق برطانیہ نے گزشتہ دورانیے کے دوران ایسے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں جو اس تبدیلی کی عکاسی کرتے ہیں جن میں محدود پابندیوں کا نفاذ، قابض اسرائیل کو کچھ اسلحے کی برآمدات کے لائسنس معطل کرنا اور فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا شامل ہے۔

غزہ کا فائل لندن اور تل ابیب کے درمیان ایک وسیع تر سیاسی بحران کا حصہ بن چکا ہے خاص طور پر اس صورت میں کہ جب اس خطے میں انسانی صورتحال اور عام شہریوں میں ہونے والے بھاری جانی نقصان پر برطانوی نکتہ چینی کا سلسلہ جاری ہے۔

باہمی سیاسی کشیدگی

کشیدگی کا یہ عالم صرف سرکاری سیاسی فائلوں تک محدود نہیں ہے بلکہ دونوں فریقوں کے عہدیداروں اور شخصیات کے درمیان ہونے والے باہمی بیانات بھی اس بحران کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔

اخبار کی رو سے قابض اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاھو اور ان کے صاحبزادے یائیر نیتن یاھو کی جانب سے دیے جانے والے متنازع بیانات کے ساتھ ساتھ برطانوی لیبر پارٹی کی حکومت پر عائد کیے جانے والے الزامات نے بھی کشیدگی کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

لندن کی طرف سے باضابطہ احتجاج ریکارڈ کروایا گیا جس نے اس بات کی عکاسی کی کہ پالیسیوں کے اختلاف کی سطح سے یہ تنازعہ ایک زیادہ واضح سفارتی بحران میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اس کے برعکس قابض اسرائیل نے انتباہ کیا ہے کہ اس کے خلاف اٹھائے جانے والے برطانیہ کے کسی بھی نئے قدم کے نتیجے میں قابض اسرائیلی ردعمل سامنے آ سکتا ہے۔ قابض اسرائیل کے وزیر خارجہ گیدعون ساعر نے خبردار کیا تھا کہ اگر برطانیہ نے یہودی بستیوں سے جڑے ہوئے تلافی کے اقدامات کا نفاذ جاری رکھا تو قابض اسرائیل جوابی اقدامات اٹھائے گا۔

دباؤ کے تحت اسٹریٹجک تعلقات

موجودہ بحران کی اہمیت اس بات میں پوشیدہ ہے کہ یہ نہ صرف سیاسی تعلقات کو خطرے میں ڈال رہا ہے بلکہ اس کا دائرہ کار زیادہ حساس فائلوں تک بھی پھیل سکتا ہے کیونکہ برطانیہ اور قابض اسرائیل کے درمیان سکیورٹی، انٹیلی جنس، دفاع اور تجارت کے شعبوں میں دیرینہ تعلقات موجود ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارت کی سالانہ مالیت تقریباً چھ اعشاریہ دو ارب برطانوی پاؤنڈز ہے جبکہ سکیورٹی اور انٹیلی جنس تعاون دوطرفہ تعلقات کے اہم ترین پہلوؤں میں شمار ہوتا ہے۔

تاہم اختلافات کا یہ تسلسل ان تعلقات کو ایک مشکل امتحان میں ڈال سکتا ہے خاص طور پر اس صورت میں جب برطانیہ سیاسی نکتہ چینی سے آگے بڑھ کر زیادہ سخت معاشی اور تجارتی اقدامات کی طرف منتقل ہو جائے۔

اخبار کا کہنا ہے کہ موجودہ راستہ جاری رہنے کی صورت میں تعلقات کی بحالی کا عمل سست روی کا شکار ہو سکتا ہے خاص طور پر غزہ، یہودی بستیوں اور فلسطینی ریاست کے مستقبل کے حوالے سے جاری رہنے والے اختلافات کے تناظر میں۔

نیتن یاھو اور بورنے ام کے سیاسی حساب کتاب

یہ بحران دونوں ممالک کی قیادت کے لیے ایک حساس وقت میں سامنے آیا ہے کیونکہ نیتن یاھو کو قابض اسرائیل کے اندر آنے والے انتخابات سے جڑے ہوئے سیاسی حساب کتاب کا سامنا ہے جو ان کے حکومتی اتحاد میں شامل دائیں بازو کی طاقتوں کے نفوذ کے تحت ہیں جو یہودی بستیوں کی توسیع کی ترغیب دے رہی ہیں اور مغربی کنارے کے مستقبل کے بارے میں کوئی بھی لچک دکھانے سے انکار کر رہی ہیں۔

برطانیہ میں بورنے ام کی حکومت کو غزہ کی جنگ اور فلسطینی کاز سے متعلق اپنے مؤقف پر سیاسی اور عوامی دباؤ میں مسلسل اضافہ کا سامنا ہے۔ یہ حساب کتاب دونوں فریقوں کو تدبیر کے لیے ایک محدود میدان کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے کیونکہ کسی بھی حکومت کے لیے اندرونی سیاسی قیمت ادا کیے بغیر اپنے مؤقف سے پیچھے ہٹنا ایک مشکل امر ہے۔

مغربی کنارہ

اس طرح یہ محسوس ہوتا ہے کہ مغربی کنارہ برطانیہ اور قابض اسرائیل کے درمیان تنازع کے اہم ترین محاذوں میں سے ایک بنتا جا رہا ہے۔ چنانچہ جہاں لندن یہ سمجھتا ہے کہ یہودی بستیوں کا تسلسل خاص طور پر "E1" کے علاقے میں دو ریاستی حل کو سبوتاژ کر رہا ہے وہیں قابض اسرائیلی حکومت یہودی بستیوں کے منصوبے کی توسیع اور مغربی کنارے کے بڑے حصوں پر تسلط کو پختہ کرنے کی سمت میں زور لگا رہی ہے۔ یہاں یہ تنازعہ کسی ایک بستی یا مخصوص تعمیراتی منصوبے کے مسئلے سے آگے بڑھ کر فلسطینی کاز کے اپنے مستقبل سے متعلق ایک بڑے سوال تک جا پہنچتا ہے۔

پس اگر یہودی بستیوں کی توسیع کے نتیجے میں ایک جغرافیائی طور پر متصل فلسطینی ریاست کا قیام ناممکن ہو جاتا ہے تو برطانیہ خود کو ایک ایسے معضلہ کے سامنے پاتا ہے کہ وہ اس دو ریاستی حل کی حمایت کیسے جاری رکھ سکتا ہے جبکہ قابض اسرائیل کی طرف سے ایسے اقدامات تیزی سے اٹھائے جا رہے ہیں جن کے بارے میں وہ خود کہتا ہے کہ وہ اس حل کو کمزور کر رہے ہیں۔

کیا ہم ایک تاریخی تبدیلی کے سامنے ہیں؟

اگرچہ تعلقات اپنی انتہائی کشیدہ ترین مراحل میں سے ایک تک پہنچ چکے ہیں لیکن موجودہ بحران کا یہ مطلب نہیں ہے کہ برطانیہ نے قابض اسرائیل کے ساتھ اپنے اسٹریٹجک تعلقات منقطع کر لیے ہیں۔ تاہم حالیہ تبدیلیاں تعلقات کی نوعیت میں واضح تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ سفارتی نکتہ چینی اور سیاسی بیانات سے آگے نکل کر لندن نے یہودی بستیوں کے خلاف زیادہ متعین اقدامات کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے ایسے وقت میں جب فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا اور غزہ میں قابض اسرائیلی کارروائیوں پر تنقید برطانوی پالیسی کا حصہ بن چکا ہے۔

"فنانشل ٹائمز" کا کہنا ہے کہ تعلقات کو ان کی سابقہ حالت پر بحال کرنا آسان نہیں ہوگا خاص طور پر اگر غزہ اور مغربی کنارے کے اردگرد کشیدگی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جبکہ قابض اسرائیل اپنے یہودی بستیوں کے منصوبے کی توسیع میں مصروف ہے، برطانیہ اس بات کی یقین دہانی کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ دو ریاستی حل کو سبوتاژ کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ یوں فلسطینی کاز برطانوی خارجہ پالیسی میں اب محض کوئی ایک فائل نہیں رہی بلکہ یہ لندن اور تل ابیب کے درمیان تعلقات کے مستقبل کا تعین کرنے والا ایک براہ راست عنصر بن چکی ہے۔

اگلا دورانیا جو سوال اٹھا رہا ہے وہ یہ ہے کہ: کیا برطانیہ محض سیاسی دباؤ کی حد تک رکا رہے گا یا پھر وہ قابض اسرائیل اور یہودی بستیوں کے خلاف زیادہ طاقتور معاشی اور تجارتی اقدامات کی طرف منتقل ہو جائے گا؟

اگر لندن دوسرے مرحلے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے تو موجودہ بحران محض ایک عارضی اختلاف نہیں رہے گا بلکہ یہ برطانوی اسرائیلی تعلقات کی ازسرنو تشکیل کا آغاز ہو سکتا ہے جو کئی دہائیوں سے ایک قریبی سکیورٹی، دفاعی اور تجارتی شراکت داری پر قائم چلے آ رہے ہیں۔

المغیر پر دھاوے کے دوران قابض فوج نے گولی مار کر فلسطینی نوجوان شہید کر دیا

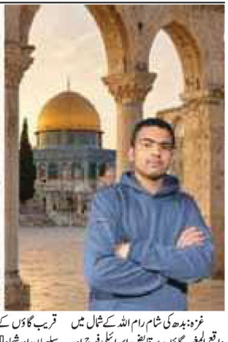

غزہ: بدھ کی شام رام اللہ کے شمال میں واقع المغیر گاؤں پر قابض اسرائیلی فوج اور یہودی آبادکاروں کے دھاوے کے دوران اور شہریوں کے گھروں کو نشانہ بنانے والے ایک زمینی حملے کے نتیجے میں دو فلسطینی نوجوان شہید ہو گئے۔

فلسطینی ہلال احمر سوسائٹی نے بتایا کہ اس کے عملے نے گاؤں پر یہودی آبادکاروں اور قابض فوج کے حملے کے دوران ایک شہری کو گردن میں اور دوسرے کو پیٹھ میں گولی لگی جس کے بعد انہیں ہسپتال منتقل کیا گیا مگر وہ جاں بر نہ ہو سکے۔ المغیر کی ویلج کونسل کے سربراہ امین ابوعلیا نے اطلاع دی کہ عمر محمد نعسان اور خلیل ابوعلیا نامی دونوں نوجوان جو کہ انیس سال کی عمر کے ہیں اپنے شدید زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت نوش کر گئے۔

امین ابوعلیا نے واضح کیا کہ قابض فوج کے ہمراہ یہودی آبادکاروں نے بڑی مسجد کے قریب گاؤں کے مرکز پر دھاوا بولا اور صالح سلیمان اور شحادہ عابن نامی شہریوں کے دو گھروں پر حملہ کیا اور وہاں سے بکریاں چرا لیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قابض فوج کے نشانہ بازوں نے گاؤں کے مرکز میں عمارتوں پر پوزیشن سنبھال لی اور ان لوگوں پر گولیاں چلائیں جنہوں نے بکریاں چرانے کے دوران یہودی آبادکاروں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔

انہوں نے کہا کہ فائرنگ کے نتیجے میں دونوں نوجوانوں کو شدید زخم آئے اور ہسپتال لے جانے کے دوران وہ شہید ہو گئے۔

اس سے پہلے ہلال احمر نے اطلاع دی تھی کہ اس کے عملے نے دو نوجوانوں کو گولی لگنے کے واقعات کے بعد انہیں طبی امداد فراہم کی۔ ان میں سے ایک کی عمر انیس سال تھی اور اسے گردن میں جبکہ دوسرے کو پیٹھ میں گولی لگی تھی۔

قابض فوج کے ساتھ شدید جھڑپیں پھوٹ پڑیں جس نے نوجوانوں کو اس گھر تک پہنچنے سے روک دیا جہاں سے یہودی آبادکاروں نے بکریوں کا ریوڑ چرا لیا تھا جبکہ اس دوران بھاری فوجی تعیناتی اور گاؤں کے داخلی راستوں کو بند کر کے اندر جانے یا باہر آنے سے روکا گیا۔

قابض فوج نے گھروں کی طرف دھواں چھوڑنے والے بم اندھا دھند پھینکے جس کے نتیجے میں ان کے اندر دم گھٹنے کے کیسز سامنے آئے جبکہ طبی عملے کو زخمیوں اور متاثرہ گھروں تک پہنچنے سے روک دیا گیا۔

اسی سلسلے میں وال اینڈ سیٹلمنٹ ریزسٹنس کمیشن نے مانیٹر کیا کہ قابض فوج اور اس کے یہودی آبادکاروں نے گزشتہ اگست کے مہینے میں مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینی شہریوں ان کی زمینوں اور املاک کے خلاف دو ہزار تیس حملے کیے۔

قابض اسرائیل کا فلسطینی بینکوں سے بینکاری خدمات معطل کرنے کا فیصلہ موخر؛ کیا یہ واحد مسئلہ ہے؟

غزہ: قابض حکام نے غرب اردن میں صہیونی بینکوں اور ان کے فلسطینی ہم منصبوں کے درمیان بینکاری ترسیل کی خدمات معطل کرنے کے فیصلے کو سنہ 2026ء کے آخر تک مؤخر کرنے کا اعلان کیا ہے، یہ ایک ایسا قدم ہے جو فریقین کے درمیان مالی لین دین کے راستوں کو عارضی طور پر کھلا رکھتا ہے، لیکن یہ بینکاری اور معاشی تعلقات کے مستقبل کو گھیرے میں لینے والی غیر یقینی صورتحال کے بادلوں کو ختم نہیں کرتا۔

"بنک آف اسرائیل" کے ڈپٹی گورنر اینڈریو ابویر نے کہا ہے کہ آنے والی اسرائیلی حکومت کو ایک ایسا مستقل حل تلاش کرنے کا پابند ہونا پڑے گا جو فلسطینی بینکوں کو بینکاری ترسیل کی خدمات کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنائے، انہوں نے اشارہ کیا کہ مہلت میں توسیع اس فائل کے حتمی فیصلے کی ذمہ داری اس حکومت کو منتقل کرتی ہے جو انتخابات کے بعد تشکیل پائے گی۔

"ابویر" نے واضح کیا کہ زیرِ غور آپشنز میں ایک متبادل سرکاری ادارے کا قیام شامل ہو سکتا ہے جو فلسطینی بینکوں کے ساتھ معاملات کو سنبھالے، یا ان دو اسرائیلی بینکوں کو برقرار رکھا جائے جو فی الحال یہ خدمات فراہم کر رہے ہیں، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی پائیدار حل کے لیے فریقین کے درمیان بینکاری ترسیل کے چینلز کے انتظام کے لیے ایک مستقل اور ذمہ دار ادارے کا تعین کرنا ضروری ہے۔

یہ سب کچھ فلسطینی اور صہیونی مالیاتی اور اقتصادی نظاموں کے درمیان وسیع انضمام کے تناظر میں ہو رہا ہے، چونکہ "ابویر" نے اس بات کا ترجیحی امکان ظاہر کیا کہ فلسطینی معیشت میں گردش کرنے والی بنیادی کرنسی کے طور پر شیکل کا استعمال جاری رہے گا، اور انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں معیشتوں کے درمیان موجود باہمی ربط کی سطح کی روشنی میں کسی دوسری کرنسی کی طرف منتقلی ایک غیر متوقع امر بنی ہوئی ہے۔

یہ طے پایا تھا کہ "ڈسکاؤنٹ" بینک یکم ستمبر سے فلسطینی بینکوں کے لیے اپنی خدمات روک دے گا، جبکہ آنے والے اکتوبر میں "ہپوعلیم" بینک نے اس کی پیروی کرنی تھی، جس سے پہلے صہیونی وزارت خزانہ کے ساتھ ہونے والے مذاکرات نے موجودہ انتظامات کے تحت سال کے آخر تک کام جاری رکھنے کا راستہ ہموار کر دیا۔

صہیونی بینک اس وقت قابض وزیر خزانہ کی طرف سے منظور کردہ چھوٹ اور ضمانتوں پر انحصار کر رہے ہیں، جو انہیں فلسطینی اتھارٹی سے وابستہ خدمات اور تنخواہوں سے متعلق شیکل کی ادائیگیوں پر کارروائی کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ انہیں منی لانڈرنگ یا دہشت گردی کی مالی معاونت کے الزامات سے جڑے ممکنہ قانونی خطرات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ خدمات فلسطینی معیشت کے لیے انتہائی اہمیت رکھتی ہیں، صہیونی بینکاری نظام سے گزرنے والی رقوم کے حجم کی روشنی میں، فلسطینی اتھارٹی کی مالیت کے تخمینے کے مطابق، دو اسرائیلی بینک سالانہ تقریباً اکاون ارب شیکل تک کے فلسطینی اتھارٹی کے لین دین پر کارروائی کرتے ہیں، جبکہ فلسطینی تجارت کا ایک بڑا تناسب، بشمول ایندھن، خوراک اور ادویات جیسی بنیادی اشیاء، قابض ریاست کے ذریعے سے گزرتا ہے۔

محصور معیشت

بینکاری ترسیل کا بحران اس وسیع تر فریم ورک سے الگ نہیں ہے جو فلسطینی صہیونی معاشی تعلقات کو کنٹرول کرتا ہے، پیرس پروٹوکول کو پانچ سال کے لیے ایک عارضی انتظام کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا۔ یہ فلسطینی معاشی آزادی کے لیے ایک بڑے راستے کی راہ ہموار کرنے کا فرض رکھتا تھا، لیکن یہ عبوری مرحلے کے خاتمے کے لیے مقررہ تاریخ سنہ 1999ء کے بعد عملی طور پر جاری رہا، تاکہ فریقین کے درمیان تجارتی، ٹیکس اور معاشی تعلقات کو منظم کرنے والا مرکزی فریم ورک بنا رہے۔ پروٹوکول نے ایک نیم کسٹم یونائیٹڈ معاشی نظام کی بنیاد رکھی، جس نے فلسطینی غیر ملکی تجارت کو صہیونی تجارتی نظام کے ساتھ بڑی حد تک جڑا رکھا، جبکہ قابض ریاست نے فلسطینی کسٹم اور ٹیکس کی آمدنی کا ایک بنیادی حصہ وصول کرنا جاری رکھا اور مقاصہ میکانزم کے مطابق اسے فلسطینی اتھارٹی کو منتقل کیا۔ اس نظام کے تسلسل نے قابض ریاست کو فلسطینی آمدنی کی وصولی پر وسیع اثر و رسوخ فراہم کیا، چونکہ فلسطینی مالیاتی آمدنی کا دو تہائی سے زیادہ حصہ صہیونی کنٹرول کے تحت رہا، جس میں منتقلی کو معطل کرنے یا اس سے کٹوتی کرنے کا امکان موجود تھا۔

معاشی اعداد و شمار کے مطابق پیرس پروٹوکول کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ساختی نقصانات عام آمدنی تک محدود نہیں رہے، بلکہ اس میں تجارت، کسٹم اور ٹیکس بھی شامل تھے، اور اس کی وجہ سے غیر ملکی تجارت کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے میں فلسطینی فریق کی محدود صلاحیت پیدا ہوئی، اس کے ساتھ ساتھ ان بندرگاہوں اور گزرگاہوں پر انحصار جاری رہا جو قابض کے کنٹرول کے تحت ہیں۔

اقتصادی فریم ورک کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کے متوازی، سرحدوں اور غرب اردن کے "ج" زمرے کے علاقوں پر صہیونی کنٹرول کے انتظامات نے فلسطینی معیشت کی پیداواری بنیاد کو بڑھانے اور اس کے قدرتی وسائل کی سرمایہ کاری کرنے کی صلاحیت کو محدود کرنے میں اپنا حصہ ڈالا۔

ورلڈ بینک نے پچھلی ایک تحقیق میں تخمینہ لگایا تھا کہ "ج" کا علاقہ، جو غرب اردن کے رقبے کا تقریباً اسٹھ فیصد بناتا ہے اور وسیع قدرتی وسائل اور زرعی زمینیں رکھتا ہے، ایک بڑا غیر استعمال شدہ اقتصادی ذریعہ پیش کرتا ہے، اور اس میں کاروبار، زراعت اور انفراسٹرکچر کی ترقی کی اجازت دینا فلسطینی جی ڈی پی کو نمایاں طور پر بلند کر سکتا ہے۔

بین الاقوامی رپورٹوں نے بہت سارے ان پٹ اور سامان کی درآمد پر پابندیوں کو دستبردار کیا ہے جنہیں قابض ریاست دوہری استعمال کی حامل سمجھتی ہے، جس میں ایسے آلات اور مواد شامل ہیں جو شہری پیداواری عمل میں داخل ہو سکتے ہیں، جو پیداواری لاگت کو بڑھاتا ہے اور فلسطینی کمپنیوں کی توسیع اور مسابقت کی صلاحیت کو محدود کرتا ہے۔ ورلڈ بینک کا خیال ہے کہ مارکیٹوں اور قدرتی وسائل تک رسائی پر عائد صہیونی پابندیوں کا ہٹایا جانا فلسطینی نجی شعبے کو وسعت دینے اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے اور پائیدار اقتصادی ترقی کے حصول کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ایک بنیادی شرط کی نمائندگی کرتا ہے۔

مقاصہ مالی دباؤ کا ایک آلہ

مقاصہ کی فائل معاشی تعلقات کے سب سے زیادہ حساس پہلوؤں میں سے ایک کے طور پر ابھرتی ہے، کیونکہ قابض ریاست فلسطینی درآمدات کے ایک بڑے حصے پر ٹیکس اور کسٹم فیس اکٹھی کرتی ہے اور بعد میں انہیں فلسطینی اتھارٹی کو منتقل کرتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس نظام نے فلسطینی مالیاتی وسائل کے ایک بڑے حصے کو صہیونی کنٹرول کے تابع چھوڑ دیا، جبکہ کٹوتیوں اور منتقلیوں کی معطلی نے فلسطینی پبلک فنانس کے بحرانوں کو مزید بدتر کر دیا۔ سنہ 2024ء میں باضابطہ طور پر دستاویزی اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ قابض ریاست نے خالص فلسطینی آمدنی کا چوالیس فیصد روکا، جس نے اتھارٹی کی عوامی اخراجات کی مالی اعانت کی صلاحیت پر دباؤ کو مزید بڑھا دیا، اس بات کو ظاہر کرتے ہوئے کہ سنہ دو ہزار سے سنہ دو ہزار سترہ کے درمیان قابض سے جڑی پابندیوں کے نتیجے میں فلسطینی معیشت کو اٹھنے والے مجموعی مالی نقصانات تقریباً اڑتالیس ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جو کہ ایسے وسائل تھے جو، فلسطینی معیشت کے اندر ان کے رہنے کی صورت میں، ترقیاتی اخراجات کی فنڈنگ اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں استعمال ہو سکتے تھے۔ اس طرح موجودہ بینکاری خدمات کا بحران صرف ترسیل کے چینلز کے بارے میں ایک تکنیکی تنازع نہیں لگتا، بلکہ یہ فلسطینی معاشی نظام میں ایک ساختی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے، جو اوسلو معاہدوں کے بعد سے صہیونی معیشت کے ساتھ بڑی حد تک جڑا رہا ہے، تجارت، سرحدوں، آمدنی اور وسائل میں محدود فلسطینی کنٹرول کے آلات کے ساتھ۔ یہ فیصلے کی تاخیر ایسے وقت میں آتی ہے جب قابض ریاست ستائیس اکتوبر کو ہونے والے کنیسٹ کے انتخابات کی تیاری کر رہی ہے، اس توقع کے درمیان کہ فائل اگلی حکومت کو منتقل ہو جائے گی جو فلسطینی اتھارٹی اور فلسطینی علاقوں میں کام کرنے والے بینکوں کے ساتھ بینکاری لین دین سے نمٹنے کے لیے طویل مدتی میکانزم کا تعین کرنے کے کام کا سامنا کرے گی۔

جبکہ سنہ 2026ء کے آخر تک توسیع مالی اور تجارتی لین دین میں وسیع خلل سے بچنے کے لیے ایک اضافی مدت فراہم کرتی ہے، لیکن یہ مسئلہ کی جڑ کو حل نہیں کرتی، جو کہ فلسطینی معیشت کا ان مالی اور تجارتی انتظامات پر انحصار ہے جو اصل میں عارضی حل کے طور پر ڈیزائن کیے گئے تھے، لیکن تین دہائیوں سے زیادہ عرصے تک جاری رہے، تاکہ ان عوامل میں سے ایک بن جائیں جو فلسطینیوں کی ایک زیادہ خودمختار معیشت کی تعمیر اور طویل مدتی ترقیاتی منصوبوں کو نافذ کرنے کی صلاحیت کو محدود کرتے ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپری پار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔